

گھر والی

اُم عمیر

کسی دن میں گہری نیند سے جگایا جاوےں، میری خمار آلود آنکھوں میں قلت نیند کی بنا پر گلابی ڈوریاں مخاطب کو ترس آلود کر دیں، پھر اچانک میری نظر میرے بستر کی پائنتی کے پاس پڑے صوفے پر جائے اور پھر میں ایک نورانی چہرہ دیکھوں جو ہاتھ میں پکڑے رجسٹر کی طرف اشارہ دیں، میں متحیر انداز میں

NovelInagri

متحرک ہو کر بستر پر بیٹھ جاوےں، دائیں ہاتھ پر بستر کے پاس کھڑے ابا جی بولیں بیٹا گھبراؤ نہیں۔۔!

کچھ مجبوریوں کی بنا پر ہمیں تمہارا نکاح ابھی کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ سب سنتے ہی میری آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں اور میں نوجوان دوشیزہ کی طرح گردن جھکا لوں اور پھر عقیدت بھرے لہجے میں بولوں ابا جی مجھے آپ ہر دم اپنا فرمانبردار پائیں گے۔

پھر مولوی صاحب ایجاب و قبول کے مراحل سے مجھے گزاریں اور میں اپنے لرزتے ہاتھوں سے دستخط کر دوں۔

فاریز نے بنا سانس روکے اپنی حسرتیں بالوں میں کنگھی کرتے بڑے بھائی کے گوش گزار کیں۔۔

Novelnagri

ارسل نے پھرتی سے چلتے ہاتھوں کو یکدم روک کر بستر پر نیم دراز اپنے سے
دو سال چھوٹے بھائی کو دیکھ کر گردن جھٹکی اور کنگھے کو سنگھار میز پر رکھ
کر کونے میں پڑی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

فاریز میرے ننھے منے بھائی تو لا علاج انسان ہے۔ میرے فارمولے پر عمل
کر پھر دیکھنا کیسے دوشیزاؤں کی قطاریں لگتی ہیں۔

فاریز نے سرد آہ بھرتے ہوئے بولا۔

میرے دل کے تار!

نہ چھیڑو بار بار!

پڑے گی گجی مار (شدید مار)!

بتا دیا ہے ایک بار!

پھر نہ کرنا مجھے ذلیل و خوار۔!

فاریز نے پورے جذب کے ساتھ اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔

اولے انوکھے برقیات ملازم عاشق باز آجا۔! ورنہ ابا جی تیری ٹھکائی دل کے

تاروں سے لے کر پھیپھڑوں کے تاروں تک اور پھر ادھر سے خراماں خراماں

ہوتے ہوئے، تیرے گردوں کے تاروں کو بھی تھس تھس کر دیں گے۔

بھائی جان میرے تاروں کو نہ چھیڑا جائے ورنہ نتائج غیر متوقع بھی ہو سکتے

ہیں لہذا آپ کے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے روح افروز کلام پیش خدمت

ہے۔ فاریز نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے دوبارہ سرد آہ بھری۔

چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

اولے نالائق انسان ابھی کچھ پھوٹے گا بھی یا میں کمرے سے نکل جاؤں؟

Novel nagri

ارسل نے بیزار شکل بناتے ہوئے پاس پڑے کالے بوٹوں میں پاؤں گھسیڑنا
شروع کر دیئے۔

پیارے بھائی جان صبر فرمائیے۔!

خاکسار دماغ کو یکجا کر رہا ہے۔

موجودہ لمحات کی مناسبت سے

بھائی جان اگر آپ کی طبیعت پر گراں نہ گزرے تو خاکسار نے عرض کیا
ہے۔

فاریز گلا کھنکارتے ہوئے گویا ہوا۔

"آپ کی بات میں دم ہے چنگ چچی والا

ہائے! مگر میرے خواب ہیں پراڈو والے"

فاریز نالائق انسان! اس شعر کو تو کسی ٹرک کی بتی پر چسپاں ہونا چاہئے تھا۔
ارسل نے منہ بناتے ہوئے بولا۔

ارے!" بھائی جان ابا جی اور آپ کیا جانیں دیوانے کے خواب کیا ہیں!"۔!

"فاریز انسان بن جا! اب تو نقل مکانی تجھ پر واجب ہوتی جا رہی ہے ورنہ ابا
جان نے تیری چھتروں کو دینی ہے"۔ ارسل نے ہنسی کو دباتے ہوئے
سنجیدگی اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کی مگر ناکام رہا۔

موقع غنیمت پاتے ہیں فاریز نے مزید پھلجڑیاں بکھیرنا شروع کر دیں۔

میرے سپنوں کو مسمار کرنے والے کنگال بھائی جان!!!

Novelnagri

ارسل نے فاریز کو گھورا۔

ویسے بھائی جان آج آپ کس خوشی میں اتنا حسین لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں؟؟! فاریز نے مشکوک نظروں سے ارسل کا گھیراؤ کیا۔

چھوٹے "زہر کے ٹوٹے" تم کیوں تھانیدار بننے کی کوشش کر رہے ہو؟
بھائی جان آپ نے مجھے زہر کا ٹوٹا بولا ہے؟! مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فاریز نے آنکھیں پھاڑ کر سامنے بیٹھے بڑے بھائی کو دیکھا۔

بھائی جان اگر میں آپ کا خیال نہیں رکھوں گا تو اور کون رکھے گا بھلا؟ آخر ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنا بھی تو لازم ہے۔ آخر کو ہم دونوں اس پر کیف کمرے کے مشترکہ مالک جو ٹھہرے ہیں۔

Novelnagri

فاریز نے دو منٹ میں سعادت مندی کا لبادہ اوڑھ لیا۔

جی جی بالکل پر کیف ماحول تو بنتا ہے جب رات کو چھت والا پنکھا چاؤں
چاؤں کرتا ہے اور ساتھ کھڑکی سے جون جولائی کی لو کے جھونکے خاک جسدی
کو عرق آلود کرتے ہیں۔۔۔ ارسل سے بھی رہا نہ گیا تو فوراً فاریز کی بات کو
اچک لیا۔۔۔

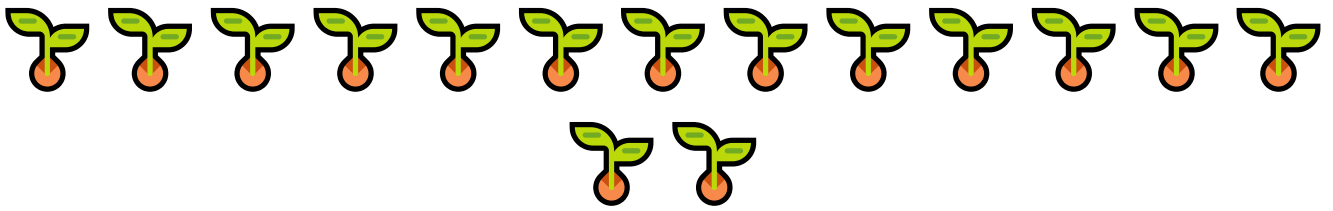
تو گویا دونوں بھائیوں کے غم مشترکہ طور پر بڑی عدالت میں پیش کرنے کا
وقت ہوا چاہتا ہے۔

ناظرین اور سامعین نیب والوں کی تحقیقی ٹیم کے ہمراہ پولیس کا چھاپا اور
حیدرآباد کے کڑیل نوجوانوں کو گرمی کی شدت سے بچاؤ کی تدابیر سے آگاہی اور

Novelnagri

ساتھ میں دیسی لیموں کی سکنجبین کی بھری بالٹیاں پیش کی گئیں، جبکہ فالودہ میں تخم بالنگا کی مقدار کو بڑھانے پر غور و فکر کیا جا رہا ہے۔ اس وقت کی تازہ ترین خبروں کے ساتھ فاریز اکرام آپ سے اجازت چاہتا ہے۔ گرمی میں جھلستے رہے مگر درختوں کی پیداوار میں کمی آپ کا اولین نصب العین ہونا چاہئے۔

دونوں بھائیوں کا مشترکہ کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔



بیرونی دروازے کا رخ کرتے ہی دادی کی آواز نے ارسل کے بڑھتے قدموں کو روک لیا۔
فوراً پلٹ کر دیکھا۔

جی دادی جان!

ارسل یہ اتنی خوشبوئیں چھڑک کر کدھر جا رہے ہو؟ دادی جان نے برآمدے میں بچھے پلنگ پر بیٹھے بیٹھے ارسل کے بچے ادھیڑ نے شروع کر دیئے۔

دادی جان میں کوئی لڑکی تھوڑی ہوں جو گھر کا ہر فرد میرے اوپر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں؟ ارسل لاڈ سے دادی کے پہلو میں آن بیٹھا۔

ارے پگلے اولاد جب جوان ہو، قد کاٹھ اور شکل و صورت والی ہو تو زمانے کی نظروں میں رہتی ہے۔ دادی جان نے رسائیت سے بولا۔

NovelInagri

دادی جان اب میں کیا کر سکتا ہوں اللہ نے اتنی وجاہت سے نوازا ہے ،
جس گلی سے بھی گزرتا ہوں دوشیزائیں آہیں بھرتی ہیں۔ ارسل نے کالر
جھاڑے۔

شرم کر ارسل ! وہی دوشیزائیں جب گلے پڑ جائیں تو انسان کسی کام کا
نہیں رہتا ہے ۔

ارے دادو آپ تو دل پر ہی لے گئیں ہیں ۔

ارسل بیٹا زمانے بھر میں تجھے نہ جانے کتنی زلیخائیں ملیں گی مگر تو نے یوسف
بننا ہے میرا بچہ !

بالکل درست فرمایا ہے آپ نے دادی جان۔!

فاریز نے برآمدے میں قدم رکھتے ہی لقمہ دیا۔ اصل میں میری بھی یہی
کوشش ہوتی ہے کہ بھائی جان کو ہر ایک زلیخا کے شکنجے سے بچایا جائے۔

فاریز تو کسی دن میرے ہاتھوں سے پھڑک (ہلاک) جائے گا۔!

بھائی جان میری ہر بات کو دل پر نہ لیا کریں، آپکو تو پتا ہے میں منچلوں
والے سودے نہیں کرتا ہوں۔!

میں تو بس کھرا سا سوداگر ہوں جسے آپ چند لمحات قبل سن کر محفوظ ہو رہے تھے۔

ہاں ہاں میں تو جیسے ہر وقت اپنی بغل میں ایک عدد زلیخا لئے گھومتا ہوں نا
؟!

شدید معذرت کے ساتھ۔! کوئی بعید نہیں ہے بھائی جان !

فاریز نے ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے کانوں کو چھوا۔

کیا خبر! جب گلی کے ہرنکڑ پر ایک عدد زلیخا دستیاب ہے تو پھر..... اب
میں آگے کیا کہہ سکتا ہوں؟ توبہ توبہ استغفار۔!

Novelnagri

فاریز پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا اور دادی کی بات کو مزید کھینچ کر جلتی پر تیل ڈالنے لگا۔ جبکہ ارسل کی گھوریاں ڈھیٹ فاریز پر بے اثر ثابت ہوئیں۔

ہائے ہائے کیسی باتیں کیے جا رہے ہو دونوں؟ اندر ہی اندر کیا کھچڑی پک رہی ہے؟

دادی جان نے چشمہ اتار کر شیشوں کو دوپٹے کے پلو سے رگڑا۔

دادی جان آپ اپنی اس نازک جان پر بوجھ نہ ڈالیں۔ بس اللہ کو یاد کیا

کریں۔ ارسل نے مسکا لگایا۔

ہاں ہاں میں تو جیسے تم لوگوں سے پوچھ کر ہی اللہ کو یاد کرتی ہوں نا۔!

ارے نہیں ہماری لاڈلی سی دادی جان آپ تو فوراً دل پر لے جاتیں ہیں۔

فاریز سے بھی رہا نہ گیا۔

Novelnagri

دادی جان تو پھر کب تک آپ میری گھر والی کو لا رہی ہیں۔؟

فاریز نے شرمانے کی اداکاری کی۔

فاریز سے قبل ارسل نے بات کو اچک لیا۔

دادی جان اس شخص نے میرا جینا دو بھر کیا ہوا ہے، آئے دن اسکی سرد آہیں سن سن کر اب تو میرا جی بھی متلانے لگا ہے، اس کو کسی پروین شروین، غمگین کے پلے باندھ دیں تاکہ میں تو روزانہ کے طعنوں سے آزاد ہو جاؤں۔

بھائی جان طلبگار کو ایسی دوشیزہ درکار ہے جو شجر کاری کی دلدادہ ہو، جو جھولوں پر چمک چمک کر جزیہ حب الوطنی کی نظمیں سنائے۔۔۔

جس کی کوئل جیسی آواز کائیں کائیں کرتے کوں کو گھونسلوں سے واپس
بلا لے۔ ارسل نے فاریز کے بولنے سے قبل ہی جملہ مکمل کر دیا۔۔۔
"بھائی جان۔! آپ طلبگار کے دلی جذبات کے ساتھ کھلواڑ کر رہے
ہیں"۔۔۔

"اس طلبگار، خاکسار کو کسی دن میں نے اپنے ساتھ دھاڑی پر لے جا کر
خاک آلود ضرور کرنا ہے تاکہ یہ رومانویت کا بھوت ہوا ہو جائے"۔۔۔
ارسل کیوں تنگ کرتے ہو میرے شہزادے کو؟؟؟ امی نے باورچی خانے
سے نکلتے ہوئے ارسل کے لئے۔

امی! لفظ شہزادہ کے ساتھ اتنی سنگین زیادتی تو نہ کریں۔!
سامنے بیٹھا فاریز قمیض کے کالر جھاڑنے لگا۔۔ جبکہ دادی اور امی کی ہنسی
چھوٹ گئی۔۔

Novel nagri

تم دونوں کب بڑے ہو گے؟!

امی جان میں تو بڑا ہو چکا ہوں صرف اس فاریز کے پیچ ڈھیلے ہیں ابھی

تک۔۔۔

بھائی جان۔! محبت کی منزل اور جذبہ جہد کی لگن میں زمین آسمان کا فرق

ہے۔

اچھا۔! مجھے تو نہیں تھا پتا فاریز۔!!!

"نہیں پتا تو اپنے بھائی سے مفت خدمات حاصل کریں۔"

جاؤ منہ دھو۔! ارسل نے چھیڑا۔۔۔

بھائی جان خاکسار کو ایسے مت بولیں خاکسار حزن و ملال کی کیفیات سے

دوچار ہو جاتا ہے۔۔۔ بھائی جان ویسے ایک تحقیق درکار ہے اگر طبیعت پر

گراں نہ گزرے تو عرض کروں۔؟؟

Novelnagri

جی جی ضرور پھوٹے۔!

بھائی جان۔! حد ادب کا خیال رکھا جائے برائے مہربانی۔ فاریز نے فوراً آواز دھیمی کر لی۔۔۔

بھابھی یاد آتی ہیں؟! کبھی انکی بھی خیریت دریافت کر لیا کریں۔
فاریز تمہیں کشتہ سم (زہر) اسی وقت نگلنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ دوبارہ میں
تمہارے منہ سے اس قسم کے سوال نہ سنوں۔۔۔ ارسل برا منہ بناتے
ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

ارے بھائی جان رکے تو میں نے تو ویسے ہی جذبات کی رو میں بہتے ہوئے
سر راہ ذکر چھیڑ ڈالا۔ آئندہ آپ کی طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے دادی اور ابا
حضور کی ہمراہی میں بھابھی کو گھر لے آئیں گے۔۔۔

کیا خیال ہے دادو۔؟؟

ہائے ہمیں کیا اعتراض ہے بھلا۔! تمہارا یہ بھائی کسی کی سنے تو ہے نا۔
خواہ مخواہ کی ضد کئے بیٹھا ہے۔ دادی نے بھی دل کے پھپھولے
نکالے۔۔۔

دادی جان آپکو پتا ہے؟؟؟

کیا؟! دادی نے دستی پنکھا جھلاتے ہوئے پوچھا۔۔ بھائی جان ناشکرے پن
کی انتہاؤں کو روزانہ چھو کر واپس آتے ہیں۔
استغفر اللہ۔۔۔ ارسل تجھے بارہا سمجھایا ہے اللہ سے ڈر اور اپنی ذمہ داریاں
سنجھال۔! جبکہ دادی کے ساتھ چپکا فاریز مسلسل استغفار کا ورد کیے جا رہا
تھا۔۔۔

ارسل نے شدید غصے میں اپنے جبرے بھینچتے ہوئے فاریز کو گرکا۔۔۔

Novelnagri

دادو آپ اپنی قلبی کیفیات کو ابا حضور کے ہاں پیش کریں یقیناً خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں گے۔ بلکہ انکو چھوڑیں میرے بارے میں سوچا کریں۔

فاریز۔! ارسل نے خونخوار نظروں سے گھورا۔۔۔

مگر ڈھیٹوں کا سردار فاریز کہاں خاموش رہنے والوں میں سے تھا، بڑے بھائی کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً بولا۔ ایک ہم ہیں جنہیں کوئی نظر بھر کر دیکھتا بھی نہیں ہے۔

ہائے کس کو سناؤں اپنے دکھڑے؟!

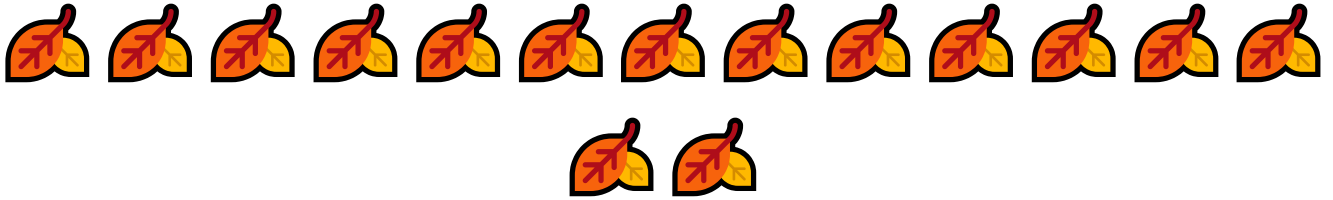
اوائے دکھیارے برقی ملازم چل جا ورنہ میں تیرا حشر نشر کر دوں گا۔!

دادو دیکھا ہے آپ نے کیسے یہ میرا جی جلاتے رہتے ہیں؟!

ٹھہر ذرا! تیرے جی کی ایسی کی تیری۔!

Novelnagri

فاریز ایک لمحہ ضائع کئے بنا کرسی پھلانگ کر باورچی خانے میں ماں کے پاس
جا پہنچا، جبکہ دادو انکی نوک جھونک پر مسکرا اٹھیں۔۔۔



کبھی کبھی ناجائز خواہشات کے پیچھے بھاگنے والے اپنے ہی پاؤں زخمی کر
لیتے ہیں، امی مگر میں نے تو کبھی ناجائز خواہش تو درکنار جائز خواہش کے

بارے میں بھی نہیں سوچا ہے -

رختی کی آنکھیں دغا کرنے لگیں۔

"پگلی کیوں دل جلاتی ہے؟!"

ہمارا اللہ ہمارے ساتھ ہے نا -"

"امی کانچ کو چنتے چنتے اب تو ہاتھوں کے ساتھ ساتھ میری تو روح بھی
چھلنی ہو چکی ہے۔ اب تو ٹھیکیدار نے بھی انکار کر دیا ہے۔ بجلی کی بندش
نے ہم غریبوں کے منہ سے نوالہ چھین لیا ہے۔"
تین ساڑھے تین سو یومیہ اور کام اتنا محنت طلب ہے۔ امی دیکھیں۔! آج
بھی شیشہ کھنگالتے ہوئے میری انگلیوں کو زخمی کر گیا ہے۔
ہم اپنا خون نچوڑ کر چوڑیاں بناتے ہیں مگر یہ چوڑیاں ہماری دسترس سے کتنی
دور ہیں۔

رختی نے لڑھکتے آنسوؤں پر بندھ باندھنے کی ناکام کوشش کی۔
رختی میری جان ایسے مایوس تھوڑی ہوتے ہیں۔ دیکھنا میرا داماد ایک دن
آئے گا اور میری بچی کو اپنے سنگ لے کر اڑے گا۔

داماد۔! امی یہ وہی داماد ہے جس نے سالوں پلٹ کر نہیں دیکھا کہ میری بیوی کس حال میں ہے کہ میری اس پر کچھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔
امی زیادہ نہ سہی کبھی کبھار خیریت ہی پوچھ لیا کرے۔
رختی حسن ظن رکھو! غلطی دو طرفہ ہے۔ جب دل برے ہو جائیں تو ایسا رد عمل تو آنا ہے۔

جمیلہ نے سرد آہ بھری۔

"امی آپ بھی ماموں کی باتوں میں آگئیں تمہیں، آج اگر ہم اپنے گھر ہوتے تو ہم یہ دن نہ دیکھتے۔"

"بس رختی اس وقت میں نے یہی سوچا تھا کہ سگا بھائی ہے مجھے میرا حق

لوٹانے کے لئے بلا رہا ہے مگر تیری ممانی کا وار کارگر ثابت ہوا"۔

امی ممانی کتنا عرصہ یتیموں کا مال ہضم کر پائے گی آخر انکو بھی اللہ کی

عدالت میں جواب دہ ہونا ہے ۔

دونوں ماں بیٹی کچی کوٹھڑی میں بیٹھیں اپنے نصیبوں کی بوسیدہ پوٹلی کنگھال

رہی تھیں۔ چھت پر لٹکا شاں شاں کرتا پنکھا اور دیک زدہ شہتیر ماں بیٹی کی

لاچاگی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ گرمی میں بھرپیں بھی اپنے حق کی وصولی پورے

وٹوق سے کرتیں۔ چھتے میں بھرپوں کی آمد و رفت جاری رہتی اور گاہے بگاہے

اہل کمرہ کو ڈنگ مار کر اپنی موجودگی کا احساس دلاتی رہتیں۔

یکدم دھڑ دھڑ کرتے لکڑی کے دروازے نے دونوں کو چونکا دیا۔

رختی نے لپک کر.....

یکدم دھڑ دھڑ کرتے لکڑی کے دروازے نے دونوں کو چونکا دیا۔
رختی نے لپک کر دروازہ کھولا تو حماد لڑکھڑاتا کمرے کے سامنے چوکھٹ پر
نڈھال ہو کر بیٹھ گیا۔

مادی کیا بات ہے ؟

سب خیریت تو ہے نا ؟

بول کیوں نہیں رہے ہو ؟

امی بھی تڑپ کر حماد کی طرف لپکیں۔

مادی بول نا ! بولتا کیوں نہیں ہے ؟؟

ماں اور بہن کی تڑپ اپنے عروج پر تھی جبکہ حماد کا ملگجا لباس اور بال اس
بات کے شاہد تھے کہ نجانے کتنے دنوں سے نہایا نہیں ہے۔

آنکھیں تو دیکھو کتنی اندر کی طرف دھنس چکی ہیں۔ رشتی اسکو فوراً پکڑ اور
کمرے میں لے کر چلیں۔

رشتی نے فوراً ماں کے حکم کی تعمیل کی مگر ایک مرد کا جسم بھلا دو عورتوں
سے کہاں اٹھایا جاسکتا تھا، سو چار و ناچار کندھوں سے پکڑ کر کھینچ، گھسیٹ
کر اپنی کچی کوٹھڑی کے اندر لانے میں کامیاب ہو گئیں۔

مادی بتاتیرا یہ حال کیسے ہوا ہے؟

حماد کہاں ہوش میں تھا، وہ تو بس ٹانگوں کو سکیرنے، سمیٹنے میں مگن تھا۔
کبھی اپنے سر کے بال کھینچتا تو کبھی اپنے جسم کو نوچتا۔

Novelnagri

حماد میرے بیٹے کیوں پریشان کر رہا ہے؟ بتا ہوا کیا ہے؟ اچھا بھلا تو گھر سے نکلا تھا اور اب ڈھائی تین ہفتوں میں تیری حالت اتنی ابتر کیسے ہو گئی ہے؟؟

رختی بھاگ کر پانی لا۔

مجھے پانی نہیں پینا امی، میرے سارے جسم میں سوئیاں چبھ رہی ہیں، ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی تیز دھار چاقو سے وار کر رہا ہو۔ حماد کی نقاہت زدہ آواز سے ماں کی بچی کھچی ہمت بھی جواب دے گئی، ماں کا کلیجہ تو منہ کو آ رہا تھا۔

رختی الگ ایک کونے میں کھڑی ٹسوے بہا رہی تھی۔

حماد میرے جگر کے ٹکڑے اچھا بھلا تو گیا تھا، میرے بچے مجھے ساری بات کھول کر بتا دے۔

NovelInagri

امی مجھے خود علم نہیں ہے میرے ساتھ یکدم کیا ہو رہا ہے، بمشکل صاحب لوگوں کو انکی کوٹھی میں چھوڑا ہے۔

بات کرتے ہوئے حماد بار بار اپنے کندھوں کو سمیٹ رہا تھا۔ امی میری برداشت سے باہر ہو رہا ہے مجھے کسی ڈاکٹر کے لے چلیں۔

بھوک وافلاس کی بھٹی میں جلتی ماں لاچاگی کی حدوں کو چھونے لگی۔

رختی دیکھ ادھر چھوٹی کٹوری میں چند روپے سنبھال کر رکھے تھے، جلدی سے لائیں حکیم چاچا سے درد کش دوا لے آؤں۔

رختی نے کٹوری کو کھنگالا تو دو دس اور ایک پچاس کا چڑ مڑ نوٹ برآمد ہوا جو کہ اس وقت ماں کی اذیت کو مزید بڑھا گیا۔

امی بس یہی پیسے نکلے ہیں۔ رختی نے غم زدہ لہجے میں ماں کو باخبر کیا۔

رختی یہ تو رکشے کا کرایہ بھی پورا نہیں ہو گا۔

Novelnagri

امی میں دیکھتی ہوں شاید میرے تکیے کے نیچے سے کچھ برآمد ہو جائے۔
بے بسی کی انتہاؤں کو چھوٹا وجود رختی پر لرزا طاری کیے ہوا تھا، تمہرے تھراتے
زخمی ہاتھ کسی انہونی کا سندیسہ سنار ہے تھے۔ دل شدت سے اللہ کے حضور
دعاگو تھا۔ یا اللہ ایک سو روپیہ اور مل جائے تو کم از کم حماد کو سرکاری ہسپتال
ہی لے جا سکیں۔

ادھر حماد کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔

ماں کبھی جواں سال بیٹے کی ہتھیلیاں مسلتی تو کبھی کندھے دبانے میں
مشغول ہو جاتی۔

رختی جا ساتھ والوں کے گھر سے کچھ رقم ادھار لے آ۔! انکو بولنا تیری تنخواہ
ملتے ہی لوٹا دیں گے،

میرے سے مادی کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی ہے۔

امی مجھے علم ہے ان لوگوں نے اول تو دروازہ ہی نہیں کھولنا اور اگر کھول
بھی لیا تو صاف انکار کر دیں گے۔

تو جاتا تو سہی میری بچی! کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔

امی یہ لوگ صرف ہماری آمد و رفت پر نظر رکھتے ہیں، انہیں ہماری ضروریات
زندگی سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم مریں یا جئیں انہیں کوئی فرق نہیں
پڑتا ہے۔ رختی نے آبدیدہ ہوتے ہوئے دل کے پھپھولے نکالے۔

Novelnagri

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں
باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور
مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسائے سے (۱) اور پہلو
کے ساتھی سے (۲) اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک
تمہارے ہاتھ ہیں (غلام، کنیز) (۳) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے اور شیخی
خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (۴) {سورہ النساء-36}

پڑوسی تین طرح کے ہوتے ہیں - ایک وہ ہوتے ہیں جو کہ کافر ہیں انکا ہم
پر ایک حق ہے دوسرے وہ ہیں جو مسلمان اور پڑوسی بھی ہیں انکے دو
حقوق ہیں اور تیسرا وہ ہے جسکے تین حقوق ہیں جو ہمارا پڑوسی بھی ہے
مسلمان بھی اور رشتہ دار بھی۔۔

"حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کا بیان ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام پڑوسی کے لئے برابر ہمیں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ اس کو وارث بنا دیں گے۔"

{صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 973}

"ابو شریح کہتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ واللہ وہ آدمی مومن نہیں ہے، واللہ وہ آدمی مومن نہیں ہے، واللہ وہ آدمی مومن نہیں ہے، پوچھا گیا کون یا رسول اللہ! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے بے خوف نہ ہو۔"

{صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 975}

میرے اللہ میرا بچہ تڑپ رہا ہے، کوئی غیبی مدد بھیج۔
رختی تو بھائی کے پاس بیٹھ، شاید وہ لوگ میرا کچھ لحاظ کر لیں۔
کوشش کر لیں امی مگر مجھے ان سے کوئی امید نہیں ہے۔
چند منٹ بعد زار و قطار روتی ماں خالی ہاتھ لوٹ آئی۔
ماں سے دریافت کیے بنا رختی معاملے کی تہہ تک پہنچ گئی اور دل کی
بھڑاس نکالنے لگی۔۔۔

امی یہ جتنے زیادہ مالدار ہیں نا انکے دل اتنے ہی تنگ ہیں۔
انسانیت اور ہمسایوں کے حقوق کا تو خیال ہی نہیں ہے۔
جذبات کی رو میں بہتی رختی اپنی بڑی سی بوسیدہ چادر لپیٹنے

لگی۔

امی چلیں! پکڑیں حماد کو، ہم کسی غریب رکشہ ڈرائیور کی منت کر لیں،

صرف ہمیں ایک مرتبہ ہسپتال پہنچا دے۔

واپسی پر بھی اللہ کوئی راستہ نکال دے گا ان شاء اللہ۔

ماں بیٹی حزن و ملال کی کیفیات سے دوچار حماد کے ڈولتے وجود کو سہارا

دیئے اپنے کمرے سے نکل آئیں۔

ڈوبتا سورج انکی تشنگی کو بڑھائے جا رہا تھا۔

رختی اپنی عمر رسیدہ ماں کے ہمراہ حماد کو تھامے مرکزی شاہراہ پر آن پہنچی۔

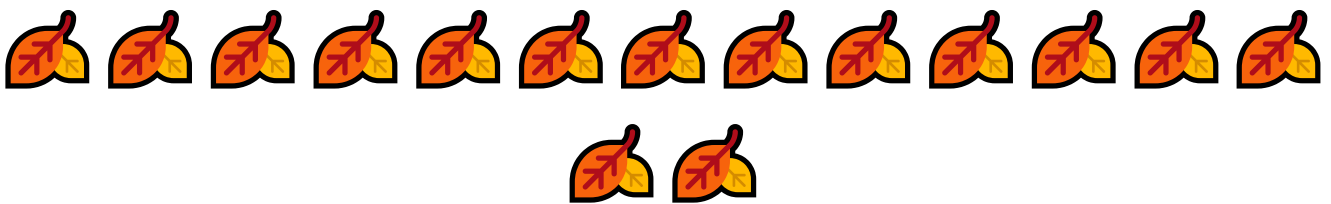
شاہراہ پر دائیں بائیں آتے جاتے مردوں کی پرہوس نگاہیں اور سستے جملے

کانوں سے ٹکرانے لگے۔

بوسیدہ چادر کو کھینچ کر چہرہ ڈھانک لیا مگر شاید مفلس کی اس معاشرے میں کوئی عزت نہیں ہے۔ چند ایک اوباش راہگیر چلتے ہوئے زبان کو چلانا نہ بھولے۔

یار کیا ماسٹر پیس ہے۔! پیشانی تو دیکھ۔! چودھویں کے چاند جیسی ہے۔! ساتھ چلے گی ہمارے؟ صرف ایک رات دے اور منہ مانگی رقم لے لے۔ ایک آوارہ مزاج نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے اپنی غلیظ سوچ سے رختی کے لرزتے وجود پر اذیت ناک ضربیں لگائیں۔ رختی کے لیے اس طرح کے جملے سننا معمول بنتا جا رہا تھا مگر انتہا درجے کی بے بسی پر دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

ماں بیٹی غم کی تصویر بنیں کسی مسیحے کی راہ تکنے لگیں۔



Novelnagri

پیارے جوانو! ہمیں اللہ نے صحت اور صحیح سالم اعضاء سے نوازا ہے الحمد للہ۔

ہم نوجوانوں نے ایک سے دو اور دو سے چار بنانا ہے۔

اب سارے پوچھو! بنانا کیا ہے؟

تو پیارے جوانو ہم نے ایک مضبوط قلعہ بننا ہے جس کی دیواریں مغلیہ دور

کے قلعوں سے بھی زیادہ قوی ہونی چاہئے۔ جن میں کبھی بھی کوئی دراڑ

نہیں آنی چاہئے۔ ہم سب ایک ایسے سفر کے لیے روانہ ہونے جا رہے ہیں

جہاں پر ہمیں طرح طرح کی مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔۔

میری یہ خواہش ہے کہ ہم سب مل کر اپنی استطاعت کے مطابق، اپنے

جیب خرچ سے زیادہ ناسی مگر کچھ حصہ فلاحی کاموں پر مختص کریں۔ اور

ہمیں یہ کام اپنی گلی سے شروع کرنا ہے، ہمارے ہمسائے میں بیوائیں،

Novelnagri

یتیم اور معذور اشخاص جو بھی ہماری امداد کے مستحق ہیں، ہمیں ان تک رسائی حاصل کرنی ہے اور مل کر ماہانہ راشن کا بندوست کرنا ہے۔
اپنی گلی سے محلہ اور پھر آہستہ آہستہ اپنے شہر پر کام کرنا ہے۔
آپ میں سے کون کون تیار ہے؟ فلک گیر جواب پاکر فاریز کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔

شاباش میرے جوانوں کی جماعت مجھے ایسے ہی جوان درکار ہیں جنکی قلبی کیفیات فاریز اکرام جیسی ہوں۔

چونکہ آپ سب میرے سینے میں بے پناہ ٹھنڈ ڈال چکے ہیں لہذا اب میری خواہش ہے کہ سب مل کر نعرہ تکبیر بولیں۔!

اللہ اکبر!!!

ابھی بغل گیری کی سعادت وصول کی جائے۔

سب کے یکجا قہقہے بلند ہوئے۔

اوہ تیری خیر!

سکرین پر جگمگاتے نام نے فاریز کی بولتی بند کر دی۔ اور سب سے معذرت کرتے ہوئے ایک کونے میں چلا گیا۔۔۔

جی بھائی جان! فاریز نے فون کانوں سے لگاتے ساتھ ہی سعادت مندی سے بولا۔

فاریز کہاں پر ہو؟!

ہماری گلی کے عقبی میدان میں اپنے محسنوں کے ہمراہ ہوں۔

کیا مطلب؟ کونسے محسن؟

بھائی جان آپکو بتایا تو تھا کہ میری شاگردی اختیار کر لیں مگر آپ نے
درخواست گزار کو نظر انداز کر دیا تھا۔

اچھا اچھا اب زیادہ لمبی نہ چھوڑو۔!

بھائی جان میرے پاس چھوڑنے کے لیے بچا ہی کیا ہے؟۔

ابھی زیادہ بھولے نہ بنو!

یہ میرے فون کے ساتھ تم لگے رہے تھے؟

اللہ کی پناہ بھائی جان۔!

ناچیز کی کیا مجال ہے؟!

تم سیدھے سے نہیں مانو گے، مجھے گھر واپس آنے دو ذرا تو پھر میں تمہاری

طبیعت صاف کرتا ہوں۔

رکیں رکیں بھائی جان!

Novelnagri

حد ادب قائم رکھتے ہوئے اس ناچیز سے صرف ایک خطا سرزد ہوئی ہے۔۔۔
زیادہ تو نہیں بس چند ایک نام میری گناہ گار نظروں سے مشکوک گزرے تو
انکو آپ کے فون سے حذف کر دیا تھا۔

ارسل کا جی چاہا کہ فاریز سامنے ہو تو اسکو خوب پھینٹی لگائے۔

تم بڑے ہو یا میں ؟

آپ بڑے ہیں۔!

تو پھر تمہیں کس نے ماما بنایا تھا کہ میرے فون پر اپنی اجارہ داری دکھاؤ؟؟؟

وہ اصل میں بھائی جان نام کچھ مشکوک سے تھے تو میرے سے رہا نہیں
گیا۔

کیا مطلب ؟

مثلاً مستری نذیر، شیدا الیکٹریشن، بالا دہی بھلے والا وغیرہ وغیرہ۔

تو؟

بس پھر میرے سے رہا نہیں گیا تو کال ملا لی۔

آگے سے زنانہ آوازیں سنائی دیں تو سوچا بھائی جان کو ایسے زنانہ نما مردوں سے قطع تعلقی اختیار کرنی چاہئے۔

فاریز تو واقعی کسی دن میرے ہاتھوں سے پھڑک جائے گا۔

اللہ کی پناہ بھائی جان۔!

کیسی دل جلانے والی غیض و غضب کی گفتگو فرما رہے ہیں؟!

تو پتر بس ایک مرتبہ میرے ہتھے چڑھ۔!

ارسل نے دانت پیسے۔

بھائی جان دل نہ جلائیں اور تشریف لے آئیں ، آپ کو اپنے نئے منصوبے
کے بارے میں تفصیلی آگاہی دینا چاہتا ہوں۔

میں تجھے آخری مرتبہ بول رہا ہوں آئندہ تو میرے فون کے آس پاس سے بھی
گزرنا تو میرے ہاتھوں فنا ہو جائے گا۔

یا اللہ میرے بھائی جان کو مجھ پر اور مکھیاں فنا کرنے والا بنا دے آمین۔ وہ
مجھ پر جو ساری ساری رات میرا خون چوستے ہیں۔

فاریسیز۔!!

جی بھائی جان۔!

میرا اس وقت خون کھول رہا ہے۔ ارسل نے دانت پیستے۔

کوئی بات نہیں بھائی جان شام کو جب ابا جی کا فون آئے گا تو میں ساری صورتحال انکے سامنے رکھ دوں گا، آگے پھر وہ جانیں اور آپ۔

مجھے دھمکیاں دے رہا ہے؟

ارے میری مجال ہے۔

میں بس ابھی ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ امی اور دادی کو گھر جا کر بتا دوں۔

کیا؟

یہی کہ آپ کے اچھے تعلقات استوار ہیں؟!

کس کے ساتھ؟!

ارسل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ فون سے باہر نکل کر فاریز کی گچی مروڑ

دے۔

ابھی بولے گا یا نہیں؟!

ارے بھائی جان! پریشانی کا ہے کو ہے جب آپ کا فون تختہ سیاہ کی طرح
صاف شفاف ہے، بس لمبی سانسیں اندر باہر کھینچیں آکسیجن کی بحالی سے
حواس بحال ہو جائیں گے۔

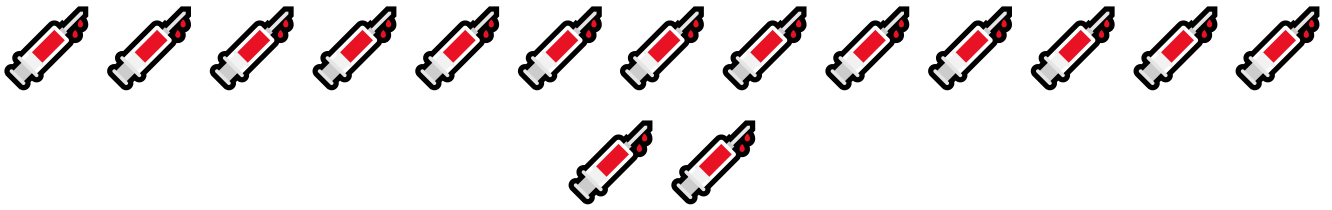
فاریز تو ابھی مجھے ہراساں کر رہا ہے۔

توبہ توبہ-----

زیادہ تو نہیں بتاؤں گا بس یہی کہ مستری نذیر کی آواز زنانہ ہے اور شیدے
الیکٹریشن کی کوئل جیسی ہے۔ اور بالا دہی بھلے والا تو کمال کی گفتگو کرتا ہے
، یعنی بالکل دوشیزہ والی آواز میں لوچ اور لگاؤ ہے۔
آخری بار بتا رہا ہوں تجھے!

صرف ایک مرتبہ میرے سامنے آ۔! ارسل بے بس ہو کر دانت پیس کر رہ گیا۔۔

بھائی جان رات کے کھانے پر ملیں گے ان شاء اللہ۔



امی آپ ساری رات نہیں سوئی ہیں کچھ دیر ادھر لیٹ جائیں ، میں کوشش کرتی ہوں اگر مشتاق چوڑی ساز کے کارخانے میں کچھ کام مل جائے، سنا ہے اس کے تین سے زائد کارخانے ہیں۔

اس بجلی اور گیس کی بندش سے ساٹھ کارخانوں میں سے صرف پچیس رہ گئے ہیں۔

رختی اس کے پاس کونسا کام مل جانا ہے۔ کتنے کاریگر بے روزگار ہو گئے ہیں۔

امی کوشش کرتی ہوں اگر بیلن پر تار بنانے یا لپا (پگلا شیشہ) لگانے والا کام بھی ملا تو کر لوں گی۔

رختی تو نے بھی تو ساری رات آنکھوں میں کاٹی ہے۔

امی میری خیر ہے، ابھی میری ہڈیوں میں دم ہے۔ بس ایک مرتبہ مادی صحت یاب ہو جائے اللہ کی رحمت سے سب ٹھیک ہو جائے گا ان شاء اللہ۔ اور ویسے بھی ابھی اس کے خون کے نتائج بھی نہیں آئے کہ حتمی طور پر بیماری کا پتا لگوا یا جاسکے۔

ڈاکٹر نے کچھ نہیں بتایا تھا، بس یہی بول رہا تھا کہ لیبارٹری سے خون کے نتائج کے بعد ہی علاج شروع کریں گے۔

صاحب صبح سے ایک لڑکی آئی بیٹھی ہے ، بارہا بتایا ہے کہ ہمارے پاس
کارنگروں کی کمی نہیں ہے مگر پھر بھی بضد بیٹھی ہے۔

مشتاق نے کچھ دیر سوچ کر اندر بھیجنے کا عندیہ سنایا۔
رختی کی تو رگوں میں گویا امید کی کرنیں پھوٹ پڑیں۔ محافظ کا اشارہ ملتے ہی
اندر کی طرف برق رفتاری سے بڑھنے لگی۔۔۔

سلام صاحب۔!

پنتالیس کا ہندسہ عبور کرنے کے باوجود بھی بال بچے دار مشتاق نے للچائی
نظروں سے رختی کا معائنہ شروع کر دیا۔

رختی جو کہ حالات کی ستائی ہوئی مجبور لڑکی ایسے کم ظرف ، گھٹیا مردوں کی نظروں کا مطلب بخوبی سمجھتی تھی۔

مگر حالات نے اسے اس نہج پر لا کھڑا کیا۔

دھک دھک کرتے دل کے ساتھ اور عرق آلود ہتھیلیوں نے ہاتھ مسلنے پر مجبور کر دیا۔

ہاں بھئی کیا بات ہے ؟

صاحب کام کی اشد ضرورت ہے۔ جس کارخانے میں کام کرتی تھی وہ گیس بجلی کی بندش کی بنا پر بند ہو چکا ہے۔ جس کی بنا پر میں نے آپ کے کارخانے کا رخ کیا ہے۔ لرزتے وجود پر قابو پاتے ہوئے لاچار رختی نے اپنا مدعا بیان کیا۔

للچائی نظروں والے مشتاق نے معنی خیز ہنکارا بھرا۔۔۔

NovelInagri

وہاں پر کونسا کام کرتی تھی؟؟
صاحب شیشے کو چھج سے چھانتی تھی -
کتنی دھاڑی ملتی تھی؟

تین سے ساڑھے تین سو روپے اور بعض تجربہ کار عورتوں کو پانچ سو بھی مل
جاتے تھے۔۔۔

کارخانے کے اندر والا کام جانتی ہو؟
صاحب میں ہر طرح کا کام کر لوں گی، آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے
گا۔۔۔

مجھے کام کی اشد ضرورت ہے، میرا بھائی ہسپتال میں داخل ہے۔ اور امی یہ
کام کرتے کرتے بہت لاغر ہو چکی ہیں۔۔۔ رختی نے بنا سانس روکے
ساری تفصیل گوش گزار کر دی۔۔۔

پھر تو واقعی تمہیں پیسے کی اشد ضرورت ہے۔۔۔

شاطر شخص نے اپنے شیطانی دماغ میں سارا خاکہ تیار کر لیا۔۔۔۔

نام کیا ہے تمہارا؟؟؟

رخشنده انعام !

نام تمہاری شکل سے میل نہیں کھاتا ہے۔ مشتاق نے ایک اور چول ماری

--

صاحب مجھے سب رختی بولتے ہیں۔ رختی کو تو بس اپنے کام سے غرض تھی،

مگر وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھی سامنے بیٹھا یہ شخص کتنے گھناؤنے

فعل کا ارتکاب کرنے کا سوچ رہا ہے۔۔۔۔۔

مجھے تم اس وقت بہت ضرورت مند لگ رہی ہو اس لیے میں نے سوچا ہے

کہ تمہاری ضرورت کو بروقت پورا کیا جائے۔

کیا مطلب ہے صاحب؟؟ میں سمجھی نہیں ہوں؟؟

ارے بھئی سمجھ جاؤ گی، ابھی چند لمحے قبل ہی تو آئی ہو۔

ادھر آکر بیٹھو!

جی!

گھبراؤ نہیں!!

یہ کمرہ اپنا ہی سمجھو!

صاحب آپ مجھے کام بتائیں، میں یہاں پر بیٹھنے کے لیے نہیں آئی ہوں۔

رختی کو چاروں طرف سے خطرے کی بو آنے لگی۔

NovelInagri

صاحب میں چلتی ہوں صبح کارخانے میں مقررہ وقت پر پہنچ آؤں گی۔۔۔
رختی نے جیسے ہی باہر نکلنے کے لئے دروازے کا رخ کیا تو کلک کی آواز
سے دروازہ بند ہو گیا۔۔

رختی کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا، ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے سارا
خون نچوڑ لیا ہو۔

صاحب دروازہ بند ہو گیا ہے۔

رختی نے ہینڈل کو دائیں بائیں مروڑنا شروع کر دیا۔

اپنے بالکل قریب عقب میں شیطان صف کا آوارہ قہقہہ گونجا۔

رخشنده جتنا تم ایک مہینے میں نہیں کما سکو گی وہ میں تمہیں ایک گھنٹہ پاس
رکھ کر دینے کے لیے تیار ہوں۔

بولو منظور ہے؟؟

Novelnagri

ننننننن صاحب مجھے واپس جانا ہے -

تمہر کا نپتی رختی اس وقت اس درندہ صفت شخص کے شکنجے میں پھنس چکی تھی۔۔۔

ارے کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ یہاں سے تمہاری آواز بھی باہر نہیں جائے گی۔

اس کمرے میں لگا مضبوط شیشہ، تمہاری آواز کی مضبوطی کو بھی پاش پاش کر دے گا۔

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

اللہ کا واسطہ ہے صاحب مجھے جانے دیں۔ میری بوڑھی ماں میری منتظر ہے۔ رختی نے ہاتھ باندھتے ہوئے التجائیں شروع کر دیں مگر سب بے سود۔

ایک لمحہ ضائع کئے بنا مشتاق رختی پر.....

اللہ کا واسطہ ہے صاحب مجھے جانے دیں۔ میری بوڑھی ماں میری منتظر ہے۔

رختی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے التجائیں شروع کر دیں مگر سب بے سود۔

ایک لمحہ ضائع کئے بنا مشتاق رختی پر جھپٹ پڑا، رختی کے ڈھکے تن پر لپی

بوسیدہ چادر چر کی آواز سے پھٹ کر زمین بوس ہو گئی۔

رختی نے اپنے دونوں ہاتھوں اور کلائیوں سے اپنے سینے اور چہرے کو

دھانپنے کی بھرپور کوشش کی جبکہ تھر تھر کرتا وجود خزاں رسیدہ پتے کی مانند

لڑکھڑا رہا تھا۔

صاحب مجھے جانے دو!

اللہ کا واسطہ ہے صاحب میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔

رختی روتے روتے مشتاق کے پاؤں میں بیٹھ گئی۔۔۔

ارے واہ کیا طلسماتی اور ملکوتی حسن ہے۔! یہ دودھیا بدن ، یہ تیرے صبح
چہرے کی شگفتگی ، اتنی مفلسی میں بھی تیرا حسن جان لیوا ہے ۔
کیسے جانے دوں تجھے؟

مشتاق نے رختی کے مزید قریب ہو کر رختی کو للچائی نظروں کے حصار میں
لیا۔۔۔

مجھے تو حیرت ہو رہی ہے کہ تیرے کارخانے کے مالک نے تیرے سے
استفادہ کیوں نہیں اٹھایا۔؟
تیرا یہ حسن گھائل کرنے والا ہے۔

رختی نے مشتاق کو اپنے اتنے قریب پا کر الٹے قدموں چلنا شروع کر دیا۔۔۔

Novelnagri

اس وحشت زدہ ماحول میں رختی کا کمزور جسم چند تھپڑوں کی مار تھا۔۔۔

لڑکی شور مچائے گی یا ضد کرے گی تو تیرا ہی نقصان ہے۔

اس بند کمرے میں میرے سوا اور کوئی نہیں ہے، شرافت سے میری بات

مان جا۔!!

نہیں! نہیں! نہیں! رختی مسلسل اپنی گردن کو نفی میں ہلاتی اٹے

قدموں پلٹ رہی تھی، یہاں تک کہ دیوار کے ساتھ جا لگی۔۔۔۔

اے لڑکی تجھے تو ہر رات منہ مانگی قیمت دوں گا، میری ہو جا بس۔!

مشتاق نے پرہوس نظروں سے رختی کی صراحی نما گردن پر ہاتھ پھیرنا

چاہا۔۔۔

Novel nagri

صاحب مجھے ہاتھ مت لگاؤ۔

رختی مشتاق کے چھونے پر برق رفتاری سے کمرے میں پڑے میز کی
دوسری طرف دوڑی۔

ارے کہاں بھاگی جا رہی ہو؟ ابھی تو سہ پہر کے پانچ بجے ہیں، ابھی تو
ساری رات بھی باقی ہے۔

مشتاق نے کمینے پن کی تمام حدیں پار کرتے ہوئے دوبارہ رختی پر جھپٹنا
چاہا۔

رختی نے برق رفتاری سے چاروں اطراف ٹٹولے شاید کچھ ہاتھ لگ جائے مگر
ناکام رہی۔ فوراً نظر میز پر موجود آلہ راکھ (ایش ٹرے) پر گئی۔
ایک لمحہ ضائع کئے بنا آلہ راکھ اپنے نازک ہاتھ میں دبوچ لیا۔۔۔

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔

مشتاق کے وحشیانہ قہقہے کمرے کے درو دیوار ہلا گئے۔۔۔

تو مجھے اس آلہ سے ڈرائے گی؟؟

میں آخری مرتبہ بول رہی ہوں صاحب مجھے جانے دو ورنہ نتائج کے خود ذمہ دار

ہو گئے۔!

اوہ اچھا!

کیا کر لو گی؟!

کیا بگاڑ لو گی میرا؟؟

جس کے پاس چند ٹکے نہیں ہے، اسکی کون سننے گا؟

جو اپنے پیٹ کی آگ نہ بجھا سکے وہ مشتاق چوڑی ساز کو دھمکیاں لگا رہی

ہے۔۔۔

وحشیانہ قمقہ لگاتے ساتھ ہی مشتاق نے رختی کو اپنے شکنجے میں کرنے کی
بھرپور کوشش کی مگر جب وحدہ لا شریک کی غیبی مدد ساتھ ہو تو دنیا کی کوئی
طاقت آپ کا بال بھی ہکا نہیں کر سکتی۔

وہ ادنی سا آلہ راکھ اس ناتواں جان رختی نے زور سے مشتاق کے سر پر
دے مارا۔۔۔

آہ۔۔۔

مشتاق زخمی شیر کی مانند بلبل اٹھا۔۔

اس سے پہلے کے دوبارہ رختی کے اوپر جھپٹتا کمرے کا دروازہ زور زور سے
بجنے لگا۔۔۔

ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی دروازہ توڑنے کا تہیہ کر چکا ہو۔۔۔

مشتاق اس اچانک افتاد پر بوکھلا گیا۔۔۔

رختی نے موقع غنیمت پاتے ہی اپنی پھٹی چادر کو ماربل کے فرش پر چیل کر
طرح جھپٹ کر اپنے تن کو ڈھانک لیا۔۔۔

مشتاق نے اپنے قبیح چہرے کے زاویے درست کیے اور بال درست کرتے
ساتھ ہی دروازہ کھولا۔۔۔

محافظ نے پھولے سانس کے ساتھ ہکلاتے ہوئے بم پھوڑا۔
صاحب غضب ہو گیا ہے۔

کیا ہوا ہے؟

اب آگے بھی پھوٹو۔

صاحب بیگم صاحبہ نے سینکڑوں مرتبہ کال کی ہے مگر آپ نے نہیں
اٹھائی۔۔

شرفو اصل بات بتاؤ۔!

صاحب بیگم صاحبہ جب کالج چھوٹی بی بی کو لینے گئی ہیں تو وہ غائب تھیں۔

کیا بلو اس کر رہے ہو؟

صاحب آپ خود بیگم صاحبہ سے بات کر لیں۔

اس ساری تکرار کے دوران مشتاق حواس باختہ ہو چکا تھا۔

اسے خبر بھی نہ ہوئی اور رختی اللہ کی رحمت کے سائے تلے اسکی ناک تلے سے چند ثانیوں میں نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔

رختی کی التجا اسکے عرش پر پہنچ چکی تھی، اس غفور الرحیم کی عدالت میں رختی کی عزت کی حفاظت کے اسباب عنایت کر دیئے گئے۔۔۔

عمارت سے باہر نکلتے ہی رختی نے اندھا دھند دوڑ لگا دی۔

Novel nagri

بوسیدہ چادر دو ٹکڑوں میں بٹ چکی تھی۔

سر ڈھانپتی تو سینہ ننگا ہو جاتا، پاؤں میں ربڑی چپل بھی زندگی کی آخری سانسیں لے رہی تھی، ایسے لگ رہا تھا ابھی چپل بھی ساتھ چھوڑ دے گی۔۔۔

سنان گلی کے مکین شدید گرمی کی شدت کو نیند کے حوالے کر چکے تھے۔۔۔۔

گلی میں مختلف گھروں سے جنریٹر کے شور کے ساتھ پنکھوں کا شور بھی
مکینوں کی موجودگی کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔

مرکزی شاہراہ سے بھاگ کر ذیلی گلی کے کونے میں چھپ کر چادر کو
گہریں لگانا شروع کر دیں۔

آنسوؤں کے ریلے اس لاچار لڑکی کے اختیار سے باہر تھے۔۔۔

بار بار بیوہ ماں کا جھریوں زدہ لاچار چہرہ اور جوان بھائی کی غیر ہوتی حالت
آنکھوں کے سامنے جھلملاتی، اپنی بے بسی اور ذلت آمیز رویوں کی ستائی رختی
گلی کے ایک کونے میں بیٹھتی چلی گئی۔

آنکھ کھلتے ساتھ ہی سامنے ایک پر شفیق ہستی مسکرا رہی تھی۔

شکر ہے بیٹی تمہیں ہوش آ گیا ہے۔

تمہارا کیا نام ہے ؟؟؟

رختی کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا، چند لمحے تو سمجھ سے باہر تھا کہ اسکے

ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔

آپ کون ہیں اور میں کہاں پر ہوں ؟

Novelnagri

رخشی نے فرشی پنکھے کے سامنے خود کو ہلکا پھلکا محسوس کیا مگر یکدم ماں اور بیمار بھائی کا خیال آتے ہی فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی۔

ارے بیٹی لیٹی رہو !

ننٹننٹنہیں میری امی میرا انتظار کر رہی ہوں گی، مجھے جانا ہے ، وہ بہت پریشان ہونگی۔

رخشی نے تڑپنے ہوئے اپنا مدعا بیان کیا۔۔

بیٹی اپنا نام پتہ بتاؤ ہم تمہیں خود تمہارے گھر پہنچا کر آئیں گے۔۔۔

میرا نام رختی ہے۔

مگر میں یہاں کیسے پہنچی ہوں؟ رختی پھٹی پھٹی غمگین نظروں سے اپنی
محسنہ کو دیکھ رہی تھی۔

تسلی رکھو! میں ابھی بتاتی ہوں۔!

میں اور میری بیٹی بازار سے لوٹ رہیں تھیں تو تمہیں ہچکیوں میں روتے دیکھا
مگر ہمارے قریب پہنچنے سے قبل ہی تم بیہوش ہو چکی تھی۔

پھر میں اندر کیسے لائی گئی ہوں؟؟؟

ایک نیا زعم ستانے لگا، نجانے کتنے نامحرم مردوں نے اسے چھویا ہو گا۔
ارے بیٹی پریشان نہ ہو، اس گھر میں اور میری بیٹی کے سوا کوئی بھی مقیم
نہیں ہے۔

میرے بیٹے ملک سے باہر ہیں۔

مگر میں اندر کیسے لائی گئی ہوں؟؟؟

تم اس بات کا غم نہ کھاؤ! یہ شربت پیو!

اب اگر تم ہوش میں نہ آتی تو ہم تمہیں ہسپتال لے کر نکلنے والے تھے۔۔۔
ہم نے یہی سوچا کہ تمہیں شاید لو نے نڈھال کر دیا ہے۔ کمرے کی ٹھنڈک
میں افاقہ نہ ہوا تو ہسپتال لے چلیں گے۔۔۔

نورانی چہرہ اور خلوص و محبت سے لبریز رویہ رختی کو آبدیدہ کر گیا۔
بزرگ خاتون کے نرم رویے اور خلوص نے رختی کو اپنی داستان غم سنانے
پر مجبور کر دیا۔

رختی بولی تو پھر بولتی چلی گئی۔

کتنے ماہ و سال کا غبار اس بزرگ ہستی پر عیاں کر دیا۔
اجنبی مہربان نے رختی کو اپنی باہوں کے گھیرے میں لے لیا اور تسلی تشفی
کے بعد تعلیمی قابلیت کا پوچھا۔۔۔

Novelnagri

میں اپنی خواہش کے مطابق تو نہیں بلکہ ایف۔ اے تک ہی تعلیم حاصل کر
پائی ہوں۔

تمہارے ساتھ جو حادثہ آج پیش آیا اسکو مکمل طور پر بھولنے کی کوشش
کرو۔۔۔

ابھی غم نہ کھاؤ! دیکھو اللہ نے ایک در بند کیا ہے اور ساتھ میں کتنے اور در
کھول دیئے ہیں۔۔۔

رختی تو بس اس اجنبی مہربان کی باتوں کے سحر میں جکڑی جا چکی تھی۔۔۔

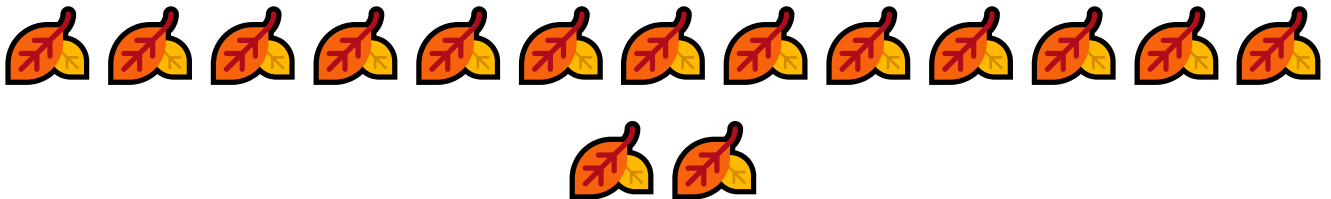
رختی کل سے تم میرے غیر سرکاری سکول میں اول جماعت کو پڑھانے آؤ
گی۔

پڑھا لو گی نا؟؟؟

کبھی پڑھایا نہیں ہے مگر میں اپنی بھرپور کوشش کروں گی ، آپ کو بالکل
بھی شکایت کا موقع نہ دوں ---- رختی نے ہچکچاتے ہوئے یقین دہانی
کروائی جبکہ کمرے میں موجود دوسرا وجود مکمل خاموشی سے رختی کے نقوش
حفظ کرنے میں مگن تھا۔۔

شاباش یہ ہوئی ہے نا اچھے بچوں والی بات !

پہلے کچھ کھا پی لو پھر ہم تمہاری والدہ اور بھائی سے بھی ملاقات کریں گے۔
کھانے میں بہت دیر ہو جائے گی ، میری امی بہت پریشان ہو رہی ہوں گی ۔
برائے مہربانی آپ مجھے بس ابھی ہسپتال تک پہنچائیں۔



دیکھو فری ابھی اپنا منہ ٹھیک کر لو، تمہیں نہیں خبر میں کتنی دقت سے تم
تک پہنچ پایا ہوں۔

ارسل مجھے تمہاری یہ روز کی بہانے بازیاں بالکل بھی نہیں بھاتی ہیں۔
میں سچ بول رہا ہوں، فری تمہیں نہیں خبر میرا بھائی میری نگرانی کسی منجھے
ہوئے جاسوس کی طرح کرتا ہے۔

وہ بڑا ہے یا تم بڑے ہو؟
میں ہی بڑا ہوں مگر میرے چھوٹے کی سوچ بڑی ہے۔۔۔ خیر تم نہیں
سمجھو گی یہ سب باتیں۔

"مجھے ہر بات کی سمجھ ہے الو"۔۔۔

ہائے تمہیں سمجھ ہوتی تو ابھی یوں جھگڑ نہ رہی ہوتی۔۔۔

آج زندگی میں پہلی مرتبہ سنا ہے کہ بڑا بھائی چھوٹے سے ڈرتا ہے۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تم اپنا پاسورڈ اسے کیوں بتاتے ہو۔؟؟

تمہیں پتا ہے کہ وہ سوفٹویئر سے لے کر ہارڈ ویئر کا ماسٹر ہے۔ کمپیوٹر کے

پرزے پرزے سے واقفیت رکھتا ہے۔۔

میں فون جتنا مرضی سات پردوں میں چھپا لوں وہ میرا فون ہیک کر لیتا ہے

۔۔۔۔

یہ تو بہت گھٹیا حرکتیں ہیں۔

فری نے غصے سے ناک بھوں چڑھائی۔۔۔

نہیں جان ارسل اس کی بھی وجوہات ہیں جو کہ فی الحال تمہاری دسترس

سے دور ہیں۔۔۔۔

خیر اب اتنے اچھے موڈ کا ستیاناس نہ کرو۔۔۔ ارسل نے فری کا ہاتھ

تھامتے ہوئے ہلکے سے دبایا۔

تم ویسے بہت بڑے ڈرامے باز ہو۔۔۔

اگر تمہارا یہ تھوہڑا اچھا نہ ہوتا تو کبھی بھی تمہیں گھاس بھی نہ ڈالتی۔۔۔

یاد نہیں ہے یونیورسٹی میں کیسے لڑکے میرے آگے پیچھے منڈلاتے تھے۔ انکا

بس نہیں چلتا تھا کہ کسی بھی طریقے سے میں ان سے مخاطب ہو جاؤں۔۔۔

فری بس کیا کروں میرے اس تھوہڑے کو ہی دیکھ کر لڑکیاں مکھیوں کی

طرح میرے ارد گرد بھنبھناتی ہیں۔۔۔۔

اب زیادہ شوخ نہ بنو ارسل۔! اب اتنے بھی شہزادہ گلغام نہیں ہو۔ فری

نے گھاس توڑ کر تنکا ارسل کی طرف پھینکا۔۔۔۔۔

Novelnagri

پھر کب لا رہے ہو اپنے گھر والوں کو میری طرف؟

فری تم میں تو صبر نام کی چیز ہی نہیں ہے۔ بارہا بتایا ہے کہ میرا کام تھوڑا
جھم جانے دو تو گھر والوں کو قائل کر لوں گا ورنہ ابا جی نے سعودیہ مزدوروں
کی لمبی فہرست میں مجھے بھی شامل کر لینا ہے۔ جو کہ مجھے قطعاً پسند نہیں

ہے۔۔۔

میں چاہتا ہوں اپنے وطن میں رہ کر محنت و لگن سے اپنا ایک مقام بناؤں۔
جس رفتار سے تم مقام بنا رہے ہو، لگتا ہے مزید بیس سال کا عرصہ درکار

ہے۔۔۔۔

فری اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔۔

دیکھتی ہوں۔!

فری نے تراشیدہ بالوں کو جھٹکا اور چست جینز اور چست کرتے کو جھاڑتی
کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

یاد نہیں ہے کہ چھ ماہ قبل بھی تم نے یہی عذر پیش کیا تھا۔ اب میں
نے نہ آؤ دیکھنا ہے اور نہ تاؤ دیکھنا ہے، میں نے سیدھا تمہارے گھر آجانا
ہے تاکہ تمہارے گھر والوں سے میں خود بات کر سکوں۔
میرے ان ہاتھوں کی طرف دیکھو، ایسی غلطی کبھی بھی نہ کرنا ورنہ اپنے
ساتھ ساتھ مجھے بھی مرواؤ گی۔۔۔۔

"اچھا نہیں ہے نہ رہے گا بانس اور نہ بچے کی بانسری۔"
فری حیا کی حدوں کو پھلانگتے ہوئے ارسل سے آن چپکی۔۔۔
فری پیچھے ہٹوں کیا کر رہی ہو؟

کسی نے دیکھ لیا تو حشر نشر ہو جائے گا۔

ارسل نے فری کو پیچھے دھکیلا ہی تھا کہ سامنے سے -----

ارسل نے فری کو پیچھے دھکیلا ہی تھا کہ سامنے سے دو سپاہی آتے ہوئے
دکھائی دیئے۔

ہائے اب تو مارے گئے ہیں۔ یہ تو شام کے گشت کے لیے نکلے ہوئے
ہیں۔

فری بھاگو!

ارسل نے دم دبا کر نکلنا چاہا مگر قانون کے رکھوالے ایک لمحے کی تاخیر کیے
بنا سروں پر منڈلانے لگے۔۔۔۔

ہاں بھئی مجنوں کی اولادو۔! تم دونوں کیا کر رہے تھے؟

NovelInagri

ہم نے کیا کرنا ہے جی ، بس ہوا خوری کے لئے پارک میں آئے تھے۔ ارسل
نے عاجزی اپنائی۔۔

ہوا خوری کے ساتھ ساتھ جو معانقہ آرائی ہو رہی تھی وہ کس زمرے میں آتی
ہے؟؟۔ معاشرے میں بے حیائی پھیلا رہے ہو۔! سلیم نے روایتی کرخت
لجہ اپنایا۔

فری ارسل کے عقب میں اس کا مضبوط بازو تھامے کھڑی ہو گئی۔

اوہ کوئی شرم باقی ہے یا وہ بھی بیچ دی ہے؟۔!
قانون کے رکھوالوں کے سامنے بھی اس قدر قربتیں جتنائی جا رہی ہیں۔۔۔
اوپر دونوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟؟

Novelnagri

سر ہمارے رشتے سے آپ کو کیا فائدہ پہنچنا ہے؟ ارسل نے دھیمے لہجے میں دوبارہ عاجزی دکھائی۔

اوائے چینی چوزے قانون کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہا ہے۔؟

نہیں سر میں تو اپنی صفائی میں بول رہا ہوں۔

تیرے کرتوتوں کی صفائی تو ہم ان گناہ گار آنکھوں سے دیکھ ہی چکے ہیں۔

”بے پردہ نظر آئیں جو کل چند بیبیاں

اکبر زمین میں غیرت قومی سے گڑ گیا
میں نے کہا آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پر مردوں کی پڑ گیا""

واہ واہ سر۔! آپ تو باذوق بھی ہیں۔ ارسل نے مسکا لگانے کی بھرپور

کوشش کی۔۔۔

جاپانی چوزے مجھے ورغلانے کی کوشش نہ کر! تیرے لیے تو ڈوب مرنے کا

مقام ہے۔۔ سلیم نے خوب لتاڑا۔۔

NovelInagri

اولے رشید ڈال نا ذرا دونوں کو ڈالے میں اور لے چل انہیں تمھانے میں،
اور جب یہ کھائیں گے نا حوالات کی ہوا تو ساری مستی ناک کے ذریعے باہر
نکلے گی۔۔۔

سر کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

فری بیچ میں کودی۔

بی بی ہم باتیں ویسی ہی کر رہے ہیں جیسے تم لوگوں کی حرکتیں ہیں، یعنی
سر عام ایک دوسرے کے ساتھ لپٹ رہے تھے۔ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان
ہے، کوئی یورپ نہیں ہے جہاں جوجی میں آئے کرتے پھرو۔۔۔!

یعنی نوجوانوں کو بہکانے کے لیے اس طرح کی حرکتیں کرتے ہو۔

سر ہم میاں بیوی بھی تو ہو سکتے ہیں؟!

Novelnagri

اوہ بی بی ہمارا یہ روزمرہ کا کام ہے - میاں بیوی گھر کی چار دیواری میں اپنے شوق پورے کرتے ہیں ناکہ تم بے حیاوں کی طرح عوامی مقام کو آلودہ کرتے ہیں۔۔۔

سر آپ بدتمیزی کر رہے ہیں۔ آپ نہیں جانتے میں کس کی بیٹی ہوں؟
بی بی ہم یہی تو چاہتے ہیں کہ آپ کے والد محترم کا پتا چلے تو ہماری ان تک رسائی ہو۔۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ انکو تمھانے بلا کر آپ کے کمر تو توں سے آگاہ کیا جا سکے۔۔۔

فری کچھ دیر کے لئے گھبرا گئی۔۔۔

دیکھیں آپ کچھ تو رعایت برتیں - ہم آئندہ ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔۔۔!

بی بی ہم جھلستی گرمی میں عوام کی حفاظت کے لیے نکلتے ہیں ناکہ موج
مستی کے لئے۔!

ارسل کو شدید گھبراہٹ لاحق تھی ، ایک پسینہ آ رہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔
سر جو بھی مک مکا کرنا ہے ادھر ہی کر لیں اور ہمیں جانے دیں۔!
اولے تیرے مک مکا کی ایسی کی تیری!

ایک اور جرم کے مرتکب ہو رہے ہو۔ مجھے رشوت کی رغبت دلا رہا ہے؟!
میں تجھے بکاؤ لگتا ہوں؟

Novelnagri

رشید ڈال انکو ڈالے میں اور لے چل تھانے !! اب تمھانیدار صاحب ہی انکا
مک مکا کریں گے۔

سربات تو سنیں۔!

اب جو بھی سننا ہے تمھانے جا کر ہی سننا۔ شرم سے پانی پانی ہوتا ارسل اور
اسے بہکانے والی فری کے بھی چودہ طبق روشن ہو چکے تھے۔۔۔

ہاں بھئی سلیم کیا خبر ہے۔؟

تمھانیدار سیف نے کاغذی کاروائی کرتے ہوئے مصروف لہجے میں پوچھا۔۔۔

سر ایک جوڑے کو نازیبا حرکات و سکنات کرتے ہوئے پکڑا ہے۔

کیا مطلب ہے تمھارا؟

سر وہ سرعام عوامی تفریح گاہ میں بغل گیر ہو رہے تھے ، وہ تو بروقت ہم
موقع پر پہنچ گئے ورنہ شاید حالات کی سنگینی کا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے
ہیں۔ سلیم نے حالات کی سنگینی پر زور دیا۔
ہمممممم - !

اچھا ! ان دونوں کو میرے پاس بھیجو ! اور پھر ان سے اتلپتالے کر انکے گھر
والوں کو بلواتے ہیں۔
جی سر۔ !

دو منٹ کے اندر اندر ارسل فرمی تمھانیدار سیف کے سامنے پیش کیے گئے۔۔
سیف نے بنا نظر اٹھائے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
انکے بیٹھتے ہی نظر اوپر اٹھی تو ہکا بکا رہ گیا۔۔۔۔

Novelnagri

اولے تو کمیئے ارسل یہاں پر کیا کر رہا ہے۔؟؟

اولے تو کمیئے کب سے تھانیدار بنا پھر رہا ہے؟؟؟

فری بھی سیف سے مل کر نہال ہو رہی تھی، چونکہ وہ بھی پرانے عاشقوں
کی صف اول میں شامل تھا۔۔۔

چل بتا ماجرا کیا ہے۔؟

بس یار یہ فری کچھ جزباتی ہو رہی تھی اور بروقت تیرے ان جاسوس سپاہیوں
نے دیکھ لیا اور اسی وقت ہمیں دھر لیا۔ پولیس ڈالے میں ڈال کر لائے
ہیں اور تب سے ہم باہر انتظار کی سولی پر لٹکے ہوئے ہیں۔

اوپر سے تو تو جانتا ہے میرے چھوٹے بھائی فاریز کو، فون کر کر کے میرا
جینا محال کیا ہوا ہے۔

Novelnagri

یار ارسل تو باز کیوں نہیں آجاتا؟

صاحب زوجہ ہے!

کیا! فری کو یکدم جھٹکا لگا۔!

کیا بکو اس ہے یہ سب؟

فری تو سنتے ساتھ ہی ہتھتے سے اکھڑ گئی۔

فری میری بات تو سنو! وہ میں تمہیں بتانے والا ہی تھا مگر مناسب وقت کی

تلاش میں تھا۔!

ارسل تمہیں مناسب وقت تمہانے آکر ہی ملا؟! وہ بھی اگر آج سیف نہ بولتا

تو تم نے اور پتا نہیں کتنا عرصہ مجھے بیوقوف بنائے رکھنا تھا۔۔

ارسل اپنا پول کھلنے پر پہلو بدل کر رہ گیا جبکہ سیف اپنی جگہ پر حیران تھا کہ یہ شخص یونیورسٹی کے زمانے سے نکاح کے بندھن میں بندھ چکا ہے، پھر پتا نہیں کیوں باہر منہ ماری کر رہا ہے۔۔

کتنے گھٹیا انسان ہو تم! میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اتنے دھوکے باز نکلو گے۔۔۔

فری مت بھولو تم نے ہی مجھے یہ سب کرنے کے لیے بہکایا تھا۔۔

میرے پیچھے پیچھے تم آتی تھی، میں نہیں آتا تھا۔۔۔

فری غیض و غضب کی کیفیت سے دوچار شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتی پھٹ پڑی۔۔۔

ارسل اکرام تمہیں تو میں دیکھ لوں گی۔ تم نے سوچا بھی کیسے کہ اتنے

بڑے باپ کی بیٹی کو کھلونا بنا لو گے؟؟

میں نے کھلونا نہیں بنایا، تم خود کھلونا بننے کی خواہش مند تھی۔

تھانیدار سیف ان دونوں کی لڑائی میں پس کر رہ گیا۔۔۔۔

بس یار۔!

تم دونوں خاموش ہو جاؤ یار!

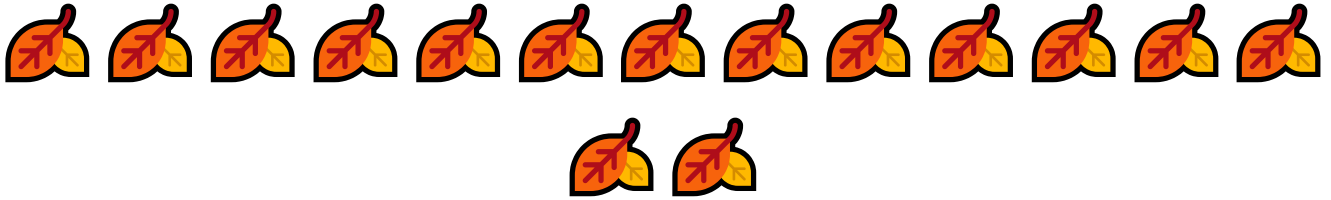
میری بھی تھانے میں کوئی حیثیت ہے۔!

فری تم تو گھر جاؤ اسکو میں دیکھ لوں گا۔

سیف میں ابھی تو تمہارے کہنے پر جا رہی ہوں مگر اس گھٹیا شخص پر واضح کر

دو کہ میں اس کا جینا دو بھر کر دوں گی۔

فری چست لباس میں ٹک ٹک کرتی تھانیدار سیف کے کمرے سے باہر نکل
آئی۔ جبکہ سپاہیوں کی آپس میں چہ لگوئیاں اپنے عروج پر تھیں۔۔



حبس زدہ تاریک کمرے میں شہوار کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا، کلائیوں
کرسی کے پیچھے بندھی ہوئی تھیں۔ جنکو وہ جتنا دائیں بائیں گھمانے کی
کوشش کرتی اتنا ہی خود کو زخمی کر لیتی۔

چار سو سناٹا اور گھپ اندھیرا اپنے عروج پر تھا۔ سوائے حشرات الارض اور
برسات کے مینڈکوں کی ٹرٹرانے کی آوازیں اس وحشت ناک ماحول میں
ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔۔۔

خوف و ہراس کی ملی جلی کیفیت اور جسم کے مختلف حصوں میں درد کی
ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔

اگر یاد تھا تو بس یہی کہ امی کی کال پر کالج سے باہر نکلتے ہی کسی نے
اسے کچھ سونگھا کر اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔

میں اغواء ہو چکی ہوں مگر اغواء کار کی میرے ساتھ کیا دشمنی ہے؟؟؟
آنسو لڑھک لڑھک کر گردن کو بھگو رہے تھے۔۔۔

باہر دور سے کسی گاڑی کے رکنے کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

یا اللہ پولیس آگئی ہو! دل کو طفل تسلی دی مگر پانچ منٹ بعد دروازے کا تالا
کھلنے پر دل میں شدید خوف کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

کککککککون ہو تم؟؟؟؟

مجھے جانے دو!!!

Novelnagri

کیا چاہتے ہو تم؟!

آنے والے نے بنا کسی بات کا جواب دیئے کمرے کا سو وولٹ کا بلب
جلایا تو شہوار کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

تمہر تمہر کانپتے وجود کے ساتھ بند آنکھوں سے ہی بولی، دیکھو تم جو بھی ہو،
مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں ہے لہذا مجھے جانے دو۔!!!!

آنکھیں کھولو شہوار مشتاق۔!

تمہارے باپ کا محسن کھڑا ہے تمہارے بالکل سامنے۔!

جانی پہچانی آواز نے شہوار کو ہلا کر رکھ دیا۔

تم نمک حرام انسان! میرے باپ کے ٹکڑوں پر پلنے والے، اسی کے گھر
ڈاکا ڈالنے چلے آئے۔۔۔۔

غصہ نہیں کرو ورنہ تمہارا منہ بھی باندھ دوں گا۔

Novelnagri

گزشتہ دو برس سے میں اس الاؤ میں جھلس رہا ہوں کہ کب اپنی عزیز جان
بہن کا بدلہ تمہارے اس درندے باپ سے لوں ، اور دیکھو رب کا عدل و
انصاف ، اس نے مجھے کتنی سہولت دے کر یہ موقع فراہم کیا ہے۔۔۔
تم گھٹیا انسان پیسے کے پجاری، ڈرامے بازیاں نہ کرو اور مجھے کھول کر ابھی
گھر واپس پہنچا کر آؤ۔۔۔

وزنه ؟؟؟

ورنہ میرا باپ تمہارا حشر نشر کر دے گا۔ تم دو کوڑی کے ملازم میرے باپ کا بال بھی باکا نہیں کر سکتے ہو۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔ شرجیل کا قفقہ بلند ہوا۔ جنگل میں رہتے ہوئے تمہیں شیر کے
ساتھ دشمنی بہت مہنگی پڑے گی شہوار مشتاق۔
تمہاری واپسی کے تمام دروازے بند کر کے آیا ہوں۔

NovelInagri

کیا بک رہے ہو؟؟؟

شہوار نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔

اپنے غصے پر قابو پاؤ ورنہ میں تمہاری ایک ایک بوٹی نوچ لوں گا اور کسی کو

کانوں کان خبر بھی نہیں ہوگی۔۔۔

ہونہہ۔۔۔!

یہ دھمکیاں کسی اور کو دو جا کر!

میرا باپ اثر و رسوخ والا ہے، مجھے زیر زمین سے بھی نکلوا کر لے جائے

گا۔۔۔

رسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔۔۔ بالکل اپنے باپ پر گئی ہو۔

شرجیل نے آگے بڑھ کر شہوار کو بالوں سے پکڑ لیا۔۔

چٹاخ پٹاخ تمھڑوں کی برسات کر دی۔

کرسی پر بندھی شہوار کے ہونٹوں سے خون رسنا شروع ہو گیا۔

شرجیل نے اپنے اندر کا غصہ نکال کر دم لیا۔۔۔

اب اگر تمہاری زبان چلی تو اس سے بھی برا حشر کر دوں گا۔

نڈھال شہوار نے ایک نظر اٹھا کر شرجیل کو دیکھا اور تھوک کر منہ موڑ لیا۔۔

تم جیسے گھٹیا مرد اور کر بھی کیا سکتے ہیں؟ عورت پر ہاتھ اٹھانا کونسی

بہادری ہے؟؟

میں نے تمہیں بولا ہے اپنی زبان کو لگام دو ورنہ مجھے کچھ اور کرنے پر مجبور

نہ کرو۔۔۔

شہوار کے سارے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔۔۔



حماد تم یہ سب کیسے کر سکتے ہو؟!

Novelnagri

زارو قطار روتی رختی غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔

آپا آپ مجھ سے قسم لے لیں اگر میں نے کبھی کسی سگریٹ کے ٹکڑے کو
بھی چھوا ہو۔۔

بس ان تین ہفتوں میں وہ لوگ جو کھانا دیتے رہے ہیں، وہی میں کھاتا رہا
ہوں، مجھے کیا خبر تھی کہ وہ مجھے نشے کا عادی بنا رہے ہیں۔۔۔
میرے مالک! رختی روتے روتے نیچے فرش پر نڈھال ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔
جبکہ ماں اس ساری صورتحال پر غم کی تصویر بنی بیٹھی تھی۔

مادی تمہیں پتا ہے غیر سرکاری ہسپتالوں میں نشے کے عادی لوگوں کا علاج
کتنا مہنگا ہے؟ اور سرکاری ہسپتال میں پتا نہیں کب شعبہ منشیات میں
داخلہ ملے گا؟؟

آپا میں کیا کروں؟؟ آپ میرا یقین کیوں نہیں کر رہی ہیں؟؟

آپا اگر آپ میرا ساتھ نہیں دیں گی تو اور کون دے گا؟؟

حماد نے روتے روتے التجاء کی ---

چلو آج کی رات تو وہ تمہیں ہسپتال ہی رکھیں گے ، میں کوشش کرتی ہوں

اگر کسی کی منت سماجت کر کے وہ تمہیں مزید رکنے کی اجازت دے دیں تو

شاید خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں----

آپا میں بہت تکلیف سے گزر رہا ہوں ، میرا سارا جسم درد میں جکڑا ہوا ہے -

حماد نے روتے ہوئے بڑی بہن کو اپنی اذیت بیان کی ---

لاچار رختی جوان بھائی کی بے بسی پر اشکبار تھی - ضعیف ماں لکڑی کے بیچ

پر بیٹھی کسی مسیحے کی منتظر تھی۔

گھسے مچھے کپڑوں میں ملبوس تین لوگوں کا یہ کنبہ درد و الم کی زندہ مثال تھا

کاش ہمارے معاشرے میں قبروں کو آباد کرنے والے اور بیش قیمت
چادریں چڑھانے والے زندوں کے تن ڈھانکنا شروع کر دیں تو کتنی مائیں اور
کتنی بیٹیاں اپنے جسم کو گرمی سردی کی شدت سے بچا سکتیں ہیں۔
اے لوگو! زندوں پہ خرچو! اللہ تمہارے درجات بلند کرے گا ان شاء اللہ۔

مادی میرے بھائی تو پریشان نہ ہو، کوئی تو اللہ کا صالح بندہ ہو گا جو ہمارا رب
ہماری طرف بھیجے گا ان شاء اللہ۔

تو صرف دعا مانگ ! اللہ ہمیں اس مصیبت میں ثابت قدم رکھے۔۔
رختی کے بھل بھل کرتے آنسو اور تسلیاں جواں سال بھائی کو بھی رلائے
جارہے تھے۔۔۔

ماں مکمل سکوت میں بیٹھی ایک ہی زاویے پر سوچ رہی تھی۔
رختی نے فوراً پلٹ کر عقبی بینچ پر بیٹھی ماں کی دلجوئی شروع کر دی۔۔۔

امی آپ پریشان نہ ہوں ! کل سے میری نوکری بھی شروع ہو جائے گی،
آپ نے دیکھا نہیں کتنی نیک اور درد دل رکھنے والی خاتون ہیں۔

انہوں نے بولا ہے کہ وہ مجھے ایک مہینے کی تنخواہ کل ہی ادا کر دیں گی تاکہ
ہمارا چولہا جلتا رہے۔

امی۔!!!

امی!!! امی!!!

رختی نے ماں کو کندھے سے پکڑ کر ہلکا سا جھنجھوڑا مگر اسی لمحے -----
رختی نے ماں کو کندھے سے پکڑ کر ہلکا سا جھنجھوڑا مگر اسی لمحے امی تو بیچ
کے ایک طرف لڑھک گئیں۔

امی کیا ہو گیا ہے؟ ہوش میں آئیں۔ امی۔!

رختی کو زمین آسمان گھومتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

آس پاس مریضوں کے لواحقین نے جمع ہونا شروع کر دیا۔ سبھی کے چہروں
پر تشویش تھی۔ چند ایک عمر رسیدہ عورتوں نے رختی کے ساتھ مل کر حماد

کو بیچ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اسی خالی بستر میں امی کو لٹایا۔ چند ایک

رحمدل افراد بھاگ کر ڈاکٹر کو بلا لائے۔۔

بنیادی معائنے کے بعد مزید خون کے نمونے لیبارٹری میں بھیجے گئے ہیں مگر

ظاہری طور پر

انکا فشار القلب خطرناک حد تک نیچے چلا گیا ہے جس کو ہم ادویات کے

ذریعے اوپر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دواؤں کے ساتھ دعاؤں کی اشد

ضرورت ہے۔۔۔

شعبہ حادثات کے ڈاکٹر عبداللہ نے اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں یقین دہانی

کروائی مگر حالات کی ستائی رختی کے آنسو لڑھک لڑھک جا رہے تھے۔۔۔

Novelnagri

دیکھیں آپ گھبرائیں نہیں، آپ کی امی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔ کیا وہ کسی گہرے صدمے کے زیر اثر ہیں؟؟ کیا کبھی پہلے بھی انکے ساتھ ایسا کچھ ہوا ہے۔۔۔؟؟

نہیں ڈاکٹر صاحب آج ہی بس میرے اس بھائی کی حالت دیکھ کر وہ برداشت نہیں کر پائیں ہیں۔ رختی نے آبدیدہ لہجے میں ڈاکٹر کے مطلوبہ سوالوں کے جوابات دیئے۔۔۔

ڈاکٹر صاحب آپ سے ایک گزارش ہے کہ میرے بھائی کو شعبہ منشیات میں داخلہ کروا دیں۔

رختی نے آنسوؤں پر بندھ باندھتے ہوئے اپنے بھائی کا مسئلہ بیان کیا۔۔۔

بی بی میرے لئے شاید تھوڑا مشکل ہو مگر میں اپنے کسی جاننے والے کا پتا دے دیتا ہوں، آپ دوسری منزل پر چلی جائیں اور انہیں میرا حوالہ دے دیجئے گا۔ وعدہ تو نہیں مگر امید ہے آپ کا کام ہو جائے گا۔

آپ فی الحال اپنی والدہ پر توجہ دیں، آپ کا بھائی جوان ہے، اس میں قوت برداشت آپ کی امی نسبت زیادہ ہے۔۔۔

ابھی اگر یہ نشہ کی لت سے باہر نکلنا چاہتا ہے تو اسے اپنے آپ سے لڑنا ہوگا ورنہ یہ نشہ اسے دیمک کی طرح چاٹ جائے گا۔۔۔

جی ڈاکٹر صاحب میرا بھائی بہت نیک اور ایمان دار ہے، یہ سب اسکی لاعلمی میں ہوتا رہا ہے۔

چلیں آپ اپنی کوشش جاری رکھیں اور اپنے بھائی کی بھی ہمت افزائی کریں، یہ مرحلہ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں ہے۔۔۔

آج نوجوان نسل کے لیے سب سے مہلک اور خطرناک چیزوں میں نشہ آور چیزیں ہیں۔ یہ صحت اور عقل دونوں کو برباد اور انسان کو غلط کاریوں میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و فہم سے نوازا ہے۔ عقل انسان کو دی جانے والی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔ اسی سے وہ خیر و شر کے اور مفید و مضر کے درمیان فرق کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اسلام عقل کی حفاظت کا شدید خواہاں ہے۔ اسی وجہ سے اس نے شراب اور تمام نشہ آور چیزوں کو اور ہر اس چیز کو حرام قرار دیا ہے جو اسے اس کے وظیفے سے غافل کر دے۔۔۔

منشیات کا غیر معمولی دخل بنی نوع آدم کے لئے سوہان روح ہے۔ اس کے تلخ تجربات و مشاہدات کا دنیا کو اچھی طرح سے اندازہ ہو چکا ہے۔ اس نے کتنے انسانوں کی خوشگوار شام پر آہ وزاری کی برسات کر دی، کتنے آباد گھروں میں ویرانی کا سماں پیدا کر دیا، کتنے مہکتے پھولوں کو مرجھا دیا ہے۔ مذہب اسلام کا حتمی فیصلہ ہے کہ جن باتوں سے بھی اسلام اور مسلمانوں پہ حرف آتا ہو اسے ممانعت کے دائرے میں رکھا ہے۔ چونکہ منشیات سے انسانی جسم و روح کے لئے بگاڑ و فساد کا سبب بنتا ہے بلکہ بسا اوقات آدمی کی جان بھی چلی جاتی ہے اس بنا پر منشیات کا استعمال شریعت کی رو سے حرام ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خمر کی وضاحت بایں الفاظ کی ہے :

والخمر ما خامر العقل۔ (صحیح البخاری: 5581 و صحیح مسلم: 3032)


یعنی خمر کا اطلاق ہر نشہ آور چیز پر ہوتا ہے۔ اس کی تائید مسلم شریف کی ایک اور روایت سے ہوتی ہے۔

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ. وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ (صحیح مسلم: 2003)

کہ ہر نشہ آور چیز خمر کہلاتی ہے اور ہر قسم کا خمر حرام کر دیا گیا ہے۔

ما أسکر کثیرہ، فقلیئہ حرام (صحیح الترمذی: 1865)

جس کا زیادہ حصہ نشہ آور اور مقتر ہو اس کا کم مقدار میں بھی استعمال کرنا حرام ہے۔

منشیات سے پیدا ہونے والے امراض : 

Novel nagri

منشیات کی حقیقت کا اندازہ اس امر سے اچھی طرح لگایا جاسکتا ہے کہ اس سے سیکڑوں امراض پیدا ہوتے ہیں جو انسانیت کے لئے سم قاتل ہے ۔

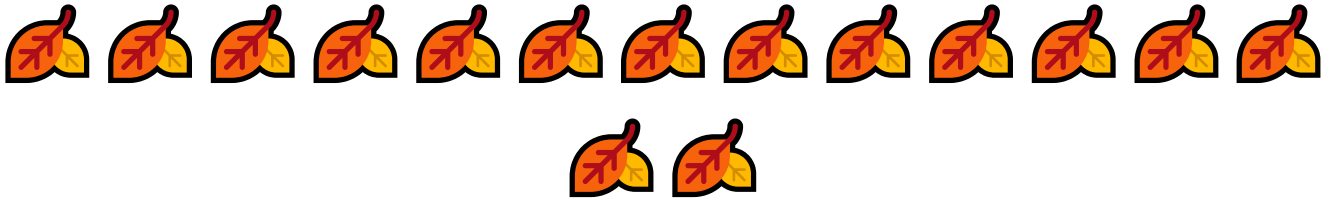
شراب، تمباکو، بیڑی، سگریٹ، گٹکھا، گانجہ، چرس وغیرہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں حلق کی خرابی، جگر کی خرابی، امراض قلب، اسقاط حمل، قلت عمر، زخم معده، خون فاسد، تنفس کی خرابی، ہچکی، کھانسی، پھپھڑوں کی سوجن، کینسر، سردرد، بے خوابی، دیوانگی، ضعف اعصاب، فالج، مراق، عارضہ قلب، ضعف بصارت، دمہ، ٹی بی، سل، خفقان، ضعف باہ، بواسیر، دائمی قبض، گردے کی خرابی، ذیابیطیش وغیرہ اہم بیماریاں ہیں ۔ ان میں بعض ایسی بیماریاں ہیں جن کا انجام سرعت موت ہے ۔ اطباء کے اقوال کی روشنی میں تمباکو میں تین خطرناک قسم کے زہریلے اجزاء کی ملاوٹ ہوتی ہے ۔ ان

Novelnagri

اجزاء میں ایک روغنی اجزاء سے بنا ہوا نیکوٹین ہے۔ اگر اس روغن کو نکال کر اس کا صرف ایک قطرہ کتے، بلی یا کسی بھی جانور کو کھلایا جائے تو فوراً وہ موت کے منہ میں چلا جائے گا۔

مذکورہ بیانات کی روشنی میں منشیات کی حرمت کا اندازہ ہو جاتا ہے لہذا اس حقیقت کا انکار کرنا ویسے ہی ہے جیسے سورج چاند ستارے کا انکار کرنا

ہے۔۔۔۔۔



ارسل بیٹا کدھر رہ گئے تھے؟؟

تمہاری دادی کتنی دیر سے تمہارے انتظار میں ہلکان ہوئے جا رہی ہیں۔

فاریز نے بھی بارہا فون کیا ہے مگر تمہارا فون بند جا رہا تھا۔۔۔

امی آپ سب ویسے ہی پریشان ہوتے رہتے ہیں! دیکھیں خیر و عافیت سے
آپ کے سامنے بیٹھا ہوں اور ابھی اپنی امی کے پیارے سے ہاتھوں سے بنے
تازہ پھلکے کھاؤں گا۔

چلو اب زیادہ مسکے نہ لگاؤ ماں کو!

میں تو بس چاہتی ہوں تمہاری گھر والی آئے اور تمہیں اپنے ہاتھوں سے نوالے
بنا بنا کر کھلائے۔!

اسیپیپی!!!

آپ بھی بس ہر وقت گھر والی کو ہی یاد کرتی رہتیں ہیں، ارسل نے بیزار
شکل بنائی۔

بیٹا وہ تمہاری بیوی ہے ، وہ تمہاری ذمہ داری ہے ، کل کو اللہ کے یہاں
تمہیں پوچھ ہو گی۔۔۔ نجانے کس حال میں ہو گی ؟ امی نے سرد آہ بھری۔۔
امی وہ جس حال میں بھی ہو گی وہ خود اس سب کی ذمہ دار ہے ۔
اسے اس گھر سے نکلنے کا کس نے بولا تھا ؟
کیا وہ میری رضامندی سے نکلی تھی ؟
پر بیٹا اگر اس سے ادنیٰ سی غلطی ہو گئی ہے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں
ہے کہ اسے درد کی ٹھوکریں کھانے کے لیے چھوڑ دو ۔
امی میں نے آپ کو بتایا ہے کہ وہ لوگ اپنے ماموں کے ساتھ نہیں رہ
رہے ہیں ، میرے بے حد اصرار پر بھی ، وہ لوگ انکاری ہیں کہ آپ کی بہو
صاحبہ پہلے دن سے ہی انکے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتیں تھیں۔۔۔

NovelInagri

بیٹا میرا دل نہیں مانتا، مجھے اس عورت کی کوئی بہت بڑی چال لگتی ہے،
اس نے انہیں ادھر سے بھی بے گھر کر دیا ہے اور اب بول رہے ہیں کہ
وہ لوگ انکے ساتھ رہنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔۔۔

بیٹا پتا نہیں کیوں پر مجھے لگتا ہے کہ انکے ساتھ کوئی بہت بڑا دھوکا ہوا ہے

--

تمہاری دادی دن رات ان کے لئے پریشان رہتیں ہیں اوپر سے تمہارے ابا
پردیس میں الگ پھنسے پڑے ہیں۔۔۔۔

ارسل نے اکتا کر سر جھٹکا۔۔۔

امی فاریز کدھر ہے؟؟

وہ تو تمہیں ڈھونڈنے کے لیے باہر نکلا ہوا ہے اور اپنے ساتھ چند دوست بھی لے گیا ہے۔ مجھے تو لگتا ابھی تک تو وہ قریبی تھانہ اور ہسپتال چھان چکا ہو گا۔۔۔

ایک تو میں اس فاریز جاسوس سے بڑا تنگ ہوں، ہر وقت شکی بیویوں کی طرح میری سرگرمیوں پر نظر رکھتا ہے۔۔۔
امی کی ہنسی چھوٹ گئی۔

ارسل تمہیں پتا ہے کہ فاریز صرف تمہاری ہی نہیں بلکہ سارے اہل محلہ پر نظر رکھتا ہے مطلب انکے مسائل کا حل ڈھونڈنے کے لیے دن رات کوشاں رہتا ہے۔۔۔

ابھی کل اپنے دوستوں کے ہمراہ نکاسی کے نظام کے ساتھ ساتھ گلیوں کی صفائی میں بھی حصہ لے رہا ہے۔

مجھے تو اس نیوٹن کی سمجھ نہیں آتی ، کبھی عاجز بنا پھرتا ہے تو کبھی غنڈہ

گردی میں مجھے ہراساں کرتا رہتا ہے۔۔۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ میرے عظیم اور پیارے بھائی جان۔!!!

دیکھ لیں امی !

آگیا ہے آپ کا شہزادہ بیٹا۔!

میرے لئے تو تم دونوں شہزادے ہو۔۔۔

بھائی جان اگر طبیعت پر گراں نہ گزرے تو بتانا پسند فرمائیں گے کہ آپ آج

تمھانے میں کیا کر رہے تھے؟؟

سنتے ساتھ ہی ارسل کا گلا خشک ہو گیا۔۔۔

کیا بک بک کرتے رہتے ہو فاریز۔!

بھائی جان میں نے سوچا شاید آپ نے وہاں پر رنگ سازی کا کاروبار شروع کر لیا ہے یا پھر سپاہیوں کو اصول و ضوابط سکھانے کے لیے گئے تھے۔۔۔

فاریز نے کرسی سیدھے رکھتے ہوئے متجسس لہجہ اپنایا جبکہ امی حیرت میں ڈوبی کبھی ارسل کو دیکھتیں تو کبھی فاریز کو۔۔۔

بھائی جان گھبراہٹ کا ہے کی، اصل میں سپاہی سلیم اور سپاہی رشید میرے قریبی جاننے والے ہیں، میرا واسطہ نوجوان نسل کی بے راہ روی کے سلسلے میں ان کے ساتھ اکثر رہتا ہے۔۔۔ تو بس آج ان سے ملاقات ہو گئی تھی تھانے میں۔۔۔۔

ایک آدھ گمراہ جوڑوں کی اطلاع کے ساتھ ساتھ میں نے سوچا ان کے ساتھ
تفصیلی ملاقات بھی ہو جائے۔۔۔

کیا مطلب؟؟ گمراہ جوڑے؟؟ ارسل نے گھبراہٹ چھپانے کی بھرپور
کوشش کی۔۔۔

بھائی جان ایسے گمراہ جوڑے جو عوامی مقامات پر بے حیائی پھیلانے کے
مرتکب ہوتے ہیں جو ہمارے نوجوانوں کے لیے شدید نقصان دہ ہے۔۔۔
زنا بالجبر، جنسی ہیجان اور اسکے ساتھ ساتھ اور بڑی بڑی برائیاں جنم لیتی
ہیں۔۔۔

مجھے امید ہے آپ کو میری بات سمجھ آ رہی ہو گی۔۔۔

فاریز نے معنی خیز انداز میں ارسل کو دیکھا۔۔۔

ارسل نے فوراً پینترا بدلا۔۔۔

کاش فاریز ابا جی تجھے سعودیہ بلوا لیں اور تو وہاں پر شیخوں کی جی بھر کر سیوا
کرے۔۔۔

میرے ارمانوں سے آپ کس قدر جانکاری رکھتے ہیں۔ اسی کو بولتے ہیں دل کو
دل سے راہ ہوتی ہے۔۔۔

تم دونوں کی بحث تو مزید تین گھنٹے چلے گی ، میں سونے جا رہی ہوں ، فالتو
بتیاں بجھا کر سونا۔۔۔ امی نے باورچی خانے سے نکلتے ہوئے نیا حکم جاری
کیا۔۔

جی امی آپ بے فکر ہو جائیں فاریز کے ہوتے ہوئے کسی کی مجال ہے کہ
وہ سانس بھی اونچا لے سکے۔۔۔

بھائی جان ابھی آپ میری دل آزاری کر رہے ہیں ---

جی بالکل !

مجھے کرنی بھی چاہئے کیونکہ مجھے بیرونی سے زیادہ اندرونی خطرات لاحق

ہیں۔۔۔۔۔

ویسے آج سیاہی سلیم اور رشید کے پاس ہی رک جاتے اور انہیں جذبہ حب

الوطنی اور مجرموں کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیتے۔۔۔

lllll lllll

بھائی جان کاش یہ مشورہ آپ پہلے مجھے دیتے تو میں شاید سلیم اور رشید کو

اپنی شاگردی میں لے لیتا۔۔۔

جاسوس !.

بھائی جان جاسوس کس کو بولا ہے؟؟؟

تمہیں بولا ہے۔!

بھائی جان جاسوس بولیں یا پھر کارتوس بولیں میں آپ کی فلاح و بہبود کے لیے ہر دم کوشاں رہوں گا ان شاء اللہ۔ آخر کو سگا بھائی ہوں۔!

تو لا علاج انسان ہے۔!

بھائی جان محبت کے مارے ہوئے لا علاج ہی ہوتے ہیں۔

ویسے میں نے ابھی سونا ہے آپ اگر کھانا تناول فرما چکے ہیں تو تمام بتیاں گل کر کے اپنے بستر پر تشریف لائیے گا۔۔۔

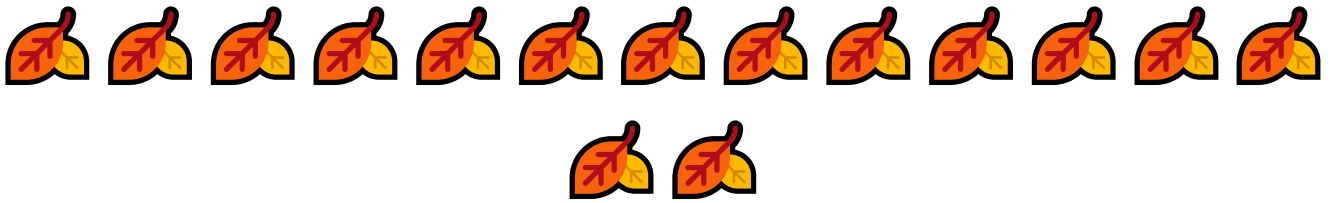
یہ زنانہ کام تمہاری ذمہ داری ہے لہذا تم ہی کر کے آنا۔

"روٹھنے والے، تیرے دل میں محبت جاگے

میں نے قرآن کا دل پڑھ کے دعا مانگی ہے" (ماخوذ)

فاریز نے لہک لہک کر بڑے بھائی کو چھیڑا۔

جاسوس -! ارسل نے تپ کر ہوائی چپل سے حملہ کیا جسے بروقت فاریز نے
اپنی ماہرانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تھام لیا۔۔۔



اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے امی آپ پہلے سے کافی بہتر ہیں اور پتا ہے امی مادی
کا داخلہ بھی ہو جائے گا ان شاء اللہ۔

رختی نے ماں کے ہوش میں آتے ساتھ پرچوش انداز میں بتایا۔۔۔

مفلس ماں کے آنسو گالوں پر لڑھکنے لگے۔

امی آپ پھر رو رہی ہیں؟

آپ خود ہی تو بولتی ہیں کہ ایک در بند تو اللہ دس در اور کھول دیتا ہے۔ اب دیکھیں آپ ادھر بیہوش ہوئیں تو طبی معائنہ ہوا اور اسکے ساتھ ساتھ ہمارے مادی کا علاج بھی شروع ہو جائے گا۔

آرام سے اٹھیں دیکھیں ساتھ والے مریض کے لواحقین آپ کے لئے کیا کچھ خرید کر لے آئے ہیں۔

بس اب آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔ رختی نے آبدیدہ ماں کو سہارا دے کر بٹھایا۔

یہ جوس پسئیں تاکہ تھوڑی قوت بحال ہو۔۔۔

رختی نے ماں کے آنسو صاف کرنے کے ساتھ دلجوئی جاری رکھی۔

امی آپ تھوڑی سی بہتر ہوں تو پھر ہمیں گھر جانا ہے تاکہ میں صبح سکول کے لیے کچھ تھوڑی بہت تیاری کر سکوں۔

لاغر ماں نے دھیرے سے سر جھٹکا۔۔۔

رختی نے کھانے کے برتن کھولے تو ساتھ میں دو پانچ پانچ سو کے نوٹ برآمد ہوئے۔۔۔

امی یہ پیسے کہاں سے آئے ہیں ؟

شاید وہ لوگ بھول گئے ہیں ، ٹھہریں میں ابھی انکو جاکر واپس دے آؤں۔

امی نے اثبات میں گردن ہلائی۔۔۔

دو منٹ بعد رختی کی واپسی ہوئی تو نوٹ تمھارے لوٹی۔

امی وہ لوگ تو چلے گئے ہیں مگر امی یہ لوگ اپنا کوئی اتا پتا بھی نہیں دے کر گئے ہیں۔

بس کھانا پینا اور ساتھ میں ہماری ضرورت کی رقم دے گئے۔ آپ ٹھیک

کہتیں تھیں کہ ابھی دنیا میں بہت سارے نیک لوگ موجود ہیں۔۔۔

ماں بیٹی دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لگ کر خوشی کے آنسو بہانے
لگیں۔۔۔

ایک ہفتے بعد:

امی مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے سکول کے لئے نکلنا ہے ، آپ کو پتا ہے
چھوٹے چھوٹے بچے میرے ساتھ بہت مانوس ہوتے جا رہے ہیں۔
کوئی میری قمیض کھینچتا ہے تو کوئی میرا دوپٹہ ، سب کی کوشش ہوتی ہے
کہ وہ میری گود میں بیٹھیں۔۔۔

رختی نے اپنی کشادہ چادر کو اپنے چاروں طرف لپیٹتے ہوئے عجلت میں ماں
کو الوداعی سلام بولا اور مرکزی شاہراہ کی طرف تقریباً بھاگنے والے انداز میں
چلنے لگی۔۔۔

ہائے اللہ میری بس چھوٹ جائے گی اور دوسری والی آدھے گھنٹے بعد آئے گی۔۔

اور ساتھ ساتھ دل کا ملکین گزشتہ ایک ہفتے سے اپنے گھیرے میں لئے ہوا تھا۔۔ صبح شام اسکے ساتھ بیتے لمحات شاہراہ کی بتیوں کی طرح بجھتے جلتے رہتے۔۔۔

"محبت کی دلیل میں صرف ایک نقطے کا اضافہ کر دیا جائے تو وہ محبت ذلیل ہو جاتی ہے"۔ ارسل نے ہونٹوں کو سکیرا اور قرقر برساتی نظروں سے رختی کو ہراساں کیا۔۔۔

رختی اس لب و لہجے کو سمجھنے سے قاصر تھی کہ آخر کونسا جرم کر بیٹھی ہے۔؟ پھٹی پھٹی نظروں سے ارسل کو مسلسل دیکھے جا رہی تھی۔

"میں اپنے معاملات بالخصوص محبت کے ناپ تول میں کمی بیشی کا صفر فیصد بھی قائل نہیں ہوں لہذا آئندہ خیال رکھنا کہ بات دلیل سے ذلیل تک نہ پہنچے"۔۔۔

"آخری بار بول رہا ہوں ، دوبارہ مجھے یاد دہانی نہ کروانی پڑے۔"!
"اسکو دھمکی بالکل بھی نہ سمجھنا"۔!
"ورنہ میں قول سے زیادہ فعل کا قائل ہوں"۔!

ارسل نے مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑی رختی کو پھنکارتے ہوئے آزاد کر دیا۔۔۔

رختی نے یکدم اپنا توازن کھو دیا اور فوراً دیوار کا سہارا لیتے ہوئے نیچے فرش پر بیٹھ گئی۔۔۔

چند لمحوں کے لئے ارسل نے مڑ کر گھورا اور پھر سرعت سے راہ فرار کے لئے دروازے کا رخ کیا۔۔۔

اپنا رکا ہوا سانس بحال کرتے ہوئے رختی سے بھی رہا نہ گیا۔۔۔
"ہونہ۔۔۔!" اسکو محبت بولتے ہیں۔؟ کھرنڈ صاحب کا ہر وقت تھانیداروں والا لب و لہجہ ہوتا ہے۔۔۔

ارسل یہ کیسی وقتی محبت تھی کہ آپ نے دوبار پلٹنا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔۔
ماضی کی سوچوں میں گم رختی اپنے ہی دھیان میں چلے جا رہی تھی کہ یکدم دائیں طرف سے -----

ارسل یہ کیسی وقتی محبت تھی کہ آپ نے دوبارہ پلٹنا بھی گوارہ نہیں

کیا۔۔۔

ماضی کی سوچوں میں گم رشتی اپنے ہی دھیان میں چلے جا رہی تھی کہ یکدم
دائیں طرف سے آتے موٹر سائیکل سوار نے کندھے پہ لٹکے دستی بیگ کو
اچکنا چاہا مگر رشتی جو اپنے خیالوں میں گم چل رہی تھی، موٹر سائیکل سوار
کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔ جسم پہ لپیٹی چادر نے بھی لڑھک کر گردن پر
گھیرہ تنگ کر دیا۔۔۔

اس کرب ناک منظر کو راہگیروں نے دیکھتے ساتھ ہی شور شرابہ شروع کر دیا،
دکان دار جو ابھی اپنی دکانیں کھول بھی نہیں پائے تھے، جو جس کے ہاتھ
میں آیا اٹھا لیا، اور ان موٹر سائیکل سوار لڑکوں پہ دھاوا بول دیا۔

سب سے پہلے ویل میں پھنسی رختی کی چادر کو کھینچ تان کر باہر نکالا اور اسے ایک طرف کھڑے رہنے کا بولا۔ رختی اس سارے حادثے میں شدید خوف و ہراس کا شکار تھی، سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ اچانک کیا ہو گیا ہے۔ حواسِ باختہ سی دھان پان سی لڑکی خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔

سرک پر کچے جانے کی وجہ سے جسم پر شدید خراشیں آئیں۔۔۔

آس پاس موجود راہگیروں نے موٹر سائیکل سوار لڑکوں کو خوب پھینٹی لگا کر چھٹی کا دودھ یاد کروا دیا۔۔۔

ایک کونے میں دہکی رختی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے؟ خاموشی سے نکل جائے یا پھر بھیڑ کم ہونے کا انتظار کرے۔۔۔

چند لمحے اسی شش و پنج میں گزر گئے۔ اوپر سے سکول وقت پر پہنچنے کی فکر ستائے جا رہی تھی۔

چند ثانیوں بعد بہت قریب سے آواز آئی بیٹی تم ٹھیک تو ہو؟؟؟
بجججی میں ٹھیک ہوں! رختی نے سہمے لہجے میں جواب دیا۔

بزرگ ہستی نے ہاتھ میں تھامالسی کا گلاس رختی کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا، گھبراؤ نہیں بیٹی! میری سامنے ہی لسی دہی کی دکان ہے یہ سارا منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اب یہ چور اچکے ماندہ زندگی میں کسی سے کچھ چرانے کی کوشش نہیں کریں گے۔!

خوب مار کھا چکے ہیں اور اب پولیس بھی آنے والی ہے۔۔۔
پولیس کا نام سنتے ہی رختی پہ لرزا طاری ہو گیا۔۔

گھبراؤ نہیں بیٹی! وہ تم سے صرف حادثے کے بارے میں دریافت کریں گے
کیونکہ یہ سب آئے روز کا معمول بنتا جا رہا ہے، آج تمہاری بدولت یہ لوگوں
کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔۔ عادی مجرم ہیں۔!

رختی نے خشک ہوتے ہونٹوں کو تر کیا اور چادر میں ڈھکے چہرے پر سے چادر
سرکا کر چند گھونٹ لسی اپنے اندر اتاری۔۔۔۔۔

بابا جی پولیس والے مجھے تو کچھ نہیں پوچھیں گے نا؟ رختی نے ہمت جمع
کرتے ہوئے پوچھ ڈالا۔۔

اُدھر کرسی پر آرام سے بیٹھ کر لسی پیو۔! بس وہ چند ایک بنیادی باتیں
پوچھیں گے جو کہ انکی تشویش کے بنیادی مراحل ہیں۔۔

بابا جی مجھے تمہانے ساتھ تو نہیں لے کر چلے جائیں گے نا؟؟؟

ارے نہیں بیٹی گھبراؤ نہیں! تم کوئی مجرم تھوڑی ہو۔!

بھیڑ چھٹنے لگی ، سبھی لوگ جو اپنی روزی روٹی کمانے کے لیے گھر سے نکلے

ہوئے تھے سب نے اپنی اپنی راہ لینا شروع کر دی۔

پولیس کا سائرن تو گویا رختی کے لیے موت کا سندیسہ تھا۔

ہاتھوں میں شدید لرزہ طاری تھا۔۔۔

پولیس دائیں بائیں دکانداروں سے جائے وقوعہ کی تحقیق کرتے ہوئے رختی

کے پاس آن پہنچی ۔ باباجی تو یہ محترمہ ہیں جن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا

ہے ؟

جی صاحب ۔!!

تو محترمہ آپ مجھے مختصر انداز میں حادثے کے بارے میں بتا سکتی ہیں کہ یہ

لوگ آپکا پیچھا کر رہے تھے یا یہ سب اسی شاہراہ پر اچانک سے ہوا ہے۔

تھانیدار سیف نے چہرے پر سب سے شمس چشمے کو اتارا تو رختی کو اپنی دھڑکن

رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ پھر نظر اس کے سینے پر سجدے نام پر جا کر ٹھہر گئی۔۔۔

یا اللہ۔!!! یہ شخص تو ارسل کا یونیورسٹی کا دوست ہے جو کہ اکثر ہمارے یہاں آیا کرتا تھا۔۔۔

رختی اپنی سوچوں میں غلطیاں تھی کہ گویا کچھ سنائی نہیں دے رہا ہے۔۔۔
محترمہ مجھے اپنا مکمل نام پتا بتائیں۔۔۔

تھانیدار سیف نے دوبارہ سے پکارا۔ محترمہ آپ چند بنیادی باتیں بتانا پسند فرمائیں گی کیونکہ کل ہی اسی شاہراہ پر بہت بڑی ڈکیتی ہوئی ہے لہذا ہمیں ثبوت درکار ہیں۔۔۔

رختی نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے ڈھکے چہرے کو تھوڑا اوپر کیا اور دھیمے لہجے میں تمام تفصیلات گوش گزار کر دیں جسکو پاس کھڑا سپاہی برق رفتاری سے سپردِ قلم کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

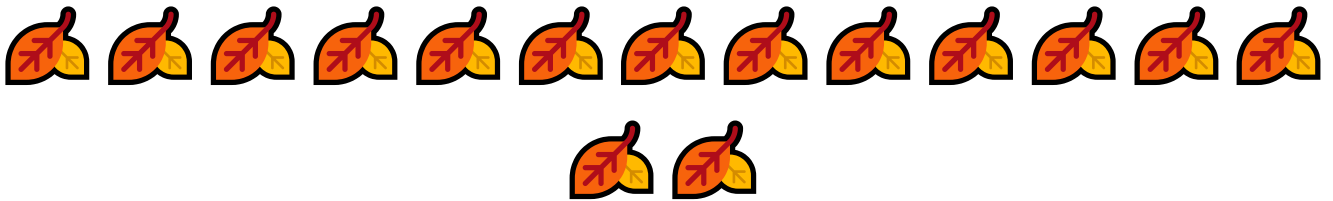
تفتیش مکمل ہوتے ہی تھانیدار سیف نے رختی کا شکریہ ادا کیا اور بولا چونکہ آپ موٹر سائیکل سواروں کے ساتھ کچھتی چلی گئی ہیں لہذا اندرونی بیرونی چوٹوں کا امکان بہت زیادہ ہے جو کہ آپ کو ابھی محسوس نہیں ہو رہا ہے کہ چوٹیں زیادہ آئیں ہیں یا نہیں۔۔۔ سیف نے اپنی کاروائی مکمل کی اور کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

دکاندار بابا جی اپنے گاہکوں کے ساتھ مصروفِ عمل دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

میرا خیال ہے سلیم انکو "احساس" والوں کے سپرد کرتے ہیں۔

جی سر جیسے آپکو بہتر لگے ---

رختی ایک ہی نقطے پر سوچے جا رہی تھی کہ ارسل کے بارے میں تمہانیدار
سیف سے معلومات حاصل کرے مگر پھر شرم آڑے آ جاتی کہ یہ شخص کیا
سوچے گا کہ مجھے اپنے شوہر کے بارے میں علم نہیں ہے۔ شش و پنج
میں مبتلا رختی زنانہ پولیس کے ہمراہ "احساس" والوں کے پاس طبی معائنے
کے لیے بھیج دی گئی۔---



چہرہ اوپر اٹھاؤ شہوار مشتاق! تمہارے باپ کو تمہاری تازہ ترین ویڈیو ارسال
کرنی ہے تاکہ وہ درندہ جو حرکتیں دوسروں کی بہن بیٹیوں کے ساتھ کتنے
سالوں سے کرتا آ رہا ہے آج خود اسی کرب سے گزرے۔---

شرجیل نے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے نڈھال شہوار کو مزید

ہراساں کیا۔۔۔

نجانے رات کا کتنا پہر گزر چکا ہے!۔۔۔

آج اسے پتا چلے کہ ایک عورت کا رات کسی نامحرم مرد کے ساتھ گزارنا کتنا

اذیت ناک ہوتا ہے۔۔

شرجیل نے اپنے چہرے پہ ماسک چڑھایا اور شہوار پر جھپٹ پڑا۔۔۔

سٹینڈ پہ پڑا کیمرا ایک ایک لمحے کو اپنے اندر محفوظ کرتا جا رہا تھا۔۔

مجھے چھوڑ دو! اللہ کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو۔!!

ابو مجھے بچا لیں! یہ درندہ مجھے مار دے گا۔!

شہوار اپنی قوت سے بڑھ کر چیخ چلا رہی تھی۔۔۔ جبکہ اسکے بال اور زخمی چہرہ

شرجیل کے مضبوط مردانہ ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔

ورزشی جسامت کا حامل شرجیل شہوار کے بالکل قریب کھڑا اس سے سرگوشی میں پوچھ رہا تھا۔ شہوار مشتاق کیسے لگ رہا ہے کسی نامحرم مرد کے ہمراہ

اس تنہا کمرے میں؟!!

ننہنیں۔!

اللہ کا واسطہ ہے مجھے جانے دو۔! شہوار کی دہائیاں اپنے عروج پر تھیں۔
اب جا کر کیا کرو گی؟ تمہاری اور تمہارے باپ کی عزت تو مٹی میں مل چکی
ہے اور میں سالوں سے یہی چاہ رہا تھا کہ کسی طرح میں اس شخص کو اس
کرب سے گزاروں۔۔۔ تمہارے اس درندے باپ کے اثر و رسوخ کی بنا پر
اسکے کالے کرتوت ڈھکے ہوئے تھے مگر اللہ کی لاٹھی بڑی بے آواز ہے جب
پڑتی ہے تو سب کچھ پاش پاش کر دیتی ہے۔

تمہیں پتا ہے اس ہفتے اس نے ایک اور لاچار لڑکی کو اپنی حوس کا نشانہ بنانے کی کوشش کی ہے مگر اس لڑکی کی قسمت بہت اچھی تھی کہ مجھے اللہ نے اس کی حفاظت پر معمور کر دیا۔۔۔ مجھے ایسے لگا جیسے میں اپنی بہن کو بچا رہا ہوں۔۔۔

شرجیل کے ہونٹ شہوار کے کانوں کی لوووں کو چھونے لگے تھے کہ وہ پیچھے ہٹ کر دوبارہ دھاڑا۔۔۔

میں نے تمہارے اس درندہ صفت باپ کو بہت سالوں برداشت کیا ہے۔
شہوار کے بال دوبارہ سے شرجیل کی مٹھی میں تھے۔۔۔
تم جھوٹے ، لالچی اور بے ایمان انسان ہو جو صرف پیسے کی خاطر یہ سب کھیل کھیل رہے ہو۔ شہوار بلبلا اٹھی۔۔۔

شرجیل کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

ابھی تک تم اسے کھیل سمجھ رہی ہو میری ایک رات کی نادان سی بلبل !

دوبارہ قہقہہ بلند ہوا۔

میں تو اسے حقیقت کا روپ دینے والے تھا۔۔

شہوار کے سارے جسم میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ چہرہ سفید لٹھے

کی مانند ہو گیا۔۔۔

دھمکیوں کے بجائے منتوں پر اتر آئی۔

تم مجھے جان سے مار دو مگر میری عزت پر حرف نہ آئے۔!

کونسی عزت؟؟؟۔ شرجیل شہوار کے بالوں کو آزاد کرتے ہوئے چلایا۔

تم میرے ساتھ تقریباً آدھی رات گزار چکی ہو۔! گھر سے غائب لڑکی کی ایک

رات باہر گزارنے کا مطلب سمجھتی ہو۔؟

Novelnagri

شہوار نے خوف زدہ چہرے کے ساتھ گردن نفی میں ہلائی۔

تو پھر میں تمہیں بتاتا ہوں !

ننٹننٹیں اللہ کا واسطہ ہے۔ صرف ایک اس اللہ کی خاطر مجھے میری نظروں

میں مت گراؤ۔

چھن سے اپنی بہن کی دہائیاں دیتی ویڈیو دماغ کی تختی پر چلنے لگی۔۔۔ شرجیل

کی آنکھیں تو گویا لہو ٹپکانے لگیں۔۔

اللہ کا واسطہ ہے شرجیل مجھے جانے دو۔!

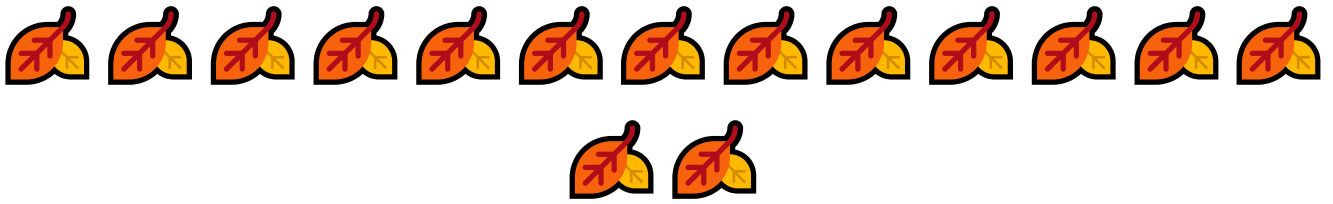
اگر میرے باپ نے غلطی کی ہے تو اسکی سزا مجھے نہ دو۔

شہوار دہائیاں دے رہی تھے جبکہ شرجیل اسکے رسی میں جکڑے ہاتھ آزاد

کمر نے لگا۔

شرجیل کے کسرتی وجود کی قربت شہوار کو ہراساں کیے جا رہی تھی۔ شہوار
کے ہاتھ آزاد تھے مگر شرجیل کی قہر برساتی آنکھیں لال انگارا ہو رہیں
تھیں۔۔۔

خوف زدہ شہوار نے دھیرے دھیرے کرسی سے اٹھنا شروع کیا، اٹھتے ساتھ
ہی لڑکھڑاتے ہوئے الٹے قدموں چلنے لگی، اس بات کا علم ہوتے ہوئے
بھی کہ عقب میں دیوار ہی ہے جو اسے کسی طور پر اس شخص سے بچا نہیں
پائے گی۔۔۔



حماد صاحب آپکی انتھک کوشش اور اللہ کی مدد سے آپ نشے کی عادت سے
کافی حد تک محفوظ ہو چکے ہیں، اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ نے کس
طرح کے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہے۔۔

بری صحبت انسان کو لے ڈوبتی ہے -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اچھے دوست اور برے دوست کی مثال کستوری اٹھانے والے اور بھیڑی

جھونکنے والے کی مانند ہے، کستوری اٹھانے والا یا تو آپ کو ہدیہ میں دے

دے گا یا آپ اس سے خرید لیں گے یا کم از کم اچھی خوشبو تو پائیں

گے، جبکہ بھیڑی جھونکنے والا آپ کے کپڑوں کو جلا دے گا یا کم از کم آپ

اس سے بدبو پائیں گے۔“

نبی کریم ﷺ نے اس مثال کے ذریعہ معقول کو محسوس کے قریب کر دیا

ہے۔ جس سے صحبت کے اثرات کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ کہ جس طرح

کستوری والے کے پاس بیٹھنے سے فائدہ ہی فائدہ ہے اسی طرح اچھی صحبت اختیار کرنے سے انسان خیر اور بھلائی میں رہتا ہے جبکہ بھیڑ جھونکنے والے کے پاس بیٹھنے سے نقصان ہی نقصان ہے اسی بری صحبت اختیار کرنے سے انسان خسارہ میں ہی رہتا ہے۔

نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے ان کے ساتھ بیٹھنے اور ان سے محبت کرنے کی فضیلت میں کتاب و سنت میں بہت ساری نصوص وارد ہیں۔ جیسا کہ ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لاتصاحب الا مؤمن ولا يأكل طعائم الا تقی)) [ابوداؤد، ترمذی]

"صرف مومن شخص کی صحبت اختیار کر، اور تیرا کھانا صرف مستقی شخص کھائے۔"

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((الرجل علی دین خلیہ فلینظر أحدکم من یخالل)) [ابوداؤد، ترمذی]

"آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس چاہیئے کہ تم میں سے ہر شخص اپنے دوست کو دیکھے۔"

حضرت ابو موسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
((المرء مع من أحب))

"آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرتا ہے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ جو شخص کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے اسے اس قوم کے ساتھ ملحق کیوں کر دیا جاتا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((المرء مع من أحب)) "آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرتا ہے۔"

جی ڈاکٹر صاحب میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب میرے گھر کے معاشی حالات نے مجھے ان ظالم لوگوں کے

ساتھ کام کرنے پر مجبور کیا تھا، مجھے تو علم ہی نہیں تھا کہ وہ سارا کنبہ

منشیات فروش ہے یا نوجوان نسل کو منشیات کا عادی بنا رہا ہے۔

مجھے تو انہوں نے صرف شمالی علاقہ جات سیر و تفریح کیلئے ڈرائیور کے طور پر

چند ماہ قبل رکھا تھا۔۔

بظاہر تو بہت شریف لوگ نظر آتے تھے، انکی عورتیں باپردہ ہوتیں تھیں۔

یہی تو اصل مرہ ہے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کا، وہ لوگ پردہ اور اسلام کو اپنے شیطانی افکار کی تقویت کے لئے استعمال کرتے ہیں، تاکہ پردے کی آڑ میں سادہ لوح لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک سکیں۔۔۔

درحقیقت اس پردے کے پیچھے چھپے بدکردار مرد ہوتے تھے جو منشیات کی ترسیل کا کام کرتے تھے۔۔

سننے میں آ رہا ہے کہ اس مافیا پر ہاتھ ڈالا جا چکا ہے مگر نتائج کے بارے میں کچھ حتمی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مگر میں تمہیں سختی سے نصیحت کروں گا کہ اپنا اتا پتا، اپنی شناخت ان لوگوں سے مکمل طور پر چھپا لو ورنہ انکے ہاتھوں لگے تو وہ تمہیں جان سے مار دیں گے یا پھر تمہارے اہل خانہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ تمام ثبوتوں کو مٹا سکیں۔۔۔

ڈاکٹر صاحب میرے مالی حالات ایسے نہیں ہیں کہ میں اپنی ماں بہن کو لے کر روپوش ہو سکوں۔

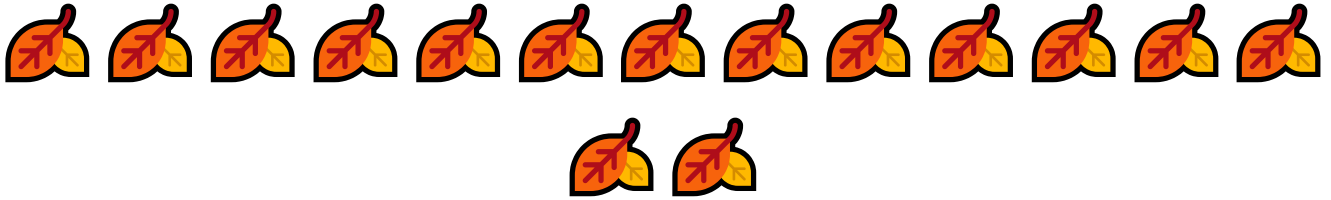
تم اس بات کی فکر نہ کرو، ہمارے اس سرکاری ہسپتال کے ساتھ حال ہی میں ایک فلاحی تنظیم نے کام کرنا شروع کیا ہے جو اس طرح کے نوجوانوں کی مدد کے لیے دن رات کوشاں رہتی ہے۔

وہ تمہارے کام کاج سے لے کر تمہاری وقتی رہائش کا بھی بندوبست کریں گے۔۔۔

سوچوں میں ڈوبے حماد کو اپنی جواں سال بہن اور بوڑھی ماں کی فکر ستائے جا رہی تھی۔۔۔۔

سر فی الحال کیا میں اپنے گھر جا سکتا ہوں؟؟ تاکہ اپنی بوڑھی ماں اور بہن کو متنبہ کر سکوں۔

انہیں فون پر ادھر بلا لیں۔ سرفون تو ان لوگوں کا ہی تھا جو نجانے کب
میری جیب سے غائب کروا لیا گیا تھا۔۔۔



جی تو میرے جوانو!

ہمارا نصب العین ہماری آخری سانس تک جاری و ساری رہنا چاہئے۔ ہماری
جان جاتی ہے تو جائے مگر مجھ پر زندہ نہ بچ پائے!
ارسل نے جملہ مکمل کیا۔

فاریز جو بڑے جذب کے ساتھ اپنی تقریر کی تیاری آئینے کے سامنے کھڑا ہو
کر دہرا رہا تھا جسے ارسل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی آڑھے ہاتھوں
لیا۔۔

بھائی جان پڑوسی کو تنگ کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے لہذا آئندہ آپ بنفس
نفیس اس بات کو مد نظر رکھئے گا۔!

اچھاااا۔!

نہے جوان تو کب شیخوں کی سیوا کے لیے جا رہا ہے۔؟؟؟

ارسل نے جان بوجھ کر فاریز کو چھیڑا۔

بھائی جان میں تب تک نہیں جاؤں گا جب تک میری جائز اولاد آپ کو تایا
جان کہہ کر نہیں پکارے گی۔

کیا مطلب جائز؟؟؟

کیا تمہاری کوئی ناجائز اولاد بھی ہے؟؟؟

استغفر اللہ العظیم۔! استغفر اللہ العظیم۔! استغفر اللہ العظیم۔!

بھائی جان کچھ تو اللہ کا خوف کھائیں ! کیوں غضب الہی کو دعوت دے

رہے ہیں۔؟

اللہ کی پکڑ سے ڈریں !

فوراً سے پہلے توبہ کریں ورنہ !

ورنہ ???

ورنہ میں ابا جان کو فون کر کے آپکی تازہ ترین سرگرمی کے بارے میں آگاہ

کر دوں گا۔۔۔

تیری تو۔!! ارسل فاریز کے اوپر جھپٹا۔

فاریز پھرتی دکھاتے ہوئے کمرے سے بھاگ گیا مگر ساتھ اونچی آواز میں

دادی کو پکارنے لگا۔۔۔

اس سے پہلے ارسل کمرے سے باہر نکلتا، فون کی سکمرین پر سیف کا نمبر جھلملانے لگا۔

سلام دعا کے بعد تھانیدار سیف اصل بات کی طرف بناتا خیر کیے آگیا۔۔
یار ارسل تیرے گھر میں سب خیر خیریت ہے؟ ہاں یار سب خیریت ہے مگر
تو کیوں پوچھ رہا ہے؟

اس فاریز جاسوس نے تو نہیں کوئی نیا کارنامہ سرانجام دے دیا۔؟؟
نہیں یار آج ایک عجیب بات واقع ہوئی ہے، اب پتا نہیں ہو سکتا ہے میرا
وہم ہو مگر یار تو برا بالکل بھی نہیں مانی۔۔

اوہ یار سیف جو بولنا ہے بول کیوں پھیلیاں بھجوا رہا ہے؟؟

ارسل آج -----

NovelInagri

اوہ یار سیف جو بولنا ہے بول کیوں پھیلیاں بھجوا رہا ہے؟؟
ارسل دراصل آج میں چوری کی واردات میں اپنے گشت پر تھا کہ ایک بہت
عجیب واقعہ پیش آیا ہے۔

سیف تیرے ساتھ تو عجیب واقعات کا سلسلہ سکول کالج کے زمانے سے
چل رہا ہے۔۔

کوئی نئی بات بتا۔!

یار میری بات کا برا نہ منائیں مگر مجھے یہ بتا بھابھی تمہارے ساتھ ہی رہائش

پذیر ہیں؟؟؟

کیا مطلب؟؟

یار آج کسی لڑکی کو موٹر سائیکل سواروں نے لوٹنے کی ناکام کوشش کی
ہے، جس سے وہ زخمی بھی ہوئی ہے شاید، مگر مجھے اصل جھٹکا تو اس وقت

لگا جب میں نے اس کا نام سنا۔ یار ارسل تیرے مرحوم تایا کا نام انعام تھا

نا؟؟؟

اور بھابھی کا نام رخشنہ ہے نا؟؟

ارسل جو خاموشی سے سیف کی بات سن رہا تھا رختی کا نام سنتے ہی جھٹکا

کھا کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

سیف کیا بولا ہے؟ ذرا دوبارہ سے بول۔

یار ارسل تجھے یاد ہے یونیورسٹی میں ہم سب تجھے بھابھی کے نام سے

چھیڑتے تھے کے ایسے لگتا ہے کہ رخشنہ تیری تائی چاچی کا نام ہے۔ بس

اس وقت سے یہ نام میرے ذہن میں محفوظ ہے مگر آج یہ نام اور ولدیت

سن کر شک کی گنجائش باقی نہیں رہی۔۔

یار ارسل تو ادھر ہی ہے یا سو گیا ہے؟؟؟

بول کیوں نہیں رہا ہے؟؟

تو پھر بتا کیا ماجرا ہے کہ بھابھی ایسے حالات میں اس شاہراہ پر اکیلی کیا کر

رہی تھی؟؟؟

یہ لمبی کہانی ہے یار۔ ارسل نے لمبی سانس خارج کی۔

کیا مطلب؟ خدا نخواستہ کہیں تم دونوں کے درمیان علیحدگی تو نہیں ہو گئی؟

میرے منہ میں خاک جائے۔ سیف نے بھاری دل کے ساتھ بولا۔

نہیں یار علیحدگی تو نہیں ہوئی۔

تو پھر کیا بات ہے یار؟

میں سمجھ گیا ہوں بھابھی تیری آوارہ گردیوں سے تنگ ہو گی۔۔۔

تو کمینہ جدھر بھی لڑکی دیکھتا ہے اپنا دل ہار بیٹھتا ہے، مجھے تو یہ سب تمہاری

ہی کارستانی لگتی ہے۔ تو نہایت ہی گھٹیا اور دل پھینک انسان ہے۔ اور

میں دل کی گہرائیوں سے خوش ہوں کہ تیرا چھوٹا بھائی فاریز تیری ہر رگ سے واقف ہے اسی لئے وہ تیرے اوپر کڑی نظر رکھتا ہے۔۔۔ سیف نے ایک سانس میں ارسل کی خوب دھلائی کی۔۔۔

وہ تو بہت بڑا جاسوس ہے۔ تو اسے بھی اپنے ادارے میں شامل کر لے تاکہ میں تو سکھ کا سانس لے سکوں۔

پتر تجھے تو سکھ کا سانس اس وقت تک لینے نہیں دیں گے جب تک تو شریف نہیں بن جاتا ہے۔

ارسل کھوئے ہوئے لہجے میں پھیکا ہنسا۔۔۔

Novelnagri

تو کتنا خود غرض انسان ہے ابھی تک تو نے میرے سے مزید معلومات نہیں
پوچھیں۔

یار بات سیدھی سی ہے کہ وہ سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے مجھے چھوڑ کر
گئی تھی۔۔

میں نے اس کے بتائے ہوئے پتے پر سینکڑوں چکر لگائے مگر سب بے
سود۔

تو یار ایسے کیسے تو نے اپنی شریک حیات کو ظالم دنیا کے حوالے کر دیا
ہے۔۔ کیا اس کے پاس کوئی فون نمبر یا پھر کوئی اور رابطہ تو ہو گا نا؟؟؟

ارسل میں نے شکل تو نہیں دیکھی مگر بھابھی کا ظاہری حلیہ تو قابلِ رحم ہی
لگ رہا تھا۔۔۔۔

تیرے پاس اسکا کوئی اتا پتا ہے؟؟؟ کچھ دیر خاموشی کے بعد ارسل نے

پوچھا۔۔۔

یار بیوی تیری ہے اور اتا پتا میں دوں ؟

یار سیف انسان بن کے مجھے بتا کہ اس نے اپنا کوئی اتا پتا بتایا تھا۔

صرف نام اور جس سکول میں کام کرتی ہے اس کا نام بتایا تھا کہ وہ اپنے

سکول پہنچنے کے لیے بھاگ دوڑ کر رہی تھی تو وہ حادثہ ہو گیا۔۔۔

خیر تجھے اگر دلچسپی نہیں ہے تو میں فون بند کر دیتا ہوں۔۔۔

ارے نہیں یار۔! بس مجھے اس کم عقل پر شدید غصہ ہے کہ صرف چند

ٹکوں کی خاطر اس نے اپنی محفوظ پناہ گاہ چھوڑ دی۔۔۔

ارسل تو کتنا کھٹور انسان ہے ، تیری عزت باہر شاہراہوں پر رل رہی ہے اور
تو پرانی کدورتیں پال رہا ہے۔ تو واقعی چھترول کے قابل ہے۔ کمینہ
انسان۔!

ارسل اپنے گریبان میں بھی کبھی جھانک لیا کر۔!
فاریز جو ہے میرے گریبان میں جھانکنے کے لیے ، میرے ساتھ دیورانی
جیٹھانی والا رویہ روا رکھتا ہے۔۔۔
ارسل تو اسی قابل ہے ، لڑکی دیکھی نہیں اور تو ادھر ہی ڈھیر ہو جاتا ہے۔
خیر مجھے کیا ، جب تجھے پرواہ نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔
نہیں یار پرواہ تو ہے ۔

جیسے تیرا لب و لہجہ ہے اس سے تو نہیں لگتا ہے کہ تیرے کان پہ کوئی
جوں بھی رینگتی ہے۔۔

چھوڑا ر جوں کو، روزانہ مچھر مکھیاں جو رینگتے ہیں۔۔

دیکھ ارسل میں ایک مخلص دوست کی حیثیت سے مشورہ دے رہا ہوں اپنی
عزت کو شاہراہوں پر نہ کھجبل خوار نہ کر۔! ہمارے ارد گرد مرد اکیلی عورت
پر بھیڑیوں کی طرح جھپٹتے ہیں۔۔۔

ایک ہی شہر میں مقیم ہوتے ہوئے بھی تو کتنا بے خبر ہے یار۔!
اچھا یہ بتا اگر تو نے بھا بھی کی خبر گیری نہیں کی تو کیا بھابی نے خود سے
لوٹنے کی کوشش بھی نہ کی؟

یار یہ بھی ایک المیہ ہی سمجھ، جس گھر میں تم لوگ آتے جاتے تھے وہ گھر
ہم نے بیچ ڈالا اور نئے تعمیر شدہ گھر میں منتقل ہو گئے۔

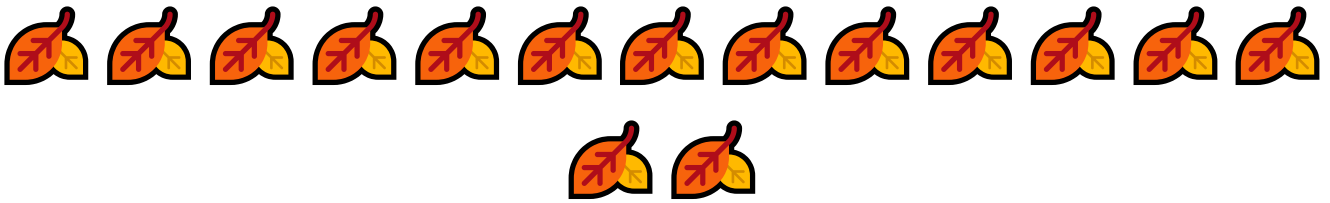
Novelnagri

ہو سکتا ہے وہ لوٹی ہو مگر سالوں پر محیط دوری نے منظر دھندلا دیا ہے یقیناً

ارسل نے سرد آہ بھری۔

چل اب مرضی تیری ہے ، تو نے مجھ بھی کو اپنانا ہے یا پھر باہر شاہراہوں پر

جوتیاں چٹھانے کے لیے چھوڑے رکھنا ہے ---



"جن کے آنگن میں غریبی کا شجر ہو محسن

انکی ہر بات ----- زمانے کو بری لگتی ہے"

رختی مرہم پٹی کروا کر لڑکھڑاتے ہوئے ہسپتال کے باہر رکشہ کے انتظار میں

کھڑی ہو گئی ---

NovelInagri

جوں جوں وقت گزر رہا تھا درد کی ٹھیسیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ یا پھر درد کش
دوا کا اثر ختم ہوتا جا رہا تھا۔۔

اپنی بے بسی اور لاچاگی کی کاری ضربیں دن رات اسکی روح کو چھلنی کرتیں
- سب سے زیادہ غم تو اپنے نام نہاد شوہر پر ہوتا کہ اس شخص کو ذرا بھی
احساس نہیں ہے کہ میں کس حال میں ہوں گی۔۔۔

ایک دفعہ تو پکار لیتے ارسل ، میں سر کے بل چل کر آتی۔۔۔
ارسل کے ساتھ بیٹے چند خوبصورت لمحات رختی کو چین نہ لینے دیتے تھے۔
ارسل آپ کی آنکھوں میں میرے لئے کتنی محبت تھی۔۔۔

"کیا اچھا لگنے کے لئے بلیہ سے حلف نامہ لینا پڑے گا"۔؟

نکاح کے تین بولوں میں اتنا تو دم ہے نا کہ وہ خشک مزاج کو رنگین بنا دیں۔"؟ ارسل کی جذبے لٹاتی آنکھیں رختی کو گھبراہٹ میں مبتلا کیے جا رہی تھیں۔

بات کرنے کا سلیقہ نہیں ہے یا پھر مجھے دیکھ کر تلوں کے مرندے جیسی شکل بن جاتی ہے تمھاری۔؟ ارسل نے تپ کر دل کی بھڑاس نکالی جو رختی کے لرزتے ہاتھوں کو عرق آلود کر گئی۔۔۔

نننننننن۔! "ایسی بات تو نہیں ہے۔" رختی نے گلے میں پھنسی آواز کو مشکل سے باہر نکالا مگر ارسل کی پر تیش نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے فوراً پلکوں کی چادر گرا لی۔۔۔۔

"لگتا ہے تمہیں بات چیت سے زیادہ آنکھ مچولی کھیلنا پسند ہے۔"؟
ہے نا۔۔۔؟؟ ارسل نے زچ ہو کر دل کے پھپھولے نکالے۔۔۔

"ارے نہیں بالکل بھی ایسی بات نہیں ہے جی۔"۔!

"تو پھر کیسی بات ہے جی"۔؟ وضاحت فرمادیں۔۔ ارسل نے زچ ہو کر

دانت پیسے۔۔۔

"کیا میں ادھر چنے بھوننے کے لئے آیا ہوں"۔۔؟!!

ہائے اللہ۔!! چنے بھونیں آپ کے دشمن۔۔!! رختی نے تڑپ کر بولا اور

بالوں میں الجھا جھومر سیدھا کرنے لگی۔۔۔

"جی بالکل جب ہمسفر ایسا بونگا ملے تو پھر یہ ذمہ داری خود ہی سر لینی پڑے

گی"۔۔۔! ارسل نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

"ہا ہائے آپ کیسے باتیں کر رہے ہیں؟" -؟ رختی نے اپنی آنکھوں کو پھیلا کر
بستر پر نیم دراز ارسل کو دیکھا جو شدید کوفت میں مبتلا نظر آ رہا تھا۔۔۔
کچھ وقفے بعد ارسل سے رہا نہیں گیا تو گلا کھنکار کر گویا ہوا۔
ویسے ایک خطا تو میرے سے سر زد ہو چکی ہے ، موقعے کی مناسبت اور
موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کمرے میں سلائی مشین کا ہونا لازمی تھا۔
ارسل نہایت سنجیدہ متفکر لہجے میں گویا ہوا اور غمگین شکل بنا کر نفی میں
سر ہلانے لگا۔

"جی۔" -؟ رختی حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھے جا رہی تھی۔

بھئی اگر آج سلائی مشین پاس ہوتی تو دونوں مل کر گھر کے پردے سی لیتے
یا پھر کافوں کے کور تیار کر لیتے ---

"واقعی ارسل"۔۔؟ رختی بے یقینی سے یک ٹک دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

رختی تم اپنے ننھے دماغ پر بوجھ نہ ڈالو۔!! مجھے خود ہی کچھ مفید کتابیں
ساتھ لانی چاہیئے تھیں۔

"کیا مطلب"۔۔؟

"بھئی بات سیدھی سی ہے اگر کوئی ہاضمہ درست کرنے والی کتاب پاس
ہوتی تو دونوں جڑی بوٹیاں کوٹ کر ہاضمے والی پھکی تیار کر لیتے یا پھر خمیرہ
گاؤ زبان بنا لیتے"۔!

NovelInagri

ارسل یہ خمیرہ گاؤ زبان کونسی بلا کا نام ہے۔؟؟ میں نے تو نام بھی پہلی دفعہ سنا ہے۔۔

یہ وہی مرکب ہے جو دادی جان اپنے دل و دماغ کو تقویت پہنچانے کے لیے حکیم صاحب کی دکان سے منگوا کر لیتی تھیں۔

تمہیں یاد نہیں ہے میں اور فاریز چھپ چھپ کر دادی کا خمیرہ گاؤ زبان کھا جایا کرتے تھے۔۔۔ اور ایک مرتبہ تم اس الزام کی زد میں تھی کہ تم دادی کا خمیرہ گاؤ زبان کھا کر موٹی ہوتی جا رہی ہو۔۔۔

ارسل۔!!!

جی جان ارسل۔!!! ارسل نے پورے جذب کے ساتھ سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے معنی خیز نظروں سے رختی کو شرمانے پر مجبور کر دیا۔۔۔

ویسے تم اتنا شرما کیوں رہی ہو۔؟؟ ہم تو ایک ہی گھر میں پلے بڑے ہیں

صرف ایک ہی دیوار کا فاصلہ طے کر کے ہی آئی ہو۔۔۔

جی۔! رختی نے دھیمے لہجے میں ارسل کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

یہ اپنی زبان کسی اور کو ادھار تو نہیں دے آئی ہو۔؟؟

نننننننن بالکل بھی ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے بس آپ سے شرم آرہی

ہے۔ رختی اپنے آپ میں سمٹنے لگی۔ اس سے پہلے ارسل کچھ بولتا دروازے

پر کھٹکا بڑھنے لگا۔۔

اس وقت بھی ان ظالم سماجوں کو میری فراغت کھول رہی ہے،، یہ یقیناً

فاریز جاسوس ہو گا، صرف مجھے زچ کرنے کی غرض سے رات کے اس پہر

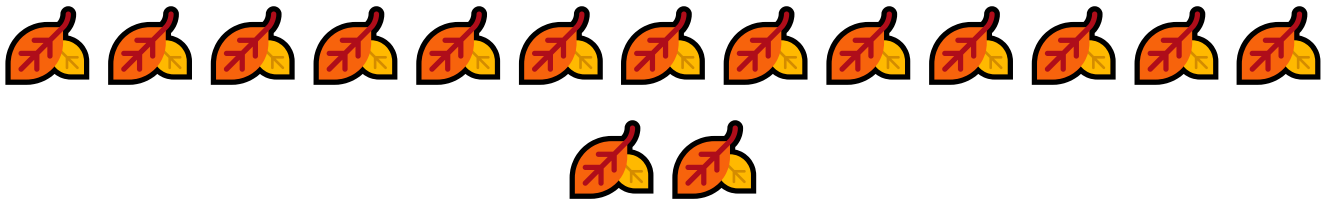
دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔۔۔

ارسل نے چار و ناچار دروازہ کھولا تو آنے والی نئی صورتحال پریشان کن
تھی۔۔۔

ماضی کی یادیں رختی کو دن رات اپنے حصار میں جکڑے رکھتیں۔ ارسل
کیوں بھول نہیں جاتے ہو مجھے؟؟

جیسے میں ہر وقت آپ کو ہی سوچتی ہوں کیا آپ بھی میرے بارے میں
ایسے ہی جذبات رکھتے ہیں؟!

آئے روز رختی اپنے ضمیر کی عدالت میں اپنے آپ کو پیش کرتی۔۔۔۔



شرجیل اللہ کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو۔! شہوار تڑپ کر شرجیل کے پاؤں
میں بیٹھ گئی۔۔ شرجیل شدید غصے میں پاگل ہو رہا تھا، فوراً شہوار کو اپنے
شکجے میں جکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھائے مگر
رو رو کر نڈھال شہوار اپنے حواس کھو بیٹھی۔۔۔

شرجیل کے پاؤں پکڑتے ساتھ ہی زمین بوس ہو گئی۔۔۔
شرجیل کے غصے کا گراف قدرے کم پڑ گیا تو زمین پر بیہوش پڑی شہوار کے
چہرے کو تھپتھپانا شروع کیا مگر منفی نتائج برآمد ہوئے۔
نازک اندام شہوار کے خوبصورت تیکھے نقوش شرجیل کو کچھ دیر کے لئے
گستاخی کرنے پر مجبور کرنے لگے۔۔۔۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

""اللہ کا واسطہ دے کر اگر کوئی شخص تم سے پناہ مانگے تو اسے دے دیا
کرو اور اگر کوئی شخص اللہ کے نام پر تم سے سوال کرے تو اسے دے دیا
کرو""۔ (ابو داؤد: 1672)

""اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ،
تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے"" (سورة البقرہ: 168-169)

"ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا"۔ (سورۃ النور: 21)

"ہم اپنی آیات اسی طرح تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور اس لیے کرتے ہیں کہ لوگ (راہ راست) کی طرف لوٹ آئیں"۔ (سورۃ الاعراف: 174)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ گناہ کو گناہ سے نہیں مٹاتا، وہ تو گناہ کو اچھائی اور نیکی سے مٹاتا ہے ، گندگی سے گندگی دور نہیں ہوتی۔" (مسند احمد: 3672)

شہوار جو اس وقت ہوش و خرد کی دنیا سے بہت دور تھی۔ آسانی سے شرجیل کے لئے لقمہ تر ثابت ہو سکتی تھی مگر شرجیل کا ضمیر اسے حد پار کرنے سے بار بار روک رہا تھا، مضبوط اعصاب اور کسرتی وجود والا شرجیل شدید قسم کی کوفت میں مبتلا ہو چکا تھا۔۔۔

ٹھنڈے پانی کے چھینٹوں سے لے کر چہرہ تھپتھپانے تک کا مرحلہ ناکام ثابت ہو رہا تھا۔۔۔

کیسے میں اس لڑکی کو ہوش میں لے کر آؤں؟؟ گزشتہ آدھے گھنٹے سے بیہوش پڑی شہوار شرجیل کے لئے کسی آزمائش سے کم نہ تھی۔۔۔

معصوم چہرے پر آنسوؤں کے نشانات خشک ہو چکے تھے ، ریشمی لمبے بالوں
کی چوٹی اس آفت ناگہانی پر شکوہ کناں تھی ، آوارہ لٹیں پنکھے کی زد میں آ کر
بکھرتیں سمٹتیں۔۔۔

سنگ مرمر کے فرش پر پڑی اس خوبصورت دوشیزہ کا حسن شرجیل کے لئے
بہت بڑی آزمائش بن چکا تھا۔

تمام حر بے آزمانے کے بعد اس نازک اندام حسینہ کو اپنی باہوں میں بھرا اور
بستر پر لٹا کر ہتھیلیوں کو مسلنا شروع کر دیا۔

شہوار کا منہ زبردستی کھول کر پانی منہ میں ڈالنا چاہا مگر مضبوطی سے بند
جبروں نے پانی اندر جانے کے تمام راستے مسدود کر دیئے۔۔

باہر دور سے فجر کی اذان کی گونج سنائی دی ---

ساری رات اسی کشمکش میں گزر گئی ---

شرجیل کو اپنی بدنیتی پر بار بار غصہ آ رہا تھا۔

ضمیر کے کچوکے شدت اختیار کرنے لگے۔ شرجیل تم میں اور مشتاق احمد

میں کیا فرق ہے؟ جو اس نے تمہاری بہن کے ساتھ کیا ہے وہی تم اس

بے گناہ لڑکی کے ساتھ کرنے جا رہے تھے۔

تمہاری دشمنی تو اس کے باپ کے ساتھ تھی۔

نننننننن اس کے باپ سے بدلہ لینے کا سب سے بہترین حل یہی لڑکی

تھی۔۔۔ شیطانی وار نے شرجیل کے حواسوں پر دوبارہ سوار ہونا چاہا۔

ہر حربہ آزمانے کے باوجود بھی شہوار ہوش سے بیگانہ تھی۔۔۔۔

آخر تنگ آکر شرجیل نے زمین پر بیٹھ کر۔۔۔۔۔

آخر تنگ آکر شرجیل نے زمین پر بیٹھ کر شہوار کے پاؤں کو ہلانا شروع کر

دیا، دائیں بائیں مروڑنے کے باوجود بھی خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہو سکے۔

دنیا و مافیا سے بے خبر شہوار کے نازک پاؤں شرجیل کے مردانہ سخت

ہاتھوں کی زد میں تھے۔۔۔

شہوار اگر ہوش میں ہوتی تو اتنی شدت پر شاید بلبلا اٹھتی۔

اس ساری تنگ و دو کے باوجود بھی شہوار کا جسم حرکت سے عاری نظر آ رہا

تھا۔۔۔

شرجیل سر پکڑ کر ایک کونے میں بیٹھ گیا۔۔۔

دل میں شدید پچھتاؤں نے ڈیرہ آن جمایا۔

تیار شدہ تازہ ترین ویڈیو مشتاق احمد کو ارسال کر کے فون کی سم نکال کر توڑ

دی اور ایک کونے میں سر گھٹنوں میں دے کر بیٹھ گیا۔۔

سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر کیا کرے۔؟

طرح طرح کی سوچیں گھیرے ہوئے تھیں، پھر جی میں آیا اسے اٹھا کر نل

کے نیچے بٹھا دے، نہیں اگر ایسے مزید نقصان پہنچا تو پھر میں کیا کروں

گا۔؟

اگر مر مرا گئی تو؟

چاروں اطراف گونجتی اذانیں شرجیل کو اس کے گناہ پر بے چینی میں مبتلا

کرنے لگیں۔۔

پانچ منٹ کے وقفے کے بعد کچھ سوچ کر وضو کیا اور سارے گھر کوتالے لگا کر نماز کے لیے نکل کھڑا ہوا۔

دس سے پندرہ منٹ کا راستہ شہوار کے ہوش میں آنے کی پریشانی میں کاٹا۔۔

مسجد کے معتدل ، پر سکون ماحول میں بھی کشادہ پیشانی پر پسینے کی بوندیں چمکنا شروع ہو گئیں۔ اندر کی بے کلی اور پچھتاؤں کی دلدل جڑ پکڑ چکی تھی۔ نماز سے فراغت کے بعد سجدہ ریز ہو کر اپنے گناہ پر آنکھیں بنا کسی روک رکاوٹ اشکبار تھیں۔

میرے مالک تو جانتا ہے مجھے ہزار جتن اور کوشش کے باوجود بھی اپنی پاکیزہ
صف بہن کے لئے کسی ادارے سے انصاف نہیں ملا تھا۔۔

میں نے یہ سب اس بھیڑیے کو سبق سکھانے کے لئے کیا تھا۔۔

میرے مالک میرا ایمان دگمگا گیا تھا تو غفور الرحیم ہے ، تو مجھے اپنی رحمت
سے ڈھانپ لے ، مجھے معاف فرما دے ، میں تیرے عدل و انصاف پر شاکر
ہوں ، بس ایک مرتبہ وہ لڑکی ہوش میں آ جائے ، میں اسے کوئی نقصان نہیں
پہنچاؤں گا۔

شرجیل کے طویل سجدوں سے لے کر اللہ وحدہ لا شریک کے سامنے پھیلے
ہاتھ اسکے خشوع و خضوع کا منہ بولتا ثبوت تھے کہ کس قدر تڑپ سے وہ
اپنے رب سے ہمکلام ہے ۔۔۔۔

اللہ ذوالجلال کے ساتھ رازو نیاز کے بعد کچھ اطمینان محسوس ہوا تو لمبے لمبے
ڈگ بھرتا گھر کی طرف لوٹ آیا۔۔۔

گھر پہنچتے ہی کمرے میں شہوار کو دیکھا جو ہنوز اسی حالت میں بستر پر پڑی
تھی۔۔ ہلکی ہلکی سانس لیتی وہ نازک حسینہ شرجیل کا امن و سکون برباد کر
چکی تھی۔۔۔

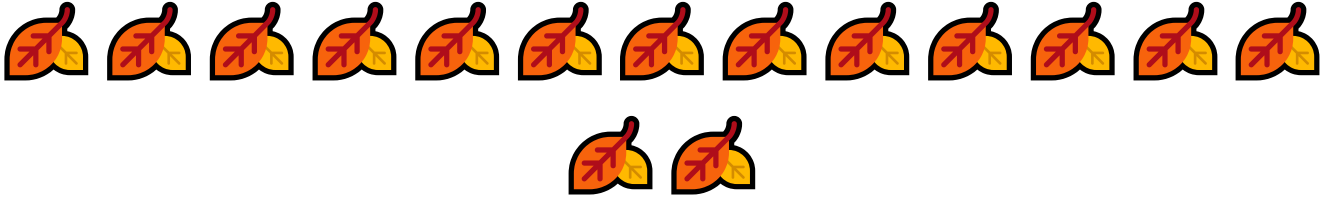
اگر اسے ہسپتال لے کر گیا تو پکڑا جاؤں گا اس لیے بہتر ہے کسی فلاحی
ادارے سے رابطہ کروں۔

میرے خیال میں "احساس" والوں میں سے کسی کو گھر بلوا لیتا ہوں۔۔
ایک تو وہ اس محلے سے قریب بھی ہیں اور دوسرا یہی بولوں گا کہ اس وقت
میرے پاس لانے لیجانے کی سہولت موجود نہیں ہے، مطلب پیسے نہیں
ہیں۔۔۔ شرجیل کا دماغ بہت تیزی سے کسی حتمی فیصلے پر عمل پیرا

ہونے کے لئے سوچنے لگا۔۔۔ } (قارئین کرام کی معلومات کے لئے بتاتی
چلوں کہ میں نے یہ فرضی نام "احساس" چنا ہے لیکن ہو سکتا ہے اس نام
کا کوئی اور فلاحی ادارہ پاکستان میں موجود ہو واللہ اعلم)۔۔۔

اگر اس کو ہوش آگیا اور یہ واویلا کرنے لگی تو پھر میں انکو کیا بتاؤں گا۔؟
شرجیل ہر طرف سے بری طرح پھنس چکا تھا۔
میرے خیال میں مجھے اپنی کوشش جاری رکھنی چاہئے۔
فریج سے ٹھنڈا پانی نکال کر شہوار کے چہرے پر چھینٹوں کا سلسلہ شروع کر
دیا۔

شرجیل کی مار سے پھٹا ہونٹ اور ساتھ میں کالج کے یونیفارم کی سفید قمیض
پر لگا خون کا دھبہ شرجیل کو حزن و ملال سے دوچار کر گیا۔۔۔



یار ہمیں مزار والی شاہراہ پر پڑے نوجوانوں پر کام شروع کرنا ہے۔ یہ جوان
تو ہمارا سرمایہ ہیں ، ہمارا مستقبل ہیں۔۔۔

کل میں بہت سارے نوجوانوں سے ملا ہوں جن میں اکثریت کم عمر بھی
ہیں۔ وہ جوان جن کی عمر تعلیم و ہنر سیکھنے کی تھی ، وہ سارا سارا دن نشے
میں دھت پڑے رہتے ہیں۔۔۔

فاریز بھائی تو کیا پولیس نوٹس نہیں لیتی ہے؟؟؟

قانون کے مطابق تو یہ سب دھندہ ناقابلِ قبول ہے سرمد بھائی۔!
تو پھر ایسے کیوں ہو رہا ہے؟؟ جوق در جوق نوجوان اس خبیث لت کے
عادی بنتے جا رہے ہیں۔!۔۔ سرمد نے غمگین لہجے میں پوچھا۔۔

بہت سارے تو بری صحبت کی وجہ سے نشے کے عادی بنے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جنکو منشیات مافیا شروع میں مفت منشیات فراہم کرتا ہے اور جب وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب یہ جوان نشے کے عادی بن چکے ہیں، ان کا گزارا نشے بنا نہیں ہو سکتا تو وہ لوگ پھر انہیں رقم لانے پر آسانی سے اکسا لیتے ہیں۔۔۔

ہمارے ملک میں نوجوان نسل کو تباہ کرنے کے لیے بہت سارے بیرونی ہاتھ بھی ہیں جن کا ساتھ ہمارے ہی ضمیر فروش لوگ دے رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں ساٹھ فیصد نوجوان طبقہ ہے، اگر یہ سب راہ راست پر ہوں تو ہمارا ملک دن دگنی رات چگنی ترقی کرے۔۔۔۔

Novelnagri

پیارے بھائیو !!! ہمیں کردار سازی کرنی ہے۔ !!! ہمیں ان جوانوں کی
شخصیت سازی کرنی ہے۔ ! ہمیں ان کو صراط مستقیم پر لے کر آنا ہے ان

شاء اللہ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص ایمان دار نہ ہو گا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ
نہ چاہے جو وہ اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے" (صحیح بخاری، کتاب الایمان،

حدیث: 13)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نیکي کو کبھی بھی معمولی نہ سمجھو (خواہ یہ نیکي) تمہارا اپنے مسلمان بھائی
سے مسکراتے چہرے سے ملنا ہی کیوں نہ ہو" (صحیح مسلم: 2626)

پیارے بھائیو! آج میں نے آپ سب کو اسی لئے زحمت دی ہے تاکہ سارا
لائحہ عمل تیار کیا جائے اور اس مسئلے کی جڑ تک پہنچا جائے۔

میری معلومات کے مطابق پولیس میں جو کالی بھیڑیں ہیں وہ اپنے گشت
کے دوران منشیات بیچنے اور خریدنے والے دونوں سے مال بٹورتے ہیں۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ پولیس کی پشت پناہی کے بغیر منشیات کی خرید و فروخت جاری رہ پائے۔۔۔

ہم بیس جوانوں میں سے اگر ایک جوان ایک نشئی کی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ اس کا علاج بھی کروائے گا اور اسکو نفسیاتی طور پر بھی اتنا مضبوط بنا دے گا کہ دوبارہ وہ شخص منشیات کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔۔۔

ہم نے یہ کام خالص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرنا ہے بغیر کسی دنیاوی فائدے کو سوچتے ہوئے ان شاء اللہ۔۔۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صدقہ کرنے والے کی قبر کی حرارت کو صدقہ نبجھا دیتا ہے اور صرف مومن ہی قیامت کے روز اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا" (سلسلہ احادیث صحیحہ: 3484)۔

قیامت کے روز کون کون چاہتا ہے کہ وہ اپنے صدقے کے سائے میں ہو
؟؟؟ فاریز نے سوالیہ نظروں سے مجمعے کو دیکھا۔۔۔

ہم سب!! جان دار جواب پا کر فاریز کے چہرے پر میٹھی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

ماشاء اللہ!

چلیں پھر اب آگے بڑھتے ہیں۔۔۔

کتنے تو ایسے نوجوان دیکھے ہیں جن کے جسم کے مختلف حصے زخمی ہو کر
ناکارہ ہوتے جا رہے ہیں، ایک تو جسمانی صفائی نہ ہونے کے برابر اور دوسرا

Novelnagri

زہریلی منشیات ان کے جسم سے لے کر دماغ تک کو ناکارہ بنا رہی ہے، نشے میں دھت پڑے یہ جوان اپنی ہی دنیا میں لگن رہتے ہیں۔

فاریز بھائی کیا وہ خود بھی منشیات کو ترک کرنا چاہتے ہیں؟؟؟ عدیل نے پوچھا۔۔

ان میں سے اکثریت ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ انکی جان اس بلا سے چھوٹ جائے مگر مؤثر علاج اور توجہ نہ ملنے کی بنا پر وہ صحت جیسی نعمت سے محروم ہیں۔۔۔۔

فاریز بھائی منشیات کے حصول کے لئے انکا یومیہ کتنا خرچہ آتا ہے؟؟؟
تین سو سے پانچ سو روپیہ یومیہ وہ لوگ منشیات پر لٹا دیتے ہیں مگر یہ منحصر ہے کہ وہ کتنی مقدار اور کونسا نشہ لے رہے ہیں۔۔۔۔ ان میں سے بعض

ٹیکے کے ذریعے اپنی رگوں میں یہ زہر انڈیل رہے ہیں اور بعض سونگھنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ نشے کی مختلف اقسام اور طریقے کار ہیں جنکی جانکاری آپ سب کے لیے بہت ضروری ہے تاکہ اس لعنت سے آپ خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچا سکیں۔۔۔

شریعت اسلامی میں تو ہر نشہ آور چیز حرام ہے کیونکہ یہ انسانی جسم کے لئے مضر ہے۔ ہر مضر صحت چیز اسلام میں ممنوع ہے۔۔۔۔

یہ جسم ہمارے پاس اللہ کی امانت ہے، دنیا میں سب سے قیمتی سرمایہ اچھی صحت کا ہونا ہے۔۔ آپ صحت و تندرستی کو مال سے نہیں خرید سکتے ہیں۔۔۔ ہمیں اس نعمت کی دیکھ بھال بہت اچھے طریقے سے کرنی چاہیے۔۔۔

فاریز بھائی جب وہ لوگ کام کاج نہیں کرتے ہیں تو پھر وہ کیسے اتنی

بھاری رقم یومیہ بھرتے ہیں؟؟؟ زبیر نے سوال داغا۔۔۔۔

کچھ تو ایسے ہیں جن کے گھر والے مالدار ہیں مثلاً کسی کا بھائی، ماں باپ
پیسے دے دیتے ہیں، یہ علم ہونے کے باوجود کہ یہ مال وہ اپنے نشے کی نظر
کر دیں گے۔ اور باقی جو مفلس یا درمیانہ طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں
وہ یا تو مزار کے باہر والی شاہراہ پر مانگتے ہوئے ملیں گے اور اگر وہ مطلوبہ
رقم پوری نہ کر پائیں تو وہ پھر چوری چکاری سے بھی دریغ نہیں کرتے

ہیں۔۔۔۔

اور سب سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ کچھ تو ایسے جوان ہیں جو اپنے
گھر کے واحد کفیل تھے۔۔ اپنی زندگی کے ساتھ ساتھ انہوں نے گھر والوں
کو بھی جیتے جی مار دیا ہے۔۔۔

پیارے بھائیو!!! ہمارے سینے میں درد ہو گا، ہم ان کے ساتھ مخلص ہوں
گے تو ہی ہم یہ سب کر پائیں گے وگرنہ کسی کو ہمارا یوں سبز باغ دکھا کر
پیچھے ہٹ جانا مزید نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

سب سے پہلے ہمیں انکا اعتبار جیتنا ہے کہ ہمیں ان سے ہمدردی ہے ، ہم
انکے دکھ سکھ کے ساتھی ہیں، ہم انہیں دوبارہ ان کے پاؤں پر کھڑا دیکھنا
چاہتے ہیں۔۔۔

میرے بھائیو!!! آپ سب وعدہ کرو کہ میرے ساتھ آپ ہر کٹھن وقت
میں شانہ بشانہ چلیں گے ان شاء اللہ۔

یہ بات مت بھولیے گا کہ منشیات کا مافیہ اس بات سے بے خبر ہو گیا
پھر وہ ہمارے خلاف کوئی کاروائی نہیں کریں گے۔ قانونی طور پر تو وہ لوگ
کچھ نہیں کر سکتے ہیں مگر ان کو سیاست دانوں کا نرم کندھا ضرور میسر ہے
۔ ہماری کتنی سیاسی شخصیات در پردہ اس کاروبار میں ملوث ہیں۔۔۔۔۔ کتنے
تو ایسے ہیں جو حکومتی سطح پر ہونے کی وجہ سے بڑے عہدے دار پولیس
والوں کو خرید چکے ہیں۔۔۔۔۔

یہ لوگ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں ، اربوں کھربوں روپیہ سالانہ کماتے ہیں۔۔۔۔۔
یہ بھیڑیئے ہمارے نوجوانوں کا خون چوس کر اپنے پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں
مگر جب تک فاریز کے جسم میں روح کا رشتہ جڑا ہے ، فاریز پیچھے ہٹنے والوں

Novelnagri

میں سے نہیں ہے ، میں اپنی آخری سانس تک ان ملک دشمنوں سے لڑوں

گا ان شاء اللہ۔

بولو میرا ساتھ دو گے ؟؟؟!

فاریز بھائی آپ قدم بڑھاؤ ہم آپکے ساتھ ہیں ان شاء اللہ۔

نعرہ تکبیر!!!!

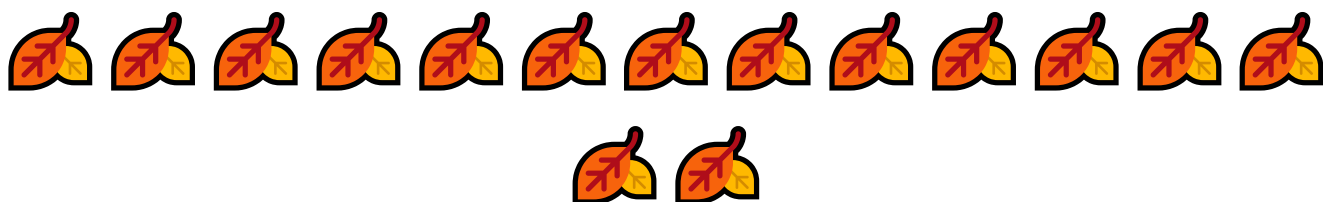
اللہ اکبر!!!!

ذرا زور سے بولو!

نعرہ تکبیر!!!

اللہ اکبر!!!!!!

اللہ اکبر کے نعروں سے "احساس" کے در و دیوار گونج اٹھے ---



امی آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں؟ دیکھیں آپ کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ نے مجھے بچا لیا ہے۔ رختی نے اپنے درد کو چھپاتے ہوئے ماں کو طفل تسلی دی جبکہ اس کا چہرہ چغلی کھا رہا تھا، بھولا بھالا چہرہ درد کی شدت سے زرد پڑ چکا تھا۔

آبدیدہ ماں نے بیٹی کو آرام کرنے کا حکم نامہ جاری کیا۔۔۔
رختی بیٹی دودھ اور ہلدی اندرونی چوٹوں کے لیے بہت مفید ہے، میں دیکھتی ہوں اگر محلے میں سے کسی کے پاس خالص دودھ مل جائے تو کتنا اچھا ہو۔۔۔
ماں نے اپنی حسرت ظاہر کی۔۔۔

ارے امی پہلے محلے والوں نے کونسے تیر مارے ہیں جو ابھی ماریں گے۔۔
ان میں سے اگر کسی کے پاس دودھ ہوا بھی تو صاف مکر جائیں صرف اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ہم انہیں مطلوبہ رقم نہیں دے پائیں گے۔۔۔

امی ویسے بھی غریب کے زخم دودھ ہلدی سے نہیں بلکہ توکل علی اللہ سے
مندمل ہو جاتے ہیں۔ آپ چھوڑیں ان دنیا پرستوں کو، بس ہمیں صرف
ایک اللہ کی مدد درکار ہے۔۔۔

آبدیدہ ماں بیٹی اپنی بے بسی پر شکوہ کناں ہونے کے بجائے اللہ سے مدد کی
طلبگار تھیں۔۔۔۔

دستک!! اس وقت کون ہو سکتا ہے بھلا؟!
رختی نے سوچ کے گھوڑے دوڑائے۔۔۔

رختی تم لیٹی رہو، میں دیکھتی ہوں، ضعیف کمزور ماں اپنے گھٹنوں کو
تھامے ہوئے بمشکل کھڑی ہو پائی۔۔۔

بھوک و افلاس کی ماری ماں بیٹی اپنے لکھے پر شاکر تھیں مگر ارسل بھلائے
نہیں بھولتا تھا۔ تقریباً ہر روز ہی اسکا تذکرہ زیر بحث آ جاتا۔۔

امی اجنبی چہرے کو دیکھ کر پریشان ہو گئیں۔

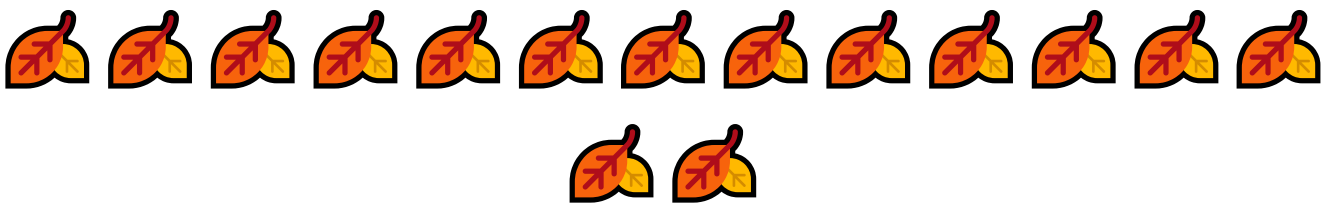
اماں جی گھبرائے مت۔ آنے والے مؤدب اجنبی نے سلسلہ کلام شروع
کیا۔۔

مجھے ڈاکٹر عبداللہ نے بھیجا ہے کہ حماد سمیت ان کے اہل خانہ کو کسی
محفوظ مقام پر منتقل کرنا ہوگا چونکہ حماد بھائی انکے ڈرائیور تھے لہذا وہ لوگ
ثبوتوں کو حذف کرنے کے لیے کسی حد تک بھی جا سکتے ہیں۔

کیا مطلب بیٹا؟

اماں جی!! وہ لوگ آپ یا آپ کے بیٹے کو جان سے بھی مار سکتے ہیں، آپ اپنا سامان وغیرہ باندھ لیں شام تک ایک گاڑی آپکو لینے کے لیے پہنچ آئے گی، آپ نے اپنی ساری تصدیق کر کے گاڑی میں سوار ہونا ہے اور دروازہ کسی اور اجنبی شخص کے لیے نہیں کھولنا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے خاص تنبیہ کی ہے۔۔۔ اس کاغذ پر تمام تفصیلات موجود ہیں۔۔ بس آپ نے ان تمام باتوں کو مد نظر رکھنا ہے۔۔۔۔

دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے اس قاصد کی باتیں رختی کے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھیں۔ ایک کے بعد دوسری آزمائش منہ کھولے کھڑی تھی۔۔۔۔



جی صاحب فرمائیے آپ کو کس سے ملنا ہے؟ چوکیدار نے ادب سے پوچھا

--

یہاں پر ایک لڑکی رخشندہ انعام ہیں جو پڑھاتی ہیں مجھے ان سے ملنا ہے ---

صاحب آپ کا ان سے کیا رشتہ ہے؟؟ کیا مطلب؟؟

صاحب رخشندہ بی بی کا ایک ہی بھائی ہے ایک والدہ ہیں، اسکے علاوہ وہ سکول کے اوقات میں کسی اور سے نہیں ملتیں--- انہوں نے خاص طور پر مجھے تنبیہ کی ہوئی ہے، کہ وہ ہر ایرے غیرے سے نہیں ملتیں---

کیا مطلب؟ ان سے کوئی اور بھی ملنے آتا ہے کیا؟؟؟

ملنے تو کوئی بھی نہیں آتا صاحب مگر وہ بہت محتاط انداز میں سب کام کرتیں

ہیں---

تو کیا وہ بچوں کے والدین سے بھی نہیں ملتیں؟؟

NovelInagri

صاحب ملتیں ہیں! مگر مخصوص اوقات میں -

مخصوص اوقات سے مراد؟؟ ارسل کھول کر رہ گیا۔۔

صاحب جب بچوں کے نتائج کا وقت ہو یا پھر کسی بچے کے بارے میں

معلومات لینی دینی ہوتی ہیں تبھی ہی ملتی ہیں۔

ہمممم۔! ارسل نے ہنکارا بھرا۔

صاحب آپ اپنا نام پتہ بتا دیں ، میں ان تک آپکا پیغام پہنچا دوں گا۔

برائے مہربانی مجھے انکا فون نمبر دے دیں تاکہ میں خود ہی بات کر لوں۔

صاحب آپ کو شاید عجیب لگے مگر انکے پاس موبائل فون نہیں ہے اور نہ

گھر کا فون ہے۔۔۔

کیا۔!!!

جی صاحب۔!!

تمہارے پاس فون ہے اور انکے پاس نہیں ہے۔ صاحب میں تو عرصہ دراز سے صاحب روزگار ہوں مگر ان کو یہاں پر آئے ہوئے چند ہفتے ہی ہوئے ہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے انکے مالی حالات کچھ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔ ہمارے سکول کی مدیرہ بہت درد دل رکھنے والی خاتون ہیں لہذا انہوں نے انکو ایسے ہی رکھ لیا ہے جبکہ سکول میں تمام اساتذہ پورے تھے۔۔۔

صاحب آپ نے ابھی تک اپنا تعارف نہیں کروایا۔۔۔
نام کو کیا کرنا ہے یار! میں ادھر ہی انتظار کر لیتا ہوں، چھٹی کے وقت ادھر سے ہی گزریں گی تو ملاقات کر لوں گا۔۔۔

صاحب وہ اس معاملے میں لحاظ نہیں کریں گی وہ یہ سب برا تصور کرتیں
ہیں اور ویسے بھی انکے ساتھ حادثہ پیش آیا ہے وہ کل سے سکول نہیں آ
رہی ہیں۔۔۔

کچھ اندازہ ہے کب تک دوبارہ سکول آنا شروع کریں گی؟؟؟
صاحب غریب لوگوں کو کہاں اتنا آرام نصیب ہوتا ہے۔ جب چلنے پھرنے
کے قابل ہوں گی تو فوراً واپس آ جائیں گی۔۔۔
کیا اتنا شدید حادثہ پیش آیا ہے؟؟
صاحب آپ میرے سے تو ساری تفصیلات پوچھ رہے ہو مگر اپنا نام تک بھی
نہیں بتایا ہے۔

میرا نام ارسل اکرام ہے ، میں انکا چچا زاد ہوں۔
چاہتے ہوئے بھی ارسل لفظ شوہر نہ بول پایا۔۔۔

Novelnagri

اچھا ابھی تو انکے گھر کا اتا پتا دے دو یار !

صاحب میں معذرت خواہ ہوں انکی اجازت کے بغیر میں نہیں دے سکتا۔
آپ دو چار دنوں بعد دوبارہ تشریف لے آئیں تب تک میں ان سے اجازت

طلب کر لوں گا۔۔۔

ارسل نے ۔۔۔۔۔۔۔

آپ دو چار دنوں بعد دوبارہ تشریف لے آئیں تب تک میں ان سے اجازت

طلب کر لوں گا۔۔۔

ارسل نے چوکیدار کا جواب پاتے ہی موٹر سائیکل کو کک لگائی اور گھر واپسی

کا راستہ ناپنے لگا۔

سارا راستہ دماغ میں طرح طرح کی سوچیں اور فکریں گھیرے ہوئے تھیں،

تھانیدار سیف کی باتیں دماغ پر ہتھوڑے برسا رہیں تھیں۔

نجانے یہ لڑکی کہاں کہاں کی خاک چھان چکی ہے ---

مجھے بھول گئی ہے یا ابھی بھی مجھے دیکھ کر شرمائے گی، غصہ کرے گی یا

پھر مجھے سرے سے قبول ہی نہیں کرے گی۔۔۔

"عورت پہ ڈورے ڈالنے والے تماشبین خود لنگڑی سوچ کے متحمل ہوتے

ہیں، وہ کیا جانیں کسی پاک دامن کی آبرو میں لپیٹی بے مول خواہشات

سک سک کر دم توڑ جاتی ہیں۔" رختی نے چند لڑھکتے موتیوں کو بے

دردی سے رگڑ ڈالا۔۔۔

"فلسفہ اچھا جھاڑ لیتی ہو۔۔۔! مگر میرا شمار ان تماشبین میں نہیں ہوتا بلکہ میں ان سے اوپر والے درجے کو فوقیت دیتا ہوں رخشندہ جی۔۔۔" ارسل نے ابرو اچکائے اور دانت پیس کر رختی کے جذبات و احساسات کو اسی آن خاک آلود کر دیا۔۔۔

یک ٹک دیکھتی رختی دل مسوس کر رہ گئی، امید کی آخری کرن بھی دم توڑتی نظر آنے لگی۔ چکما دیتی آنکھیں یکدم دھندلانے لگیں۔

ارسل آپ کیسی باتیں کرتے ہیں؟؟؟ ہفتہ قبل تو ہمارا نکاح ہوا ہے، کل ہماری رخصتی ہے۔۔۔ رختی نے اپنی روشن آنکھوں کو رگڑا۔۔۔

جبکہ اکڑو ارسل صرف گھور کر رہ گیا۔۔۔

ارسل وہ لڑکی زبردستی تو نہیں ناآپ کے گلے پڑی ، یقیناً آپ کی طرف سے
بھی کوئی پیش رفت ضرور ہوئی ہوگی ، رختی نے ڈھیر ساری ہمت جمع کر
کے آخر دل کا بوجھ ہلکا کر دیا۔

رختی تم میری بیوی بنی ہو لہذا میری ماسی بننے کی کوشش نہ کرو۔۔
تم جانتی ہو کہ میرے اوپر کتنی اور لڑکیاں فدا ہوتیں ہیں ، وہ خود کچھ کچھ
جانتیں ہیں ، اب میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔ ؟
ارسل آپ موقع دیتے ہیں تو وہ ایسے کرتیں ہیں نا! رختی کی آنکھیں پانیوں
سے بھرنے لگیں۔۔

میں نے تمہیں بولا ہے کہ مجھے زچ نہ کرو بلکہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو !
کل کی کل دیکھی جائے گی۔۔۔۔

ارسل سفید لٹھے کے کرتے کو جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور رختی کو ایک
تگرڑی گھوری ڈالنا نہ بھولا۔۔۔

ارسل سوچوں میں گم گھر پر پہنچ چکا تھا مگر دماغ مسلسل اس بھولی ب سری
ہستی کے گرد گھوم رہا تھا پتا نہیں رختی مجھے قبول بھی کرے گی یا نہیں؟
یا پھر میں اسے وہ مقام دے پاؤں گا؟ یا پھر ہم دونوں ہی اپنے راستے الگ
کر لیں گے؟

ارسل کا دماغ مسلسل اسی نقطے کے گرد گھوم رہا تھا۔۔

چار سالوں کی دوری شاید گہرے گھاؤ کو مندمل کرنے میں ناکام ہو جائے۔
بستر پر نیم دراز ارسل چہرے پہ بازو رکھے سوچوں میں گم تھا کہ فاریز کا نزول
ہوا۔۔۔

ٹھک ٹھک دروازہ بجاتے ساتھ ہی اجازت ملے بنا ہی ارسل کے سر پر آن

پہنچا۔۔۔۔۔

فاریز تمہیں تمیز کب آئے گی؟؟

ہائے ظالم سماج! میرے جگر کو چیر ڈالا ہے!، میرے معدے کو چھلنی

کر دیا ہے!، میرے جذبات و احساسات کو روند ڈالا ہے۔!!

بے دردی بالما۔! اپنے من کی ہی سننے کے عادی بنو گے تو خسارے کی دبیز

تہہ تمہیں تمہارے مطلوبہ ہدف سے ہٹا دے گی!

فاریز کسی روبوٹ کی طرح بنا سانس روکے بولے جا رہا تھا۔۔۔ جبکہ ارسل اندر

ہی اندر کھول رہا تھا۔۔۔

فاریز اپنا منہ بند کرو۔! ارسل نے زچ ہو کر فاریز کو آڑے ہاتھوں لیا۔

بھائی جان اتنا غصہ !!

بس میں اس سے آگے کوئی بات نہ سنوں !!! ہر وقت جو منہ میں آتا ہے

بولتے رہتے ہو۔ !!

پابنتی کے قریب کھڑا فاریز ارسل کے اس نئے انداز کو ہضم کرنے میں ناکام

تھا۔۔۔ جبکہ ارسل ہنوز آنکھوں کو بائیں بازو سے ڈھکے لیٹا تھا۔۔۔

بھائی جان غصہ تھوک دیں ! غصہ حرام ہے ! انسان بعد میں پچھتاتا

ہے۔۔۔ فاریز نے آخری کیل ٹھونکنے میں چند ثانیوں کی تاخیر نہ ہونے دی

جبکہ ارسل مکمل طور پر زچ ہو چکا تھا۔۔۔۔

اگر آپ کی کوئی نئی سہیلی میری وجہ سے ناراض ہے تو میں آپ سے بالکل
معافی کا طلبگار نہیں ہوں۔! فاریز نے کرسی پر ٹکٹے ہوئے ادھوری بات
مکمل کی ---

تم ڈھیٹ انسان مجھے اکیلا چھوڑ دو بس۔!!

بھائی جان ڈپریشن میں آپ کو اکیلے رہنے کے بجائے زیادہ لوگوں کے درمیان
وقت گزارنا چاہئے، صرف مشورہ دے سکتا ہوں باقی مرضی آپ کی اپنی ہے

!!!

فاریز تم کسی دن میرے ہاتھوں سے فارغ ہو جاؤ گے۔!

یہی تو میں چاہتا ہوں آپ اپنے دست مبارک سے میرے دست مبارک کو

پیلا کریں۔!

لا علاج جاسوس۔!!

دانت پیستے ہوئے ارسل اٹھ بیٹھا۔۔۔

یہ ہوئی ہے نا اچھے بچوں والی بات۔! فاریز کے ساتھ رہے اور زندگی کو رنگوں

سے بھریئے۔!

ناچاہتے ہوئے بھی ارسل کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

جاسوس کیوں آئے تھے؟! ارسل نے لال ہوتی آنکھوں کو مسل کر

پوچھا۔۔۔

بھائی جان درخواست گزار ابا جی کا قاصد بن کر آیا ہے۔! آپ کے فون

مبارک پر داخلہ ممنوع سنا جا رہا تھا جس کی بنا پر ابا جی نے مجھ سے رابطہ

فرمایا ہے اور فی الفور پیغام رسانی کا حکم نامہ جاری کیا ہے۔۔۔

NovelInagri

کیا مطلب؟؟؟

مطلب ابا جی سے کچھ دیر قبل بات ہوئی ہے۔!

پھر؟؟

پھر..... ابا جی چاہتے ہیں کہ میں ارسل کے لیے اپنے کفیل سے اقامہ بنوا
رہا ہوں تاکہ میں پاکستان واپس آ جاؤں اور میری جگہ میرا بڑا بیٹا ارسل سعادت
مندی سے یہ ذمہ داری سنبھال لے۔!

کیا بک رہے ہو؟؟؟؟

حضور اگر جان کی امان پاؤں تو یہی حقیقت ہے! اب چاہے آپ تسلیم کریں
یا نہ کریں یہ اب آپ پر منحصر ہے۔۔۔

اور ویسے بھی والد کی نافرمانی گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتی ہے۔ اللہ معاف کرے۔ استغفر اللہ۔! فاریز نے جذب کے ساتھ بول کر ارسل کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔

بھائی جان۔! اگر آپ اپنی سہیلیوں کی وجہ سے پریشان ہیں تو انکی فکر چھوڑ دیں! انکو ایک دن میں تارے دکھانا میرا نصب العین ہو گا ان شاء اللہ۔
ان میں سے ایک بھی زیر سے زبر بولی تو سیدھا ان کے والدین کے پاس پہنچ جاؤں گا۔!

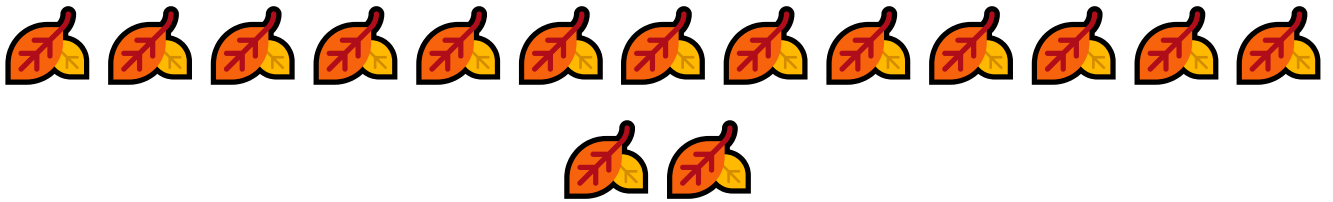
ارسل مسلسل فاریز کو گھور رہا تھا۔۔۔

بھائی جان! آپ کی یہ گھوریاں درخواست گزار پر بے اثر ہو چکیں ہیں۔

اب ذرا نیوے نیوے ہو کر دادی جان کی خدمت میں حاضری لگوائیں ، وہ
صبح سے بارہا آپ کے بارے میں پوچھ چکی ہیں ، آپ کے مکھڑے کا دیدار
انکے لئے باعث مسرت ہو گا۔۔۔

چلو تم شکل گم کرو ! تھوڑی دیر بعد میں آتا ہوں۔ !
کیوں بھائی جان آنے کے لیے سواری میسر نہیں ہے یا پھر آپ نے پرچہ
کٹوا کر آنا ہے۔ ؟

ارسل نے بستر کے پاس پڑی ہوائی چیل کا نشانہ باندھا۔۔



کہتے ہیں نیند تو سولی پر بھی آ جاتی ہے اور اس وقت یہی حال شرجیل کا ہوا
- رتجگے کے ساتھ ساتھ شہوار کو ہوش میں لانے کے مختلف حربے آزماتے
آزماتے خود بھی ادھر ہی سنگ مرمر کے فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

سر بستر کی پائنتی پر اور دھڑ سنگ مرمر کے فرش پر رکھے گہری نیند سو رہا
تھا۔۔

شہوار کی آنکھ کھلی تو کچھ دیر کے لیے دماغ ماؤف تھا، سمجھ سے باہر تھا کہ
کہاں پر ہے، بوجھل سر میں درد کی ٹھیسیں اٹھ رہیں تھیں۔ پھٹا ہونٹ
بھی سو جھ چکا تھا۔

سہمے ہوئے انداز میں اپنے دائیں بائیں نظر گھمائی تو کمرے میں مکمل
خاموشی کا راج تھا، دن کی روشنی چھن چھن کر کمرے کو روشن کئے
ہوئے تھی۔ روشن صبح دیکھ کر شہوار کو درد و الم نے آن گھیرا، دغا کرتیں
آنکھیں پلکوں کی بار توڑنے لگیں۔

تو گویا میں نے ساری رات ادھر ہی گزار دی ہے اور مجھے خبر بھی نہ ہوئی کہ
رات میرے ساتھ کیا کچھ ہوتا رہا ہے۔

سسکیوں کی آواز سن کر شر جیل کچی نیند سے بیدار ہو گیا۔ اکڑی گردن کو
دائیں بائیں گھما کر کھڑا ہو گیا۔ دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ شہوار کو
ہوش آ گیا ہے۔۔۔

شہوار سہم کر بستر کے دوسرے کونے میں گھڑی بن کر خود کو چھپانے
لگی۔۔۔۔

شہوار! شر جیل کی خمار آلود آواز شہوار کو خوفناک ترین سنائی دے رہی تھی۔
شہوار دیکھو گھبراؤ نہیں! اور اب رو بھی مت!

میں نے تمہیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے۔ تمہیں جیسے لایا تھا
تم ویسی ہی ہو۔۔۔

Novel nagri

اب رونا بند کر دو ! یہ نا ہو دوبارہ بیہوش ہو جاؤ۔۔

اب میرے سے مزید جتن نہیں ہوں گے تمہیں ہوش میں لانے کے لیے
لہذا جلدی سے ساتھ والے بیت الخلاء میں تازہ دم ہو جاؤ، میں تمہارے لیے
ناشتہ لاتا ہوں۔۔

شرجیل ایسے بات کر رہا تھا جیسے شہوار سے اسکی پرانی شناسائی ہے اور جیسے
کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔۔۔

شہوار کے لیے اس نئی صورتحال کو قبول کرنا نہایت کٹھن مرحلہ تھا۔ خوف و
ہراس کی کیفیت میں جکڑی یہ نازک اندام اپنے باپ کے سرکردہ گناہوں کا
خمیازہ بھگت رہی تھی۔

سسکیاں ہچکیوں کا رخ اختیار کر چکی تھیں۔۔۔

Novelnagri

شہوار میں نے تمہیں کیا بولا ہے؟؟ منتظر شرجیل نے زچ ہو کر شہوار کو
مزید ہراساں کیا۔۔۔

میں نرمی سے بول رہا ہوں تو تم نرمی سے سن جاؤ ورنہ پھر مجھے کچھ اور
کرنے پر مجبور نہ کرو۔!

شہوار تو جیسے کانٹوں پر لوٹ رہی تھی۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اسکا سارا وجود
شرجیل کی نظروں سے چھلنی ہو چکا ہے۔۔۔

جیسے وہ اس نامحرم کے سامنے عریاں ہو چکی ہے۔ پچھتاؤں کی دلدل میں
دھنستی شہوار نے ہلکا سا سر اٹھا کر دیکھا تو شرجیل اس کے بالکل قریب
کھڑا تھا۔۔۔

میرے سے دور رہو۔!

خبردار ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو۔!

شہوار پاگلوں کی طرح چلا رہی تھی۔

شرجیل نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھالیے۔ دیکھو میرے ہاتھ اوپر ہیں، میں کچھ

بھی نہیں کر رہا ہوں، تمہیں جو بولا ہے وہ صرف کرو۔!

شرجیل اپنے اٹھے ہاتھوں کے ساتھ کمرے کے دوسرے کونے میں جا

کھڑا ہوا۔۔۔

اب جاؤ!

میں اس کونے میں ہوں اور تم دوسرے کونے میں ہو۔!

اگر بات نہیں مانو گی تو گھر واپس کیسے جاؤ گی؟! شرجیل نے شہوار کے

جذبات کو قابو کرنے کے لیے اپنا نیا منصوبہ واضح کر دیا۔۔۔

شہوار جو پہلے ہی غم و الم میں ڈوبی ہوئی تھی گھر کا سن کر دھاڑیں مار کر
رونے لگی۔۔۔

اس کا رونا شرجیل کو اذیت دے رہا تھا، وہ یہی سوچ کر لایا تھا کہ اس
لڑکی کو اذیت پہنچا کر وہ خوش ہو گا اور اسے دلی تسکین ملے گی مگر یہ سب
تو اس کی خام خیالی تھی۔۔

زندہ ضمیر نے اسے نفس کا پجاری بننے کے بجائے اللہ کا طلبگار بننے پر اکسانا
شروع کر دیا۔۔۔

شہوار میں بہت نرمی سے پیش آ رہا ہوں لہذا مجھے سختی پر مجبور نہ کرو۔!

میں باورچی خانے میں جا رہا ہوں تم جلدی سے جو بولا ہے اس پر عمل کرو

!۔

شہوار حیران تھی کہ یہ وہی ہے جو کل حیوان بنا ہوا تھا۔ جس کی دھاڑیں
اس کمرے کے درو دیوار ہلا رہی تھیں۔۔۔۔۔ آج یہ اتنا نرم کیوں بن رہا ہے

؟

ضرور اس کی کوئی نئی چال ہو گی۔ کھانا تو قطعاً نہیں کھاؤں گی، مجھے لگتا
ہے کھانے کے ذریعے مجھے منشیات کا عادی بنا کر اپنے گھٹیا عزائم تک
رسائی چاہتا ہے۔ غم و الم میں بیٹھی شہوار ہنوز اسی حالت میں تھی جس
حالت میں شرجیل چھوڑ کر گیا تھا۔۔

شہوار میں نے تمہیں کیا بولا تھا؟

تم اگر نہیں مانو گی تو تمہارا اپنا نقصان ہے - میں نے ابھی تمہیں اٹھا کر
لے جانا ہے۔

تم ہاتھ تو لگاؤ مجھے گھٹیا انسان !!

مجھے تم درندے سے شدید نفرت ہے۔!

تم نے میری زندگی برباد کر دی ہے۔!

تم نے میری عزت مٹی میں ملا دی ہے۔!

شہوار بولی تو پھر بولتی چلی گئی، اپنے دل کا خوب غبار نکالا۔۔۔۔

شرجیل سینے پر ہاتھ باندھے اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا کہ جیسے وہ شہوار کی ہر

بات سے متفق ہو۔ دیوار کے ساتھ کھڑا شرجیل شہوار کی اس محاذ آرائی پر

غصہ کرنے کے بجائے دھیمے لہجے میں گویا ہوا۔۔

شہوار تم نے بول لیا ہے، اب میری بھی سن لو۔!!

میں تمہیں تمہارے گھر باحفاظت پہنچا کر آؤں گا مگر ایک شرط پر۔۔۔۔!

شرجیل نے سوالیہ نظروں سے شہوار کو دیکھا۔۔۔

تم گھٹیا شخص نے اب مجھے اپنی شرطوں سے ہی مزید مجبور کرنا ہے ، تمہیں پتا ہے کہ میں اس وقت تمہارے ماتحت ہوں ، تم جیسے چاہو گے ویسا کھیل کھیل لو گے۔۔۔! اشکبار شہوار نے شکوہ کناں لہجے میں شرجیل کو لتاڑا۔۔۔۔ نہیں! میں چاہتا ہوں کہ تمہیں گھر واپس چھوڑنے سے قبل اس حقیقت سے روشناس کرواؤں جس کا جاننا تمہارے لیے نہایت ضروری ہے۔۔

میں چاہتا ہوں تمہیں کچھ دکھاؤں!۔

وہ ویڈیوز دیکھ لو بنا پلک جھپکائے پھر ایک پل ضائع نہیں کروں گا اور میں تمہیں تمہارے باپ کے ہاتھ میں تمہارا ہاتھ تھما کر آؤں گا۔

NovelInagri

تم سے یہ ایک مرد کا وعدہ ہے ---

ان ویڈیوز میں کیا ہے؟؟؟

ان ویڈیوز میں یقیناً تمہاری غلیظ سوچ کی عکاسی ہوگی ----

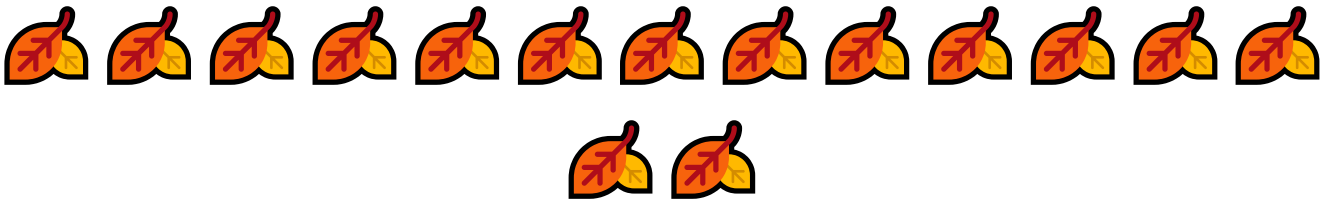
نہیں شہوار---!!!!

ایسا ہرگز نہیں ہے۔! شرجیل نے غمگین ٹوٹے لہجے میں بولا۔۔۔

مجھے منظور ہے میں بنا پلک جھپکائے وہ ویڈیوز دیکھوں گی۔!

لاؤ کہاں پر دیکھنے ہیں۔؟ میرے لیپ ٹاپ میں محفوظ ہیں، میں ابھی

لایا۔۔۔۔



دھڑکتے دل کے ساتھ ماں بیٹی بتائی ہوئی معلومات کو مد نظر رکھتے ہوئے
مطلوبہ گاڑی میں اپنی چند چیزیں باندھے رات کے اندھیرے میں سوار ہو
گئیں۔۔۔

رختی کے دل کی دھڑکن شدید پریشانی کے باعث برق رفتاری سے چل رہی
تھی، ایسے لگ رہا تھا کہ اگلے ہی لمحے کوئی انہیں بندوق کے نشانے پر زود
وکوپ کر لے گا۔۔۔۔

آدھے گھنٹے کا سفر بالآخر خیر و عافیت سے اپنے اختتام کو پہنچا۔
ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور انہیں ضروری ہدایت جاری کرتے ہوئے
منظر سے غائب ہو گیا۔

دُگمگاتے قدموں سے دونوں ماں بیٹی اپنی گھڑیوں سمیت ایک دوسرے کا
ہاتھ تھامے اندرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔۔۔

شدید گھبراہٹ سے رختی کی پیشانی عرق آلود ہونا شروع ہو گئی۔۔۔

سادہ سستے لباس میں ملبوس دونوں ماں بیٹی اپنے رب کے حضور دعاگو تھیں

۔۔۔ ایک توکل کے تحت آگے بڑھتی چلی گئیں۔۔۔

چند لمحوں بعد روشن کمرے کا رخ کیا تو سامنے سے ۔۔۔۔۔۔

سادہ سستے لباس میں ملبوس دونوں ماں بیٹی اپنے رب کے حضور دعاگو تھیں

۔۔۔ ایک توکل کے تحت آگے بڑھتی چلی گئیں۔۔۔

چند لمحوں بعد روشن کمرے کا رخ کیا تو سامنے سے حماد پرچوش انداز میں آکر

دونوں ماں بیٹی سے لپٹ گیا۔۔۔

Novelnagri

تین لوگوں کا یہ مختصر سا کنبہ اپنی مفلسی اور بے بسی پر اشکبار تھا۔۔۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ ان کے لیے زندگی کے دائرے کو تنگ کر دیا گیا ہو، جیسے پر سکون زندگی کے تمام راستے مسدود ہو چکے ہوں۔۔۔

کمزور حماد اپنے جھولتے جسم کے ساتھ ماں بیٹی کی دلجوئی کرنے میں مصروف تھا کہ عقب سے فاریز برآمد ہوا۔

السلام علیکم تائی جان اور بھابھی جی!! آپ کیسی ہیں؟؟ فاریز نے ضعیف تائی کی طرف بڑھتے ہوئے خیریت دریافت کی جبکہ رختی بت بنی کھڑی تھی۔

ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے زبان تالو سے جا چپکی ہو۔۔۔ یک ٹک زمین کو گھورے جا رہی تھی۔۔۔ فاریز تائی سے فارغ ہو کر رختی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ بھابھی جی ابھی آپ سب بالکل بھی پریشان نہ ہوں حماد نے مجھے سب حقائق تفصیلاً بتا دیئے ہیں اور جو نا انصافیاں آپ سب کے ساتھ ہوئیں

ہیں انکا ازالہ تو نہیں ہو سکتا مگر آپ سب کو آپ کا حق یہ خادم دلا کر رہے
گا ان شاء اللہ۔۔۔

آپ ابھی محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔۔۔ فاریز نے سب کی دلجوئی میں کوئی کسر
نہ چھوڑی۔۔۔

آج سے میں اور حماد یہاں مرکز میں قیام پذیر ہوں گے ، آپ اور تائی جان کو
کچھ ہی دیر میں گھر پہنچانا ہے۔۔۔

آپ لوگ ادھر آرام سے تشریف رکھیں جتنی دیر میں ، میں گاڑی کا بندوस्त
کر لوں۔۔۔

بلکہ حماد یا آپ لوگ رکو میں بس ابھی فالودہ لے آتا ہوں ، بس ادھر دو
منٹ کے فاصلے پر تو جانا ہے۔۔۔

ارے نہیں بیٹے ابھی بالکل بھی جی نہیں چاہ رہا ہے۔ آپ تردد میں نہ

پڑو۔!!! تائی نے دھیمے لہجے میں روکا۔۔۔

تو پھر آپ شربت تو پیئیں نا، شدید گرمی ہے۔۔۔!

ویسے بھی میں نے گھرا می کو خاص کھانا پکانے کا بول دیا ہے، انہیں

بالکل بھی خبر نہیں ہے کہ میری ملاقات آپ سب سے ہو چکی ہے۔۔۔۔

یہاں تک کہ ارسل بھائی جان بھی مکمل طور پر بے خبر ہیں۔۔

فاریز نے ماحول میں چھائی اداسی کو دور کرنا چاہا۔۔

رختی کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں جبکہ امی تو فاریز کو دیکھتے ہی آبدیدہ

ہو گئیں۔ ڈھیروں دعاؤں سے نوازا، اپنی صفائی میں بولنا چاہا مگر فاریز نے

انہیں ادھر ہی روک دیا۔۔۔

تائی جان آپ کو کسی قسم کی صفائی دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔
جب خونی رشتوں کا خون ہی سفید ہو جائے تو پھر وہ مرض لا علاج ہو جاتا
ہے۔۔

امی نے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے فاریز کا کندھا دوبارہ سے تھپتھپاتے ہوا
کہا۔ بیٹا اللہ تمہیں دنیا و آخرت میں سرخرو کرے آمین۔
چلبلا سا فاریز اس وقت سنجیگی کا لبادہ اوڑھے عاجزانہ انداز میں فرش کو گھور
رہا تھا۔۔

تائی جان مجھے لگتا ہے زبیر گاڑی لے آیا ہے ، ابھی ہمیں نکلنا چاہیے ۔۔
سارا راستہ رختی اپنی سوچوں کے تانے بانے بنتی رہی، نجانے ارسل مجھے قبول
بھی کریں گے یا نہیں .. پتا نہیں اور کتنی نئی لڑکیوں سے دوستی گانٹھ چکے
ہونگے۔۔۔ دل میں ایک ٹھیس سی اٹھی۔۔۔

فاریز بیٹا گھر میں کسی کو بھی ہمارے بارے میں علم نہیں ہے کیا؟؟؟
تائی جان میں چاہتا ہوں سب کو ایک عظیم سا جھٹکا دوں بالخصوص ارسل
بھائی جان کو... فاریز نے چلتے ہوئے بنا سوچے سمجھے جوش میں بول دیا مگر
پھر خود ہی صفائی دینے لگا۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ اس طرح سب بہت
خوش ہوں گے ، دادو تو ہر وقت آپ لوگوں کے لیے دعا گو رہتی ہیں۔ آج
دیکھیں انکی دعائیں رنگ لے آئیں ہیں۔۔۔
یہ بات تو ہے بیٹا کسی کی بھی دعائیں رنگاں نہیں جاتیں ہیں۔۔۔۔۔ تائی
نے فاریز کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔۔

فاریز سارا راستہ جوش و خروش میں عرصہ دراز سے کھوئے ہوئے رشتہ داروں
کو پا کر خوشی سے نہال ہوتا رہا۔

گھر کے باہر سب کو انتظار کرنے کا بول کر خود گھر کے اندر داخل ہو
گیا۔۔۔ دومنٹ بعد گھر کے اندر دخول کا عنذیہ سنایا۔۔۔۔

دادی جان اور امی جان!! آپ دونوں اپنے کمزور دلوں کو تھام لیں۔! بھائی
جان کے دل کو تھامنا میرے کھاتے میں ڈال دیں۔!! فاریز نے زور دار
انداز میں ہانک لگائی۔۔ اس کے عقب میں چلتے مہمانوں کی ہنسی چھوٹ
گئی۔۔۔

فاریز تو بہت شرارتی ہے --- ارے دادی اس وقت میں جو آپ کو دکھانے جا رہا ہوں ہو سکتا ہے آپکی اس کی بدولت کمزور بینائی بھی لوٹ آئے۔۔۔ فاریز نے سب کو ستون کے پیچھے کھڑے رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

اے لڑکے دن دھاڑے کوئی چاند تو نہیں چڑھا آیا ہے؟؟؟
ارے دادو۔!!! چاند وہ بھی کوئی ایسا ویسا۔! دیکھتے ساتھ ہی آپکی آنکھیں حیرت سے کھل جائیں گی۔۔۔

بہو۔! دیکھ رہی ہے اپنے بیٹے کے کمر تو ت ، اللہ جانے اس فلاحی اور سماجی ادارے کے چکروں میں ہماری غیر موجودگی میں کس کو بیاہ لایا ہے۔؟؟
دادی نے سنجیدگی سے اپنی پریشانی ظاہر کی۔۔۔

دادو آپ کے منہ میں گھی شکر وہ بھی منوں کے حساب سے۔۔۔!

اپنے کمرے سے نکلتی امی نے فاریز کو گھورا۔ فاریز یہ کیا ماجرا ہے؟ دن
میں تو نے رنگ برنگے کھانوں کا بولا ہے اور اب کیا چکر ہے؟ سیدھا سیدھا
بتا ورنہ...!!

میرے مہمان سامنے تشریف لے آئیں۔۔۔ فاریز نے با آواز بلند پکارا۔۔۔

امی کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ تائی نے آگے بڑھ کر دادی کے گھٹنے
پکڑ لیے اور گود میں سر رکھ کر زارو قطار رونے لگ گئیں۔۔۔
حماد اور رختی بھی ان غمگین لمحات میں شراکت دار تھے۔۔۔
رخسانہ نے فوراً بھاگ کر رختی کو اپنے سینے میں سمو لیا۔۔۔ میرے مالک
تیرا شکر ہے میری بہو خیر و عافیت سے اپنے گھر لوٹ آئی ہے۔۔۔

سارا کنبہ چار سالوں کی جدائی پر اشکبار تھا۔۔

دس منٹ بعد فاریز سے رہا نہ گیا تو بولا۔۔

دادو اور امی جان مہمانوں کو سانس تو لینے دیں! باقی کا رونا کل کے لیے بچا

لیں۔! کیوں ان سب کو اور خود کو رلا رلا کر پھیپھڑوں پر دباؤ ڈلوا رہیں

ہیں۔!!

روتے روتے سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

چھوٹی بہو دیکھ اسکو! وڈا آیا ڈاکٹر۔!!!

دادی جان آپکو پتا ہے میں دل کا ڈاکٹر ہوں فوراً مرض کو بھانپ لیتا ہوں،

اب دیکھنا جیسے ہی ارسل بھائی آئیں گے۔! کیسے انکے چہرے کے زاویے

بدلیں گے۔۔

ویسے وہ ابھی اپنے کمرے میں ہی محو خواب ہیں یا باہر کسی ضروری کام سے گئے ہیں؟؟؟ (سہیلیوں سے ملنے) فاریز نے دکھی دل سے سوچا۔۔۔
ارے نہیں بیٹا وہ تو آج جلدی گھر آگیا تھا، کل سے اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

دادو کے پاس پلنگ پر بیٹھی رختی کے دل کی دھڑکن کچھ دیر کے لئے تیز ہو گئی۔۔۔

بس پھر اب میں جانو اور میرا کام! آپ میں سے کسی نے بھی اس کمرے کا رخ نہیں کرنا ہے!۔
فاریز تنبیہ کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا یہ جا اور وہ جا۔۔۔

آپ سب تازہ دم ہو جائیں - سارا کھانا تیار ہے ، ہم سب مل کر کھانا کھائیں
گے ان شاء اللہ۔۔۔

اب دیکھنا اس فاریز نے ارسل کو اتنا زچ کرنا ہے کہ ارسل ہاتھ میں ہوائی
تھامے کمرے سے اسکے پیچھے نکلے گا۔۔۔ امی نے گھر کے ماحول سے باخبر
مہمانوں کی معلومات میں مزید اضافہ کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

اے بہارو!! موتیہ گلاب برساؤ۔! انکا محبوب آیا ہے۔!
ہمیشہ کی طرح اس بار بھی فاریز نے صرف دو مرتبہ ہی ٹھک ٹھک کیا اور
اونچی آواز میں بولتا کمرے میں جا پہنچا۔۔۔
ارسل جو کہ اپنے فون میں مصروف دکھائی دے رہا تھا فوراً گھور کر فاریز کو
دیکھا۔۔۔

بھائی جان کل سے آپ مجھے کچھ اداس اداس سے لگ رہے ہیں ، سب

خیریت ہے؟؟

اگر نہیں ہے تو آپ بلا تکلف میرے ساتھ کھل کر بات کر سکتے ہیں ۔

فاریز نے ادبی لہجہ اپنایا اور بستر پر کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔۔۔

تجھے بتانے سے بہتر ہے میں کسی چلتی گدھا گاڑی سے کود جاؤں۔!۔

ویسے اچھا یاد کروا دیا ہے ، ان دنوں مجھے ویسے بھی گدھے کی ضرورت ہے

--

فاریز تو خود جو گدھے جیسے کام کرتا ہے جو ابھی تجھے دوسرے گدھے کی

تلاش ہے۔۔

آپ کی اس سوچ پر سوائے افسوس صد افسوس کے سوا کچھ اور کہنا مناسب نہیں ہو گا۔

یہ گدھا میں ایک مزدور کے لیے ڈھونڈ رہا ہوں جو اس کے ذریعے اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکے۔ اور اس کار خیر کے لیے اباجان سمیت آپ بھی اپنی جیب ڈھیلی کریں گے۔!!

حالات حاضرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے عرض کیا ہے۔۔۔

"وہ کیا جانیں حال میرا، رقیب ایسے ہیں کہ
نمک پاشی کرتے ہیں کھول کر زخم میرے"

Novelnagri

واہ واہ فاریز کیا کمال کرتا ہے یار۔ ماشا اللہ۔

فاریز نے خود ہی شعر گڑھا اور خود ہی اپنا کندھا تھپتھپانے لگا۔۔۔ جبکہ ارسل
گھور کر رہ گیا۔۔

ویسے بھائی جان اس کمرے میں اب یکتا بستر کے بجائے دہرا بستر لگوانا
پڑے گا۔۔

تیرا دماغ تو ٹھیک ہے؟

تو گھامڑ کدھر سوئے گا؟؟!

میں مرکز منتقل ہونے کا سوچ رہا ہوں، ویسے ابھی آج کل جس کام کو
شروع کیا ہے اس پر گھنٹوں کی محنت درکار ہے۔۔

فاریز تیرے دماغ کے کچھ پیچ ڈھیلے ہیں انکو میں ابا جی سے کسواووں گا۔۔۔

بھائی جان ابا جی والا کام التوا میں پڑ جائے گا بہتر ہے یہ کام آپ "میری
گھر والی" سے کروائیں۔۔۔۔

تجھ نکھو کو کون اپنی بیٹی دے گا۔؟؟؟

بھائی جان بڑے ہیں دل گردے والے لوگ جو ابھی بھی صرف دل کو
دیکھتے ہیں۔!

بیٹھ کر خواب دیکھتا رہ پھر۔!!!

اچھے خواب دیکھنے پر حکومتی ٹیکس تھوڑی لگتا ہے ، ویسے شکر ہے خواب
دیکھنے پر ٹیکس نہیں ہے ورنہ جتنے خواب میں دیکھتا ہوں، میں تو ٹیکس والوں
کے ادارے سے ہی نہ اٹھوں۔۔۔

ہاہاہاہا ہاہاہاہا۔۔ بہت مزاحیہ۔! ارسل نے مصنوعی ہنسی سے فاریز کو

تحفہ طرا

اب زیادہ شوخ نہ بنیں اور باہر جا کر اپنی گھر والی کو خوش آمدید بولیں۔!

کیا بول رہا ہے۔؟ ارسل یکدم حیرت میں ڈوبے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔ بھائی

جان گھر والی کا مطلب بیوی ہے اور مجھے یہ بتائیں کہ آپکی کتنی بیویاں ہیں

???

ایک ہی ہے یار۔ ارسل نے کھوئے لہجے میں جواب دیا۔

تو پھر جائیں اور اسے اپنا لیں۔!!

فاریز تو سنجیدہ ہے ؟

لو فاریز کبھی غیر سنجیدہ ہوا ہے؟؟

جی بالکل! تیری سنجیدگی کی زد میں آئے دن میں ہی رہتا ہوں۔۔ ارسل نے

چپل میں پاؤں ڈالے اور باہر نکلنے لگا۔۔۔۔

بھائی جان بھابھی لوگ بہت کھٹن حالات سے گزرے ہیں لہذا نرمی اور

شفقت اپنائے گا۔!!

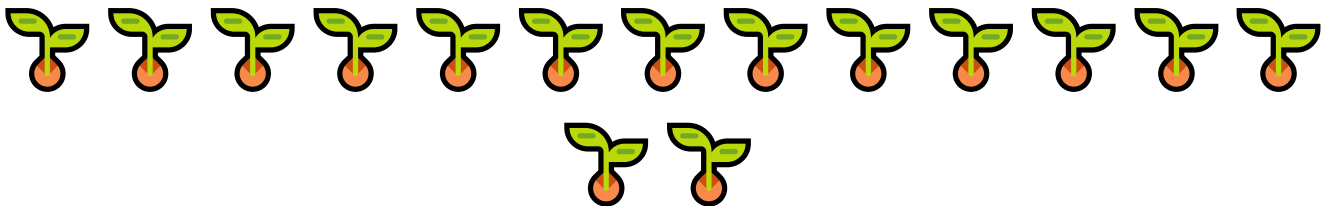
اچھا۔! میرے ماما جی اور کوئی خدمت میرے لائق ہو تو بتائیے گا۔ ارسل نے

دانت چبا کر فاریز کو لتاڑا۔۔۔

ارے نہیں بھائی جان زیادہ خدمت سے مجھے بد ہضمی ہونے کا امکان

ہے۔۔۔۔

ارسل نے گردن کو جھٹکا اور سرعت سے باہر کا رخ کیا۔۔۔۔



کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔ شرجیل ویڈیو چلا کر خود سامنے پڑی
کرسی پر بیٹھ گیا، شہوار کے چہرے کے بدلتے تاثرات اسکے اندازے کے
مطابق درست نکلے۔۔۔

ویڈیو چل رہا تھا، ایک مجبور جواں سال لڑکی کے واسطے، منتیں ترلے جاری و
ساری تھے اور پھر ایک دل سوز چیخ گونجی۔۔۔
کوئی درندہ صفت شخص اس لڑکی پر ٹوٹ پڑا۔۔ پانی سے نکلی مچھلی کی طرح
ترپتی یہ لڑکی مسلسل چیخ و پکار کر رہی تھی، مگر اس درندے کے سامنے اس
لاچار لڑکی کی آواز کی طاقت بھی دم توڑنے لگی۔۔۔۔

لڑکی شاید بیہوش ہو چکی تھی مگر دوبارہ کیمرے کی طرف پلٹ کر آنے والا
درندہ صفت شخص کوئی اور نہیں بلکہ شہوار کا اپنا سگا باپ مشتاق تھا۔۔۔
آنسو لڑیوں کی صورت میں شہوار کے زخمی چہرے کو بھگونے لگے۔۔

نہیں۔!!! یہ نہیں ہو سکتا ہے۔!

میرا سگا باپ یہ سب کرتا رہا ہے؟؟۔ شہوار مسلسل نفی میں گردن ہلا رہی

تھی جو کہ تصدیق شدہ حقیقت تھی۔۔۔

شہوار نے دھاڑیں مار کر رونا شروع کر دیا۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ میرا

شفیق باپ اس طرح کی حرکت کیسے کر سکتا ہے۔؟؟

شہوار خود ہی سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھی جبکہ شرجیل لال

آنکھیں اور تنی رگیں لیے اس کے ایک ایک عمل کو حفظ کر رہا تھا۔ ایک

لمحے کو تو شہوار اسے پاگل محسوس ہوئی، جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھوتی جا رہی

ہو۔۔۔

شہوار جب دل کی خوب بھڑاس نکال چکی تو شرجیل نے سلسلہ کلام

جوڑا۔۔۔۔

Novel nagri

شہوار تمہیں پتا ہے وہ لڑکی کون ہے ؟

شہوار نے کھوئے ہوئے انداز میں نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

وہ میری بہن ہے۔!! شرجیل نے کریناک لہجے کو حتی الامکان مضبوط

بنانے کی بھرپور کوشش کی مگر ناکام رہا۔۔۔ لال انگارا آنکھیں گرم سیال پانی

ٹپکانے لگیں۔۔۔

شرجیل کے آنسو بے دریغ نکل رہے تھے۔

”اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔“ (سورہ البقرہ: 270)

بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ اس سے بڑا ظالم مسلط کر دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ

ہے:

”اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کے قریب رکھیں گے۔“ (سورہ

الانعام: 129)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ:

”یعنی ہم ظالموں کو ظالموں پر مسلط کر دیتے ہیں، ظالموں کے ذریعے ظالموں کو ہلاک اور ظالموں کے ذریعے ظالموں سے انتقام لیتے ہیں۔ ان کے ظلم اور سرکشی کی یہی سزا ہے۔“

اور ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بُرے انجام کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹے ہیں۔“ (سورہ الشعراء: 227)

قاضی شریح رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”ظالم انجام کا اور مظلوم امداد کا منتظر ہوتا ہے۔“

ظالم کے دنیا میں دن گئے ہوئے ہوتے ہیں لیکن اللہ اس کو مہلت دیتا ہے

-

قرآن میں ارشاد ہے کہ :

"تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر، ہم تو خود ان کے لیے مدت شماری کر رہے ہیں۔" (سورہ المریم: 84)

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب (داعی بنا کر) یمن بھیجا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔"

[{صحیح البخاری، کتاب المظالم والغصب: 2448}]

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"مظلوم کی بددعا چنگاریوں کی طرح آسمان پر جاتی ہے"

(السلسلة الصحيحة: 871،، صحیح الجامع: 118،،

الترغیب والترہیب: 199/3،، صحیح الترغیب: 2228)

شہوار کو اس وقت اپنے آپ سے بھی گھن آنے لگی۔۔ شہوار اپنی نظروں میں
گر چکی تھی۔۔۔

وہ شرجیل کے درد کو سمجھ سکتی تھی۔ ایک مضبوط مرد ہونے کے باوجود بھی
اس کی بے بسی اپنے عروج پر تھی۔۔۔

شرجیل نے اپنے آنسوؤں کو رگڑا اور بولا - شہوار پتا ہے تمہارے باپ نے یہ ویڈیو بنائی اور میری بہن کو ورغلانے لگا کہ اگر اس نے کسی اور کو بتایا تو وہ یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر ڈال دے گا، جس سے میری بہن کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی اور کوئی مرد اس سے شادی نہیں کرے گا۔۔۔

شرجیل کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گیا، گویا وہ اپنی بولنے کی قوت بحال کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

تمہارا باپ چاہتا تھا کہ میری بہن تمہارے باپ کے ہر بلاوے پر پہنچے، جب اور جہاں مرضی وہ اسے بلائے۔۔۔ اور اگر وہ نہ گئی تو اسکے ساتھ وہ اسکے سارے کنبے کو تباہ و برباد کر دے گا۔۔۔

میری کم عمر بہن سے یہ تمام باتیں برداشت نہ ہو پائیں، جب وہ لٹی پٹی گھر
پہنچی تو اس کے جسم کا ایک ایک حصہ اس بات کا شاہد تھا کہ وہ کسی

بھیڑیئے کے ہاتھ لگی ہے۔۔۔

گھر پہنچتے ہی وہ بیہوش ہو گئی۔۔۔

شہوار کی آنکھیں بلا روک ٹوک برس رہیں تھیں۔

میری بیوہ ماں جواں سال بیٹی کا غم سہ نہ پائی اور حرکت قلب بند ہونے پر
اس فانی دنیا سے کوچ کر گئی۔۔

اور پتا ہے یہ ویڈیو میرے ہاتھ کیسے لگی؟؟؟ شہوار نے نفی میں گردن کو

دائیں بائیں جھٹکا۔

تمہارے دندے باپ نے میری بہن کو ہراساں کرنے کے لیے یہ ویڈیو
اسکے موبائل پر بھیج دی مگر وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس لٹی پٹی لڑکی
کا بھائی ابھی زندہ ہے ---

شرجیل نے روتے ہوئے دیوار میں زور سے مکا دے مارا۔۔۔ اور روتے ہوئے
اپنے سر کے بال نوچنے لگا۔۔۔

میں اپنی بہن کی حفاظت نہیں کر سکا۔ مجھے کیا خبر تھی کہ چوڑیوں کی
خریداری میری اس معصوم بہن کو اتنی مہنگی پڑے گی۔۔۔

میری بہن اپنے کالج میں مینا بازار کے لیے چوڑیوں کا سٹال لگانا چاہتی تھی جو
کہ ہر سال وہ کرتی تھی، سستی چوڑیاں خریدنے کے لئے کارخانے کے مالک
کے دفتر پہنچ گئی۔۔۔۔۔ تڑپتے شرجیل نے شہوار کو دوبارہ پکارا۔۔۔ شرجیل کا
غم ناک لب و لہجہ اس کے اندر کی سچائی کا گواہ تھا۔۔۔

پتا ہے اس سٹال سے ملنے والی آمدن سے وہ اپنے ارد گرد ضرورت مند لڑکیوں
کو دیتی تھی۔۔۔

میری معصوم بے گناہ بہن گلی میں پڑے تنکے کی طرح کچل دی گئی اور
ہمارا یہ اندھا قانون اسے انصاف نہ دلا سکا۔۔۔ میں نے انصاف کے تمام
دروازے کھٹکھٹائے مگر سبھی دروازے مجھے خونخوار درندوں کے شکنجے میں
ملے۔۔۔

میری بہن کو انصاف ملنے کے بجائے اُلٹا اس پر کیس بننے لگے۔۔۔
شہوار پتا ہے وہ یہ سب سہ نہیں پائی اور ابدی نیند سو گئی۔۔۔
شرجیل دھاڑیں مار کر رو رہا تھا۔۔۔

میری کل کائنات میری بیوہ ماں اور ایک چھوٹی بہن تھی جو تمہارے درندے
باپ نے میرے سے چھین لی۔۔ اس نے میری پارسا بہن کو نوچ ڈالا۔۔
شرجیل پاگلوں کی طرح رو رہا تھا۔۔۔

شہوار کو اپنا آپ قصور وار لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے باپ نے وہ ساری
کالک اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کے چہرے پر مل دی ہو۔۔۔
شہوار اپنے آپ کو بہت کمتر اور نیچ محسوس کر رہی تھی۔۔۔

شرجیل فرش پر سے اٹھتے ہوئے بولا۔ ابھی تو تمہیں حالیہ ویڈیو تو دکھایا ہی
نہیں ہے، وہ بھی دیکھ لو تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے۔ پتھر بنی شہوار نے ہاں
میں سر ہلایا۔ جیسے شرجیل کی بات کو رد کرنا اس کے لیے گناہ کبیرہ
ہے۔۔۔

یہ دیکھو..!

اس بہن کو اسکے بھائی نے بچا لیا۔۔۔

پتا ہے کیسے؟؟

تمہارے باپ کے دفتر میں نصب سی سی ٹی وی کیمرے میرے فون کے
ساتھ منسلک ہیں۔ تمہارا باپ دن میں کوئی بھی حرکت کرے وہ میرے
سے مخفی نہیں رہتی۔

عرصہ دراز بعد اس کے ہاتھ یہ شکار لگا جس کو میں نے تمہارے اغواء کے
ذریعے ناکام بنا دیا۔ ویڈیو دیکھو تمہیں سب سمجھ آ جائے گی۔۔۔ شر جیل ویڈیو
چلا کر خود کھڑکی میں آن کھڑا ہوا۔۔۔ جبکہ وہ شہوار کی ہچکیوں کی آواز باآسانی
سن سکتا تھا۔۔۔

Novelnagri

ویڈیو اختتام پذیر ہو گیا مگر شہوار کا رونا طول پکڑنا چلا گیا۔۔ شرجیل دوبارہ

کمرسی پر براجمان ہو گیا اور بولا ۔

تیار ہو جاؤ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں۔!

جواب پانے کے لیے شرجیل نے جب شہوار کو دیکھا تو-----

تیار ہو جاؤ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں۔!

جواب پانے کے لیے شرجیل نے جب شہوار کو دیکھا تو وہ نفی میں گردن ہلا

رہی تھی۔۔۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے لڑکی؟؟؟

زیادہ نخرے نہ کرو اور چلتی بنو! شرجیل نے مجبور لہجے میں دھمکایا۔۔۔

NovelInagri

میں نے بول دیا ہے کہ میں واپس نہیں جاؤں گی۔! شہوار نے دھاڑتے

ہوئے جواب دیا۔۔۔

کیا مطلب۔؟؟؟

مطلب یہ ہے کہ اگر ہمارے ادارے تمہاری بہن کو انصاف دلانے میں
ناکام رہے ہیں تو وہ عدل و انصاف میرے ذریعے تمہیں ملے گا۔! شہوار نے
اپنی آنکھوں کو شدت سے رگڑ ڈالا۔۔۔

جبکہ شرجیل کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہونے لگا۔۔۔

تیار ہو جاؤ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں۔!

جواب کے منتظر شرجیل نے جب شہوار کو دیکھا تو کہنے لگا مجھے لگتا ہے تمہارا

دماغ خراب ہو چکا ہے۔!

ہاں یہی سمجھو!۔

میرا دماغ ابھی ہی تو صحیح ہوا ہے۔ شہوار عزم کے ساتھ بولی۔۔۔

میں تمہیں نقصان بھی پہنچا سکتا ہوں!۔

جو گزشتہ کل رات سے نقصان نہیں پہنچا سکا وہ آگے بھی نہیں پہنچائے

گا۔! شہوار کے لہجے میں عجیب طرح کی سراریت تھی۔۔

تم پاگل تو نہیں ہو؟؟ شرجیل کرسی سے اٹھ کر شہوار کے سر پر آن پہنچا

-

میں بول رہا ہوں اٹھو! میں تمہیں تمہارے گھر پہنچاؤں۔!

اور میں نے تمہیں بول دیا ہے کہ میں نہیں جاؤں گی۔۔

شرجیل کا جی چاہ رہا تھا کہ اپنا سر پیٹ لے۔۔

میں تمہیں کس رشتے کے تحت اپنے پاس رکھوں؟؟

شرجیل نے دانت چبا کر پوچھا۔

رشتہ بنا لو۔! رشتہ بنانے میں کونسی دیر لگتی ہے۔! شہوار مضبوط لہجے میں

بولی۔۔۔

شرجیل کو تو شدید جھٹکا لگا۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے ، حقیقت میں یہ حادثہ تمہارے حواس چھین چکا

ہے۔

اگر ان چھینے گئے حواس کے تحت مجھے پارسا شخص مل رہا ہے تو مجھے منظور

ہے۔۔۔

شرجیل کا جی چاہ رہا تھا کہ اپنا سر دیوار کے ساتھ دے مارے۔۔ عجیب
مشکل کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔

تم چاہتی ہو کہ میں اپنے سب سے بڑے دشمن کی بیٹی کو اپناؤں؟ جس
نے میری زندگی کو تھس نہس کر دیا ہے۔۔
ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

ایسا ہو کر رہے گا۔ شہوار پھولے سنجیدہ چہرے کے ساتھ شرجیل کا کچومر
نکال رہی تھی۔۔

تم لڑکیاں بیوقوف ہوتی ہو سنا تھا مگر اس قدر جذباتی ہو یہ کبھی نہ دیکھا اور نہ
کبھی سنا۔۔۔

اب دیکھ بھی رہے ہو اور سن بھی لیا ہے تو دیر کا ہے کی ہے۔؟!
تم کیا سمجھتی ہو مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہوا ہے جو میں ایسا کروں گا۔؟

کتے کا تو پتا نہیں ہے البتہ تم ایک اغواء شدہ لڑکی کو اپنے نام اور عزت کی چادر ضرور اوڑھاؤ گے۔۔

میں نے تمہیں چادریں اوڑھانے کے لیے اغواء نہیں تھا کیا۔!
تو پھر جس مقصد کے لیے اغواء کیا تھا وہ مقصد تو ادھر ہی دھرا کا دھرا رہ گیا ہے۔ شہوار نے سو جھی آنکھوں کے ساتھ شرجیل کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

شرجیل نے فوراً نظریں چرا لیں۔

اب نظریں کیوں چرا رہے ہو میری بات کا جواب دو۔!
میرے ضمیر نے مجھے اس چیز کی اجازت نہیں دی کہ میں تمہارے ساتھ وہ ظلم کرتا جو میری بہن کے ساتھ کیا گیا تھا۔۔

تو پھر دونوں میں بہتر کون ہے؟ ظلم کرنے والا یا پھر ضمیر کی عدالت میں

پیش ہونے والا؟!

شہوار مجھے تم تنگ کر رہی ہو۔!

میں نے دروازہ کھول کر تمہیں باہر پھینک دینا ہے۔! شرجیل غصے سے

پھنکارا۔۔۔

پھینک دو! میں نے بھی شور مچا کر لوگوں کو جمع کر لینا ہے کہ میرا شوہر

میرے ساتھ ظلم کر رہا ہے۔

شوہر۔۔۔!!!! شرجیل تو بیہوش ہوتے ہوتے بچا۔

لال انگارا آنکھیں شہوار کے چہرے پر گاڑ کر مزید قریب ہو کر بولا۔

مجھے لگتا ہے تمہیں اپنی عزت پیاری نہیں ہے۔!!!

عزت ہی تو پیاری ہے اسی لئے بول رہی ہوں کہ مجھے اپنی رفاقت میں لے لو
-! تمہارا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا اور میری عزت بھی برقرار رہ جائے گی۔-

اگر کل بچ گئی ہو تو آج رات شاید نہ بچ پاؤ۔! مجھے پورا یقین ہے تم ایسا
کبھی بھی نہیں کرو گے۔!
تم کیسے کہہ سکتی ہو؟!

تمہاری آنکھوں میں حیا ہے جو تمہارے اندر کی شرافت کی ترجمان ہے، جانتے
ہو عورت مرد کی نظروں کا مقصد فوراً بھانپ جاتی ہے۔۔۔ شہوار نے سنجیدگی
سے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔

ہو نمہ۔۔۔!! تم میرے باطن سے بے خبر ہو۔!

چلو ظاہر سے تو باخبر ہوں۔ شہوار کا وہی سنجیدہ لہجہ اور ضد برقرار تھی۔۔

میں بغیر ولی کی اجازت کے نکاح کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔

تو یہ کونسا مشکل کام ہے؟؟ - ملاؤ میرے باپ کا نمبر، میں ابھی فون پر

اجازت لے لیتی ہوں۔۔۔

مجھے بیوقوف سمجھتی ہو! تاکہ جیسے ہی تمہاری کال جائے تو پولیس تمہارے

قیام کا تعین کر لے کہ اس وقت تم کہاں پر ہو اور وہ مجھے آکر گرفتار کر

لیں۔۔۔۔

اس وقت تمہارے باپ کے زرخیر اہلکار پاگل کتوں کی طرح تمہیں ڈھونڈ

رہے ہونگے۔۔

تو کیا ایسے میرے باپ کو علم نہیں ہو گا جب تم مجھے میرے گھر چھوڑنے
جاؤ گے؟

وہ الگ بات ہے۔!

وہ کیسے الگ ہے؟

وہ ایسے ہے کہ تم اپنے باپ کو میرے بارے میں نہیں بتاؤ گی۔

تمہیں کیسے پتا ہے کہ میں نہیں بتاؤں گی۔؟

مجھے یقین ہے تم ایسا نہیں کرو گی کیونکہ میں نے تمہاری عزت پر ڈاکا

نہیں ڈالا ہے۔ شرجیل نے قدرے دھیمے لہجے میں بولا۔

کسی کی بہن بیٹی کو اغواء کرنا عزت پر ڈاکا ڈالنا ہی ہوتا ہے شرجیل صاحب
-! اگر نہیں علم تو ابھی اپنی معلومات میں اضافہ کر لو۔ شہوار کی سنجیدگی
ہنوز برقرار تھی مگر شرجیل کو قائل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے
دے رہی تھی۔۔

میں نے اپنے اس گناہ پر سچی توبہ کر لی ہے اس لیے تمہیں تمہارے گھر
واپس چھوڑنا چاہتا ہوں۔ شرجیل نے جھکی گردن کے ساتھ سر دلچے میں بولا

مگر مجھے نا منظور ہے شرجیل صاحب۔!

کون میری پاک دامنی پر یقین کرے گا۔؟ جو لڑکی کسی نامحرم مرد کے ساتھ ایک رات باہر گزار آئے، اس پر تو اپنے والدین بھی شک کرنے لگتے ہیں۔
شہوار نے کریناک لہجے میں بولا تو آنکھیں چھلکنے لگیں۔۔

شرجیل کو یہ ساری صورتحال شدید کوفت میں مبتلا کر رہی تھی، تمہیں آخری بار بول رہا ہوں کہ اپنے گھر لوٹنے کے لیے تیار ہو جاؤ ورنہ بھیانک نتائج کی تم خود ذمہ دار ہو گی۔ شرجیل نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دانت پیسے اور پھر زچ ہو کر کمرے سے باہر نکل گیا مگر اپنے عقب سے دروازہ پٹخنا نہ بھولا۔۔

شرجیل صاحب نکاح تو تمہیں کرنا ہی پڑے گا، میرا نام بھی شہوار ہے۔

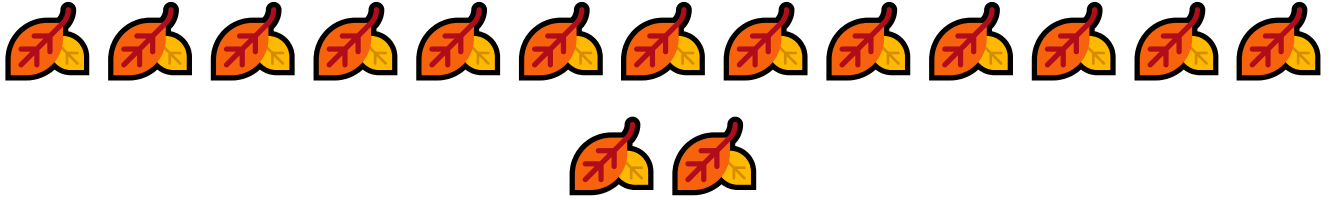
شدت غم سے چور دل بے کل تو تھا ہی مگر اب نئی سوچ اور نیا حربہ شہوار پر
حاوی ہوتا جا رہا تھا۔

اگر گھر لوٹے تو بھی وہی نقصان اٹھائے گی، اول تو کوئی مرد بھی مجھے قبول
کرنے کو تیار نہیں ہو گا، بھلا کون مغوی لڑکی پر یقین کرے گا، دوم
میرے باپ نے ثبوت مٹانے کے لیے اس شرجیل کو مروا دینا ہے اور اگر
نہ گئی تو مرد ذات کا کیا بھروسہ کب شیطان اس پر حاوی ہو جائے۔۔۔

شہوار نے شرجیل کی شرافت کو اس پر جتایا تو ضرور تھا مگر اندر ہی اندر آنے
والے وقت سے شدید خوفزدہ بھی تھی۔۔۔

شرجیل کا لب و لہجہ تو یہی بتا رہا ہے کہ وہ کبھی بھی نہیں مانے گا۔
پھر میں کیا کروں گی۔؟؟؟ یہ بات شہوار کو اندر ہی اندر کھا رہی تھی۔۔

شہوار اکیلی گہری سوچوں میں گم رونے کا شغل پورا کرنے لگی۔۔۔



برآمدے میں پہنچتے ہی ارسل کی پہلی نظر جھکی گردن کے ساتھ پلنگ پر
بیٹھی رختی پر گئی۔۔۔

اس کا مفلسانہ حلیہ اس بات کا شاہد تھا کہ وہ کن حالات سے گزر کر
یہاں تک پہنچی ہے۔۔

ارسل نے گلا کھنکارتے ہوئے سب کو اجتماعی سلام کیا تائی سے ملنے کے
بعد آگے بڑھ کر حماد کو گلے لگایا۔ یار حماد تم نے اپنا کیا حشر کر لیا ہے۔؟؟

تم تو سارے خاندان میں موٹو حماد کے نام سے

مشہور تھے۔!

بس بھائی جان حالات کے تھپیڑوں نے اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے - حماد
نے دکھی لہجے میں بولا ---

اچھا اب پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے - اپنے گھر واپس آ
گئے ہو یہی کافی ہے - بات کرتے ہوئے ارسل کا سارا دھیان رختی میں
تھا جو بے چینی سے اپنی انگلیاں مروڑنے میں مصروف تھی --

اے ارسل تجھے اپنی گھر والی نظر نہیں آئی کیا؟؟ دادی نے چشمہ اتارتے
ہوئے استفسار کیا ---

جی دادی جان سب سے پہلے یہی تو نظر آئی ہے مگر پہلے بزرگوں کا احترام تو
لازم ہے نا ---

جی تو رخشندہ جی آپ سنائیں؟ کیسی ہیں؟

ججججی میں ٹھیک ہوں۔ آپ سنائیں؟؟ رختی نے کانپتی آواز میں پوچھا۔۔۔
میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ ارسل نے نرمی سے جواب دیا اور دادو کے پلنگ
کے دوسری طرف ٹک گیا۔۔۔

اندر ہی اندر خوف جاگزیں ہو چکا تھا کہ پتا نہیں ارسل مجھے قبول کریں گے
بھی یا نہیں۔۔

اب ارسل کو سامنے پا کر رختی کا گلا خشک ہونے لگا۔۔۔
چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔۔

ارے بھئی سب آجائیں میں نے کھانا میز پر چن دیا ہے۔۔۔ امی کی آواز نے
مجلس میں ہلچل مچائی۔۔۔

کمرے سے نکلتے فاریز نے بھی ہانک لگائی۔۔۔

Novelnagri

یار حماد کھانا کھائیں پھر ہمیں بھی گھر سے نکلنا ہے۔۔۔

کیا مطلب؟؟؟

بھائی جان آپکو بتایا تو تھا کہ نئے ہدف پر کام کرنا ہے جس کے لئے گھنٹوں

درکار ہیں۔۔۔ اور اس سارے کام کے لیے حماد ہماری مدد کرے گا۔۔۔

فاریز نے کرسی پر براجمان ہونے سے قبل سنجیدہ لہجے میں بولا۔۔۔

اے بہو۔۔۔ اکرام آئے تو اس فاریز کو بھی فارغ کر۔ دادی نے نیا حکم جاری

کیا۔۔۔

ابھی تو خیر سے رختی بھی آگئی ہے۔ اپنے دیور کے لیے خود ہی اچھی سی

لڑکی ڈھونڈے گی۔۔

کیوں کیا خیال ہے رختی؟؟

جی کیوں نہیں چچی جان۔! رختی نے گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولا جبکہ
ارسل مسلسل اسے اپنی نظروں کے حصار میں لئے ہوا تھا۔۔۔

دادی جان اس طرح کی گفتگو گاہے بگاہے کرتی رہا کریں تاکہ سست اہل
خانہ کو وقت کے ضیاع سے محفوظ رکھا جاسکے اور ویسے بھی نیکی اور پوچھ پوچھ
۔! بلکہ میرے خیال میں نیکی کر اور دریا میں ڈال۔!۔ فاریز نے بولنا لازمی
سمجھا۔۔ اس کی باتیں سنتے ساتھ ہی سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

تائی نے چند لقمے لے کر ہاتھ روک لیے، یہی حال رختی کا بھی تھا۔ جبکہ
حماد فاریز کے پاس بیٹھا خوش گپیوں کے ساتھ ساتھ کھانے کے ساتھ بھی
مکمل انصاف کر رہا تھا۔۔۔

ارے باجی آپ نے تو ٹھیک سے کچھ بھی کھایا۔ رخسانہ بیگم نے خلوص دل کے ساتھ میزبانی کے فرائض نبھائے اور پلیٹ میں مزید کھانا ڈالنے لگیں۔۔۔ ارے نہیں بھئی معدہ اتنا ہی کھانا قبول کر پائے گا، شاید آپ سب سے ملن کی خوشی میں بھوک مٹ گئی ہے۔۔۔۔۔ رختی کی ماں نے محبت بھرے لہجے میں تشکرانہ انداز اپنایا۔۔۔۔۔ جبکہ اصل حقیقت تو رختی جانتی تھی کہ کئی دفعہ کتنے دنوں کا فاقوں زدہ معدہ اب اچھا معیاری کھانا قبول کرنے سے عاری ہے۔۔۔

فاریز کی پھلجھڑیاں گاہے بگاہے اہل دسترخوان کو محفوظ کرتی رہیں۔۔۔۔۔ چلو بھئی حماد ہمیں نکلنا چاہئے، اور ہاں بھائی جان آپ ذرا علیحدگی میں میرے ساتھ تشریف لائیں۔۔۔

کیوں؟؟

بھائی جان آپ سے ایک نئی سرنگ دریافت تو نہیں کروانی بلکہ آپ کو چند

ایک رموز و اوقاف بتانے ہیں۔!

وہ کس خوشی میں؟ ارسل جان بوجھ کر ڈھیٹ بن رہا تھا۔۔

مرضی ہے آپ کی ورنہ آپ تو جانتے ہیں کہ فاریز کے ساتھ گزرا ایک ایک

لمحہ مفاد سے خالی نہیں ہوتا ہے۔۔۔

میرے چھوٹے بھائی نے کتنی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں، ویسے فاریز یہ

وقت کا ضیاع بھی تو ہو سکتا ہے۔۔۔

جناب عرض ہے کہ خاکسار نے آپ کے ہی فائدے کی چند ایک سہولیات

مہیا کرنی تمھیں، اب نہیں تو نہ سہی۔۔۔

رختی دونوں بھائیوں کی نوک جھونک سے واقف تھی لہذا جھکی گردن سے

مسکرا رہی تھی۔۔۔

باقی اہل خانہ بھی انکے مباحثے میں شراکت داری سے گریزاں تھے۔۔۔

فاریز بیٹا ابھی آپ خاموشی سے جاؤ میرے شہزادے۔! اور ہاں اپنے ابا جان کو نئے منصوبے کے بارے میں مطلع کیا ہے۔؟؟

امی جی میں تو انکو موجودہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے ہر بات سے باخبر رکھتا ہوں حتیٰ کہ اپنے دوست احباب کے بارے میں بھی۔۔

فاریز نے بھنویں اچکا کر ارسل کو کن اکھیوں سے تارڑا کہ جیسے کہہ رہا ہو اپنی سہیلیوں کے بارے میں بھی ابا جی کو باخبر رکھا کرو۔۔۔

امی جی لفظ شہزادہ کی توہین کرنا چھوڑ دیں۔! ارسل نے فاریز کو تیکھی نظروں سے چھپڑا۔۔۔۔۔

NovelInagri

اے ارسل فاریز شہزادوں سے کم تھوڑی ہے۔! دادی نے محبت بھرے
لجے میں فاریز کی طرف داری کی۔

فاریز نے کالر جھاڑتے ہوئے سب کو اجتماعی سلام بولا اور حماد کو ساتھ
لے کر گھر سے روانہ ہو گیا۔۔۔

کھانے سے فراغت کے بعد رختی چچی ساس کے بارہا منع کرنے کے باوجود
بھی برتن سمیٹنے اور دھونے میں لگ گئی۔ جبکہ باقی سب کھانے کے بعد
برآمدے میں بچھے دادی کے پلنگ کے پاس آن بیٹھے۔۔۔
کڑک چائے کا دور چلا۔۔۔

باورچی خانے کی صفائی کے بعد چائے کے برتنوں کی دھلائی تک رختی ساس
کے ہمراہ باورچی خانے سے باہر نہ نکلی۔۔

دل عجیب طریقے سے دھڑک رہا تھا۔ ایک ہی خوف بار بار ستائے جا رہا تھا کہ
نجانے ارسل تنہائی میں اسے کتنا ڈانٹیں گے یا پھر سرے سے قبول ہی نہ
کریں۔۔۔۔۔

ابھی سب کے سامنے تو بالکل ہشاش بشاش دکھائی دے رہے ہیں۔
میرے مالک تو ہی ہے مجھے اتنی ہمت اور حوصلہ عطا فرما کہ میں اپنے شوہر
کے دل میں پڑی تمام گرہیں کھول سکوں۔

سوچوں میں گم رختی اس وقت مڑی جب عقب سے ارسل نے گلا
کھنکارا۔۔

آآ آپ؟

جی میں۔!

کچھ چاہئے تھا؟

نہیں۔ !

اچھا۔ ! رختی نے چہرے پہ آنے والے پسینے کو آنچل سے صاف کیا۔۔۔

گھبرا رہی ہو۔؟؟؟

نہیں ایسی تو بات نہیں ہے۔ !

اچھا تو پھر میری طرف دیکھو۔ !

رختی نے فوراً نظریں اوپر اٹھائیں تو ارسل کی جذبے لٹاتی نظروں کی تاب نہ

لاکر فوراً جھکا لیں۔۔۔۔

مجھے تم اس ماسیوں والے حلیے میں نظر نہ آؤ۔۔۔

میرے گھر سے دلہن کے روپ میں نکلی تھی، مجھے اسی روپ میں تمہیں

دوبارہ دیکھنا ہے۔۔۔

جی مگر وہ تو سب کپڑے زیورات میرے سے چھین لیے گئے تھے۔۔۔

ابھی تو میرے پاس وہی کپڑے ہیں جو میں روزمرہ پہنتی تھی۔۔۔
تمہارے کپڑوں کے صندوق ویسے ہی بند پڑے ہیں جیسے چھوڑ کر گئی تھی۔
ان میں سے کوئی سا بھی زیب تن کر لو۔۔۔ ارسل نے دروازے میں
کھڑے کھڑے سب احکام جاری کئے۔۔۔۔
اور ہاں شکر کرو وقت پر لوٹ آئی ہو ورنہ یہ سب کسی اور کی ملکیت ہوتا

رختی نے سنتے ساتھ ہی فوراً شکوہ کناں نظروں سے ارسل کو دیکھا۔۔
ارسل نے کندھے اچکائے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔
حالات کی ستائی رختی نے تنہا باورچی خانے میں اپنے دل کا خوب غبار
نکالا۔۔

چچی کی آواز پر آنکھیں رگڑ ڈالیں۔

ہائے اللہ! رختی تم ابھی تک یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو؟؟؟

جاؤ! اپنے کمرے میں نہادھو کر نئے کپڑے پہن لو۔۔۔

تمہارا سامان ویسے کا ویسا بند پڑا ہوا ہے، میں جب بھی دیکھتی تھی تو مجھے ہول اٹھتے تھے، اب میرا دل مطمئن ہے کہ میرے ارسل کے دل کو آباد کرنے والی لوٹ آئی ہے۔۔۔ چچی نے انسیت بھرے لہجے میں مان سے بولا۔۔۔

رختی ہزار کوشش کے باوجود بھی اپنا رونا نہ روک پائی اور چچی ساس کے

ساتھ لگ کر دل کی خوب بھڑاس نکالی۔۔۔

ارے پگلی جو ہو گیا سو ہو گیا اسے اب بھول جاؤ! آج سے اپنی زندگی کا نئے

سرے سے آغاز کرو۔۔۔ چچی نے سینے سے لگی رختی کی ہمت بندھائی۔۔۔

چچی جان ہمارا اس میں کوئی قصور نہیں تھا۔ ہمارے ساتھ بہت بڑا دھوکا

ہوا تھا۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا تھوڑی ہے پگلی نہ ہو تو۔!

اب جلدی سے جاؤ اور اپنا حلیہ درست کرو۔!

جی اچھا۔!

چلو میں تمہیں تمہارا اور ارسل کا کمرہ دکھاؤں، یہ سب اتنا جلدی میں ہوا ہے

کہ ہم لوگ تمہارے استقبال کے لئے کچھ خاص تیاری نہیں کر پائے۔ اگر

یہ فاریز دن میں بتا دیتا تو ہم کم از کم تمہارا کمرہ تو درست کروا لیتے۔۔۔

کوئی بات نہیں چچی جان۔! آپ لوگوں نے پیشانی پر ایک شکن ڈالے بنا ہم

سب کو قبول کیا ہے، ہمارے لئے یہی بہت بڑی نعمت ہے۔۔۔۔

رختی نے چچی کے ہمراہ چلتے ہوئے بھرائے لہجے میں بولا۔۔۔۔

کمرے میں دستک کے بعد داخل ہوتے ہی ناک کے نتھنوں سے تازہ پھولوں
کی مہک ٹکرائی۔

ارسل یہ اتنی اچھی خوشبو کہاں سے آرہی ہے۔؟

یہ جو آپ کا شہزادہ بیٹا عرف جاسوس فاریز ہے اس نے یہ سب کیا ہے۔
ارسل نے فون پر سے نظریں ہٹا کر ماں کو مخاطب کیا جبکہ سارا دھیان
ساتھ کھڑی رختی میں تھا۔۔۔

میری کمرے میں واپسی سے قبل نیا بستر تبدیل ہو چکا تھا اور یہ تازہ پھول
بھی وہی چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔ ارسل نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ماں واری جائے۔! ماں صدقے کرے۔!! واقعی میں فاریز تو حقیقی شہزادہ ہے، ہر ایک کی چھوٹی موٹی خوشیوں کا خیال رکھنے والا، اس کا بس نہیں چلتا روزانہ شام سونے سے قبل اہل محلہ کو بھی مل کر آئے۔۔۔

چچی کی مامتا بھری شفقت دوبارہ امد آئی اور ڈھیر ساری دعائیں دے ڈالیں۔۔۔

ارسل رختی کو الماری کے اوپر پڑے بڑے صندوق اتار کر دو اور ساتھ میں استری بھی دو بلکہ ایسا کرو میں استری کرتی ہوں اور تم رختی جا کر نہا لو۔! چچی نے عجلت بھرے انداز میں بولا۔۔

وہ چچی جان کپڑے تیار کر کے ایک ہی مرتبہ چلی جاؤں گی ---

ارے تمہیں دروازے کے باہر سے ارسل پکڑا دے گا --

جاؤ شاباش!-

چچی نے آنکھ کے اشارے سے رختی کو زبردستی غسل خانے میں دھکیلا --

رختی نے نہانے کے بعد غسل خانے کا دروازہ کھٹکھٹایا مگر کوئی جواب نہ

پاکر شدید گھبراہٹ طاری ہو گئی --

دس سے بیس منٹ گزر گئے مگر مسلسل خاموشی ---

اللہ خیر کرے -- دل میں طرح طرح کے وسوسے ستانے لگے۔

آخر تنگ آکر غسل خانے کے دروازے سے ارسل کو پکارا مگر ہنوز سناٹا چھایا

ہوا تھا ---

ارسل برائے مہربانی مجھے تنگ نہ کریں اور مجھے میرے کپڑے پکڑا دیں ---
دروازے سے منہ نکال کر ہانک لگائی ---

ارسل میں نے صبح چچی اور دادی جان سے آپ کی شکایت کر دینی ہے ،
بلکہ میں نے چچا جان کو بھی بتا دینا ہے کہ آپ نے مجھے بہت تنگ کیا
ہے۔! ابھی بتا رہی ہوں۔!! رختی نے بھرائی آواز میں دھمکی دی۔۔۔۔
رختی پہلے ہی رو دینے کو تھی کہ دروازے کے ساتھ والی دیوار پر اچانک
چھپکلی نمودار ہوئی ---

زور دار چیخ نے غسل خانے کے در و دیوار ہلا کر رکھ دیئے۔۔۔ رختی پہلے
آئے روز بھڑوں کا شکار رہتی اور آج باقی کی کسر چھپکلی نے نکال دی۔۔۔
بچاؤ۔! بچاؤ۔! بچاؤ۔! مجبور رختی نے روتے روتے --

زور دار چیخ نے غسل خانے کے در و دیوار ہلا کر رکھ دیئے۔۔۔ رختی پہلے
آئے روز بھڑوں کا شکار رہتی اور آج باقی کی کسر چھپکلی نے نکال دی۔۔۔
بچاؤ۔! بچاؤ۔! بچاؤ۔! مجبور رختی نے روتے روتے پرانے کپڑے زیب تن
کئے اور چلاتی غسل خانے سے باہر دوڑ لگا دی۔۔۔
دوسری جانب سے چچی بھاگتی کمرے میں آن پہنچی۔
رختی کیا بات ہے بچی؟؟ چیخ کیوں رہی ہو؟؟
یہ ارسل کدھر چلا گیا ہے؟؟
چچی جان مجھے کچھ خبر نہیں ہے کہ ارسل کہاں چلے گئے ہیں، میں گزشتہ
بیس منٹ سے انہیں پکار رہی تھی مگر جواب موصول نہیں ہوا۔۔۔
تو پھر بیٹی ہوا کیا؟

چچی جان غسل خانے کے اندر اتنی موٹی تگرڑی چھپکلی نمودار ہوئی ہے اور وہ مجھے گھور رہی تھی۔۔ ہراساں رختی نے اپنا دکھڑا بیان کیا۔۔۔

ساس بھوا بھی مسئلے کو حل کرنے کا سوچ رہی تھیں کہ رختی کی امی اور دادی بھی آن پہنچیں۔ سب کے چہروں پر تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

میں معذرت چاہتی ہوں آپ سب کو میری وجہ سے پریشانی اٹھانا پڑی ہے۔ رختی بہت شرمندہ دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

رختی تم نے تو ہماری جان ہی نکال دی تھی، امی نے تنبیہی نظروں سے گھورا۔۔

ارے باجی بچی ہے، بس اچانک چھپکلی دیکھ کر ڈر گئی ہے۔۔

اچھا کوئی بات نہیں رشتی ہے۔ تمہارے کپڑے ادھر لٹکے پڑے ہیں تم
غسل خانے میں جانے کے بجائے دوسرے کمرے میں بدل لو۔۔۔ چچی نے
بات کو سمیٹا۔۔۔

اماں اور باجی آپ لوگ چلیں آرام کریں۔! میں نے آپ دونوں کے بستر لگا
دیئے ہیں۔۔۔

رخسانہ نے نرمی سے دونوں کو مخاطب کیا۔۔۔

اندر ہی اندر رخسانہ کو ارسل کی اس عجیب حرکت پر غصہ آ رہا تھا۔ بھلا یہ
بھی کوئی طریقہ ہے؟ کسی کو مطلع کیے بنا ہی دم دبا کر باہر نکل گیا۔۔۔
فاریز کو بتانا بھی درست نہیں ہے ایسے ہی سب پریشان ہو جائیں گے۔
اس کو ایک مرتبہ گھر تو لوٹنے دو میں اس کے کان کھینچتی ہوں۔

کئی بار فون ملانے پر ""آپ کا ملایا ہوا مطلوبہ نمبر اس وقت بند ہے""۔

رخسانہ بی کو طرح طرح کے وسوسے ستانے لگے۔ اللہ جانے اب اس رختی سے بدلہ لینے کے لیے باہر چلا گیا ہے۔۔۔

کم از کم اسکو ایک موقع تو فراہم کرتا کہ وہ اپنی صفائی میں کچھ بول سکے۔۔۔۔

سوچوں میں گم رخسانہ اس وقت ہڑبڑائی جب رختی شادی کے جوڑوں میں سے ایک استری شدہ جوڑا زیب تن کر کے دوسرے کمرے سے لوٹی۔۔ ہلکے پھلکے کام سے مزین جامنی رنگ کا لیس دار دوپٹہ اور ساتھ میں ہلکی نارنجی قمیض اور سفید پاجامہ رختی کے کھلے گیلے بالوں پر بہت بچ رہا تھا۔

بھولا سا سوگوار چہرہ لیے ہوئے اجلی سی رختی ارسل کے دل کے تار چھیڑنے کے لیے کافی تھی۔۔ مگر ارسل بد نصیبی سے یہ حسین منظر کھو چکا تھا۔۔۔

ماشاء اللہ میری پیاری سی بہو اس جوڑے میں تو اور ہی پیاری لگ رہی ہے۔

اللہ نظر بد سے بچائے آمین۔

چچی نے بہو کی بلائیں لے ڈالیں۔۔۔

رختی مجھے لگتا ہے ارسل کو کسی ضروری کام سے اچانک باہر جانا پڑ گیا ہے

تم پریشان بالکل بھی نہیں ہونا۔۔۔

وہ جلد ہی لوٹ آئے گا۔!!

تم تھوڑا بہت میک اپ لگانا چاہتی ہو تو وہ بھی اسی صندوق میں بند پڑا ہے

جو ارسل نے کچھ دیر قبل نیچے اتارا تھا۔۔

جی چچی جان بس بال تھوڑے خشک ہو جائیں پھر لگا لوں گی۔۔۔ رختی نے

تشکر آمیز لہجے میں بولا۔۔

رختی تم جیسے ہر چیز چھوڑ کر گئی تھی ویسے کی ویسے ہم یہ پرانے گھر سے
اٹھا کر ادھر لے آئے۔۔۔ میک اپ سے لے کر زیورات، کپڑے جوتے
سب ویسے کے ویسے انہیں صندوقوں میں پڑے رہے ہیں۔۔۔

اچھا اب تم آرام کرو یا کچھ مطالعہ کرنا چاہتی ہو تو اس کو نے میں فاریز کی
کتابوں کا ڈھیر پڑا ہے۔۔۔ پتا نہیں کون کونسی مشہور شخصیات کے
کارناموں والی کتابوں سے لے کر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ
کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حالات حاضرہ پر ہر کتاب تمہیں با آسانی
دستیاب ہوگی۔۔۔۔

چچی فاریز کا یہ شوق تو بہت پرانا ہے۔۔۔

ہاں وہ تو کم عمری سے ہی ایسا بچہ تھا بس کچھ کر گزرنے کی تمنا کرنے والا

ماشاء اللہ۔

چچی کی آنکھیں خوشی سے نم ہونے لگیں۔۔

تمہیں پتا ہے رختی فاریز نے ارسل کو بھی صحیح قابو میں کیا ہوا ہے۔ اس تمام حادثے کے بعد فاریز نے ارسل کو کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑا اور اگر وہ کبھی اکیلا کہیں نکل بھی جاتا تو یہ اسے ڈھونڈ کر دم لیتا تھا۔۔ اور انکی آپس کی نوک جھونک تو تمہیں پتا ہے کہ لڑاکا ساس بہو والی ہوتی ہے۔۔

دونوں ساس بہو کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

اب فاریز نے شکر ادا کیا ہوگا کہ اس پر نظر رکھنے والی آگئی ہے۔ چچی نے

کھڑے کھڑے ساری روداد سنا ڈالی۔۔۔

ارے رختی بیٹھ جاؤ بیٹی کھڑی کیوں ہو؟!

آپ بھی بیٹھیں نا!۔

چچی میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں ، میں چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ مزید دیر ہو جائے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کروں گی۔۔۔ رختی نے آبدیدہ لہجے میں بولا۔۔۔

رختی مجھے سب پتا تو نہیں مگر اندازہ ضرور ہے ، فاریز نے مجھے اور اماں کو دن میں فون پر اشارتاً بولا تھا کہ شام کو جو مہمان آرہے ہیں ان سے کسی قسم کا کوئی بھی سوال نہ پوچھا جائے۔۔ یہی کہ میں خود تمام حقائق سے واقف ہوں اور آپ سب کو بھی مناسب وقت آگاہ کر دوں گا۔۔۔۔۔

Novel nagri

میرے خیال میں تم میرے بجائے خود ارسل سے تفصیلی بات چیت کرو
--- وہ زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔ رشتی ہم سب تو مطمئن ہیں اصل مسئلہ تو
ارسل کا ہے ، وہ اس سارے سانچے میں بہت اذیت سے گزرا ہے۔۔۔
دن میں نجانے کیوں بار بار میں تمہارے ہی بارے میں سوچ رہی تھی۔!
اس فاریز کی بھی منطق نرالی ہے ، دن میں اگر بتا دیتا تو ہم کم از کم تمام
تیاری مکمل کر لیتے ، تمہارے کپڑوں سے لے کر تمہارے کمرے میں تھوڑی
بہت تبدیلی لائی جا سکتی تھی مگر مجھے تو کبھی کبھی اس فاریز کی بھی سمجھ
نہیں آتی ہے۔۔۔

خیر چھوڑو۔!

تم تو ارسل کو بچپن سے جانتی ہو وہ دل کا برا نہیں ہے بس اسے حالات
نے کچھ ضدی سا بنا دیا ہے۔

Novelnagri

میری بات سمجھ رہی ہونا؟!

جی چچی! رختی نے ادب سے جواب دیا۔۔۔ جبکہ اندر ایک طوفان برپا تھا۔۔

ارسل مجھ سے بدلہ لینے کے لیے تو نہیں چلے گئے ہیں؟ میرے مالک وہ

جلدی سے لوٹ آئیں۔۔

یا اللہ مجھے ایک موقع فراہم کر تاکہ میں اپنی بے گناہی کا ثبوت دے

سکوں۔۔۔

بے کل رختی اپنے تاثرات چھپانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔

چچی آرام کا مشورہ دے کر خود کمرے سے جا چکیں تھیں۔۔۔۔ اب رختی

نے یہ جنگ تن تنہا سر کرنا تھی۔۔۔

اس کا مقابلہ ایک ایسے محاذ پر ہو رہا تھا کہ اگر ہارتی تو بھی نقصان اٹھاتی اور اگر جیت بھی جاتی تو ارسل کے دل میں جگہ بنانا ہاتھی کو ڈولی میں بٹھانے کے مترادف تھا۔۔۔

رختی اپنی بے کلی بے چینی کو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضری کے ذریعے مٹانے کی کوشش میں جت گئی۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد اللہ کے حضور اپنے خالی ہاتھ اٹھائے سراپا حاجت تھی۔۔۔

ایک ایک لمحہ گزرا نا دشوار ہو رہا تھا، دل پر پڑے بوجھ کو وہ جلد از جلد اتارنا چاہتی تھی۔۔۔۔

رات کا بہت سا حصہ اسی آہ و زاری کی نظر ہو گیا۔۔۔ مصلیٰ پر ہی اونگھ نے آن گھیرا اور ادھر ہی بیٹھے بیٹھے نیند مہربان ہو گئی۔۔۔

عاشی مجھے ابھی گھر واپس جانا ہے۔ مجھے بہت دیر ہو چکی ہے۔

آج ہمارے ہیرو کو گھر جانے کی اتنی جلدی کیوں پڑی ہے؟؟؟

عاشی تم نے اس معمولی بات کی وجہ سے بلایا ہے؟ مجھے اگر اصل بات کا

پتا ہوتا تو کبھی بھی گھر سے نہ نکلتا۔۔۔!

تم کہیں اپنے اس جاسوس بھائی فاریز سے تو نہیں ڈر رہے ہو؟!

کیوں نہیں ڈرنا چاہیے؟؟

میں کونسا ادھر جہاد پر آیا ہوں جو اسے میرے اوپر فخر ہو۔!

ارسل آج تو تم ٹھیک سے بات بھی نہیں کر رہے ہو! عاشی نے ارسل کا

ہاتھ تھامنا چاہا جسے ارسل نے فوراً جھٹک دیا۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟

عاشی تمہیں ہزار مرتبہ بولا ہے کہ مجھے چھو نہ کرو۔! بات کرنی ہوتی ہے تو
فاصلہ رکھ کر بات کیا کرو۔!

ارسل آج تم کیوں اتنے اکھڑے اکھڑے سے لگ رہے ہو؟

وہ دن بھول گئے ہو جب اپنے دکھڑے سنانے آتے تھے، اس وقت ہم
دوست ہی تھے جو تمہاری دلجوئی کرتے تھے، تمہیں اپنا وقت دیتے تھے۔۔
دیکھو عاشی مجھے غصہ کیوں نہ آئے جب تم مجھے یہ بول کر گھر بلا رہی ہو کہ
میرے ڈیڈ کی طبیعت بہت خراب ہے اور انہیں ہسپتال لے کر جانا ہے
، تم پانچ منٹ میں پہنچو۔۔۔! جبکہ تم باآسانی ایسولینس کو بلوا سکتی
تھی۔۔۔!!!

اور جب میں اپنی تمام تر مصروفیات ترک کر کے ادھر پہنچا ہوں تو پتا چلا ہے
کہ وہ لوگ فرانس گئے ہوئے ہیں۔ کیا بکواس ہے یہ سب؟!

NovelInagri

کسی غیر مرد کو اپنے اکیلے گھر میں جھوٹ بول کر بلوانا کونسی شرافت ہے

؟؟

بولو جواب دو۔!!!

ارسل کا شدید غصہ عاشی کے لیے نیا تھا۔۔۔

ارسل زخمی شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا۔۔

ارسل وہ وقت بھول گئے ہو جب تمہیں تمہاری اپنی بیوی شادی کی رات
چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ عاشی نے بھی طیش میں آکر بول دیا مگر اسے یہ

بولنا بہت مہنگا پڑا۔!

خبردار اگر تم نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو۔! ارسل نے پاس پڑے پانی
کے جگ کو زمین پر دے مارا اور پھر میز کو ٹھوکر مارتا عاشی کے گھر سے

نکل آیا۔۔۔

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جانوں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے مابین مودت اور شفقت پیدا کی، بیشک اس میں غور و فکر کرنے والی قوم کیلئے نشانیاں ہیں"۔ [الروم: 21]

تو اس آیت کی روشنی میں میاں بیوی کے درمیان محبت محض شرعی معاملہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے یہ اللہ تعالیٰ کی خاوند اور بیوی کے درمیان پیدا کردہ چیز اور اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے، یہاں محبت کو شرعی واجب کے طور پر پیش نہیں کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ میاں بیوی کو آپس میں محبت کرنے کا حکم

Novelnagri

دے؛ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قلبی محبت ایک ایسا امر ہے جو انسان کی ملکیت ہی نہیں ہے، البتہ حسن معاشرت اور حسن سلوک انسان کے بس کی باتیں ہیں۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے فرمان: کا مطلب ہے کہ: "اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے عورت پیدا کی جو تمہاری بیوی بن سکے تاکہ "تم اس کی جانب سے سکون حاصل کرو"۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کیا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔" [الاعراف: 189] یہاں بیوی سے مراد حوا ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بائیں چھوٹی پسلی سے پیدا کیا۔

Novelnagri

لیکن اگر اللہ تعالیٰ آدم کی اولاد میں سب کو مرد بنا دیتا اور ان کی بیویاں جنوں یا حیوانوں میں سے کسی اور جنس سے بنا دیتا تو میاں بیوی کے درمیان باہمی محبت اور ہم آہنگی پیدا نہ ہوتی، بلکہ اگر رفیق حیات کسی دوسری جنس سے ہو تو نفرت پیدا ہو جاتی۔

لہذا یہ اللہ تعالیٰ کی اولاد آدم پر بھرپور رحمت کا مظہر ہے کہ ان کی بیویاں انہی کی جنس سے پیدا کی ہیں، پھر ان میں مودت بھی پیدا فرمائی جو کہ محبت کی صورت میں ہے، پھر شفقت بھی پیدا کی، تو خاوند بسا اوقات بیوی سے محبت کی بنا پر بندھن قائم رکھتا ہے یا پھر شفقت کی بنا پر کہ انسان کی اس سے اولاد ہوتی ہے، یا بیوی کو خاوند کی ضرورت ہوتی ہے یا دونوں میں

الفت یا کوئی اور سبب اتنا قوی ہوتا ہے کہ ان میں جدائی ممکن نہیں ہوتی"۔۔۔

"تفسیر ابن کثیر" (309/6)

اللہ تعالیٰ نے سورت نساء میں ایک جگہ پر فرمایا:

"اور ان کے ساتھ دستور کے مطابق زندگی گزارو، پس اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند سمجھو لیکن اللہ تعالیٰ اس میں

بہت سی خیر پیدا فرما دے"۔ [النساء: 19]

اس آیت کی تفسیر میں شیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"خاوند کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارے، حسن سلوک کرے، اسے تکلیف مت دے، اس کے ساتھ حسن کارکردگی دکھائے، اچھے انداز سے تعامل کرے، اس میں نان و نفقہ اور لباس وغیرہ کی تمام تر ذمہ داریاں شامل ہیں۔

اور پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ: "خاوندو! بہتر یہی ہے کہ تم اپنی بیویوں کو ناپسند کرتے ہوئے بھی اپنے عقد میں رکھو؛ کیونکہ اس میں بہت ہی خیر ہے۔"

جس میں سب سے پہلے یہ کہ: یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اللہ تعالیٰ کے مشورے کو قبول کرنا ہے جو کہ دنیا و آخرت میں سعادت مندی کا باعث ہے۔

اسی طرح اگر انسان اپنی بیوی کو ناپسند کرتے ہوئے اپنے عقد میں رکھے تو اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو اس کے ساتھ رہنے پر مجبور کرتا ہے جو کہ مجاہدۂ نفس میں آتا ہے، اسی طرح یہ اعلیٰ اخلاقی مظہر بھی ہے، پھر یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے باہمی محبت نہ ہو لیکن بعد میں محبت پیدا ہو جائے اور اکثر ایسے ہی ہوتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے اولاد سے نواز دے اور وہ اولاد اپنے والدین کیلئے دنیا و آخرت میں کامیابی کا باعث بن جائے، تو یہ سب کچھ اس وقت ہے جب بیوی کے ساتھ سمجھوتہ ممکن ہو اور کوئی خرابی رونما ہونے کا امکان نہ ہو۔

لیکن اگر جدائی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر نکاح کا بندھن قائم رکھنا ضروری نہیں ہے۔"

تفسیر سعدی " (ص 172)

صحیح مسلم (1469) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی مومن کسی مومنہ [بیوی] سے بغض مت رکھے، اگر اس کی کوئی بات اچھی نہ لگے تو دیگر امور سے خوش ہو جائے"

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:
"مطلب یہ ہے کہ: اپنی بیوی سے نفرت مت کرے؛ کیونکہ اگر بیوی میں کوئی ناگوار بات موجود ہے تو اس میں اچھی صفات بھی موجود ہوتی ہیں، مثلاً: بیوی تیز مزاج کی مالک ہے؛ لیکن ساتھ میں دیندار ہے، یا خوب صورت

ہے، یا پکدامن یا اپنی رفاقت کا حق ادا کرتی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور خوبی
اس میں پائی جاتی ہے"

بار بار رشتی کا سادہ سا سراپا آنکھوں میں جھلملا رہا تھا۔ رشتی ایسی نہیں ہے
جیسے یہ لوگ بکواس کرتے ہیں۔۔۔

مگر وہ اتنے سال میرے سے اتنی دور کیوں رہی ہے۔؟؟ آج تو میں اس سے
سچ اگلو کر چھوڑوں گا۔ مجھے ویسے اس عاشی کی باتوں میں آکر اپنی بیوی کو
یوں تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا یا پھر کم از کم میں اسے مطلع کر کے آتا۔۔۔

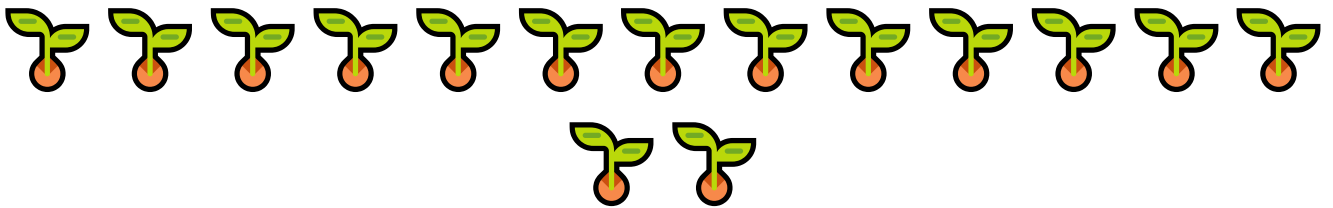
میرے خیال میں رختی اسی قابل ہے۔ دل و دماغ میں بڑھتے انتشار نے
سوچوں کا رخ مختلف سمت موڑ دیا۔ کبھی دل رختی کے حق میں گواہی دیتا
تو کبھی اس کے خلاف اکسانے لگ جاتا۔۔۔

موٹر سائیکل کو بیرونی دروازے کے پاس ہی روک کر پہلے تالا کھولا اور پھر
دبے پاؤں برآمدے سے ہوتا ہوا جب کمرے میں پہنچا تو رختی مصلیٰ پر
لبے سدھ پڑی گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

چہرے کے گرد لپٹا لیس دار جامنی دوپٹہ اور کثرت وضو کی بنا پر سادہ چہرے
پر ایک قدرتی چمک تھی۔۔۔

کتنے پر کیف لمحے اس روح پرور منظر کو اپنی آنکھوں میں قید کرنے میں بیت
گئے۔

کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی تو رات کا ایک بج رہا تھا۔۔۔
دل میں پچھتاؤں نے سر اٹھایا، مگر اب کیا ہو سکتا تھا جس نے کھیل کھیلا
وہ اپنے کھیل میں کامیاب تو نہ ہو پائی مگر ارسل کو بیوقوف ضرور بنا گئی۔۔۔
کچھ سوچ کر رختی کو اپنی باہوں میں بھر کر آرام سے بستر پر لٹا دیا۔۔۔
نازک اندام رختی کا وجود اس وقت ارسل کے آرام دہ بستر پر بے سدھ پڑا
گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔



شرجیل سارا دن شہر کی خاک چھانتا رہا سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے اس لڑکی
کو اپنے سر سے اتار پھینکے۔

بدلہ تو پورا ہو گیا تھا مگر اب شہوار گلے پڑ گئی تھی۔۔۔

کچھ سوچ کر گھر واپسی کی راہ لی تو آنے والی کال نے سینے میں ٹھنڈ ڈال

دی۔۔۔

ہاں بھئی بولو - کیا نئی تازہ ہے ؟؟؟

سر مشتاق احمد صاحب کی بیٹی کل سے غائب ہے ، اپنی بیٹی کی گمشدگی کا
غم سہ نہیں پائے تو انہیں عارضہ قلب لاحق ہو چکا ہے ، سنا ہے اس
وقت وہ نجی ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ
انہیں کسی نامعلوم نمبر سے بیٹی پر ہونے والے تشدد کی ویڈیو موصول ہوئی
ہے جسکو دیکھتے ساتھ ہی وہ خود پر قابو نہیں رکھ سکے اور بیہوش ہو گئے۔۔۔

یار یہ تو بڑی تشویش ناک خبر سنائی ہے۔۔

جی سر بس مشتاق صاحب کے گھر میں تو صف ماتم بچھ چکا ہے -- ان

لوگوں نے پولیس کو نہیں بتایا کیا؟؟؟

سر آپ کو تو پتا ہے بیٹی کی عزت کا معاملہ بڑا حساس ہوتا ہے تو شاید ابھی

تک نہیں بتایا مگر اب شاید بیگم صاحبہ پولیس سے رجوع کریں۔

ہممم - شرجیل نے گہری سانس لی۔

اور سناؤ کارخانوں میں سب ٹھیک چل رہا ہے؟؟؟

جی سر سب ٹھیک ہے مگر آپ اپنے دورے سے کب واپس آرہے ہیں

؟؟

بس یار دیکھتا ہوں کوئی نئی آسامی مل جائے جو زیادہ مال خریدے تو پھر اس

کے مطابق ہی میری واپسی متوقع ہے۔۔۔

سر کچھ کاغذات تھے جن پر مشتاق صاحب کے دستخط لینے ضروری ہیں مگر

اب میں کیا کروں۔؟؟

تم ایسا کرو وہ تمام تفصیلات مجھے ای میل کر دو، میں سب دیکھ لیتا

ہوں۔۔۔

اور مجھے مشتاق صاحب کی صحت بارے میں آگاہ کرتے رہنا۔۔۔

سر آپ کے پاس بیگم صاحبہ کا نمبر ہے۔؟ آپ ان سے بھی رابطہ کر لیجئے گا۔ اس وقت وہ شدید اذیت سے گزر رہی ہیں۔ بالکل تن تنہا ہیں دو بیٹیاں

معذور ذہنی مریض ہیں اور تیسری اغواء ہو چکی ہے۔۔۔

انکا کوئی رشتہ دار تو ہو گا جو اب ان کے ساتھ ساتھ ہو گا۔۔

سر کہاں؟ کوئی بھی نہیں ہے سب قریبی رشتے دار باہر دوسرے ممالک

میں قیام پذیر ہیں۔۔۔

NovelInagri

اب انکا خاندان ادھر اکیلا ہے۔۔۔۔

یار یہ تو واقعی بڑی دردناک صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔۔۔

جی سر۔۔۔!

چلو تم بیگم صاحبہ کو تسلی وغیرہ دینا اور میں بھی مناسب وقت پر ان سے

رابطہ کرتا ہوں۔۔۔۔

شرجیل نے فون بند کر کے اپنی جیب میں واپس ڈال دیا۔

شرجیل اپنے دشمن اول کی کمر توڑ چکا تھا، بے انتہا خوشی کے ساتھ ساتھ

نرم دل شرجیل کو بے گناہ عورت پر بھی ترس آ رہا تھا جو مشتاق کی سیاہ

کاریوں سے مکمل طور پر بے خبر تھی۔

میں اس شہوار کا کیا کروں؟؟؟

Novelnagri

سارا راستہ اسی کشمکش میں گزرا۔۔۔

گھر پہنچ کر دیکھا تو وہ آرام سے باورچی خانے میں خانساماں بنی بیٹھی تھی۔۔۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے ؟

کیا کر رہی ہو ادھر ؟

کھانا بنا رہی ہوں !

کس خوشی میں ؟

کھانا خوشی میں نہیں بلکہ پیٹ کی بھوک مٹانے کے لیے کھایا جاتا ہے !

تمہیں کوئی اعتراض ہے تو بتاؤ !

ہاں ہے ! تمہیں ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکلنا ہو گا۔۔۔

میں نہ نکلوں تو ؟؟؟

تمہیں نکلنا ہو گا !!

میں تمہیں اپنا فیصلہ دن میں سنا چکی ہوں ، اگر تم میرے ساتھ زبردستی کرو گے تو میں لوگ اکٹھے کر لوں گی اور بولوں گی یہ شخص بیوی کے حقوق سے قطعاً بے خبر ہے ، مجھے گھر سے باہر نکال رہا ہے اور میرا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے ---

اور اگر تم۔ لوگوں کے سامنے مجھے بیوی تسلیم کرنے سے انکار کرو گے تو وہ پوچھیں گے کہ یہ لڑکی تمہارے گھر میں کیا کر رہی ہے ؟ تم اسے لائے ہو تو یہ آئی ہے وگرنہ کوئی کسی کے ساتھ زور زبردستی تو نہیں کر سکتا ہے ، پھر ان سب کی نظروں میں تم مجرم ٹھہرو گے اور پھر آرام سے میرے اغواء والی بات بھی کھل کر سامنے آ جائے گی۔ شہوار نے ضدی لہجے میں اپنا فیصلہ

سنایا اور ہانڈی میں چمچہ چلانے گی جیسے اس گھر سے اسکی برسوں کی
شناسائی ہو ---

دیکھو شہوار میرے ساتھ ضد نہ کرو۔!

تمہارا اور میرا کوئی رشتہ نہیں ہے اور نہ میں یہ رشتہ جوڑنا چاہتا ہوں۔۔

مجھے تنگ نہ کرو اور اپنے گھر لوٹ جاؤ۔!

شرجیل نے منت طلب لہجے میں شہوار کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ

لڑکی ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

شہوار تم میرے سے مار کھاؤ گی ، میں تمہیں بتا رہا ہوں۔

مجھے پتا ہے اب تم مجھے بالکل بھی نہیں مارو گے۔! کیونکہ یہ تمہاری

شخصیت کا خاصہ نہیں ہے۔۔۔

شرجیل کا جی چاہا اپنا سر دیوار کے ساتھ دے مارے۔۔۔

میں آخری دفعہ بول رہا ہوں سن لو ورنہ ابھی اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔

شرجیل صاحب لگا لو جتنا زور لگانا ہے اور جو کرنا ہے کر لو مگر میں اپنے

فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔!!!

شہوار کا اٹل لہجہ شرجیل کو ہلا کر رکھ گیا۔۔۔

ابھی کھڑے کیا دیکھ رہے ہو۔؟ جاؤ بلاؤ کسی مولوی کو اور گواہ ڈھونڈ کر

لاؤ۔! بلکہ یہ سب تو تمہیں دن میں ہی بندوبست کر لینا چاہیئے تھا۔۔۔

میں چاہتی ہوں شام کا کھانا میں اپنے شوہر کے ساتھ نوش کروں۔۔۔۔

شہوار نے ضدی لہجے میں شرجیل کو مزید ہراساں کیا۔۔۔

دروازے کے بچوں کھڑا شرجیل شدید کوفت میں مبتلا تھا اور شہوار کے
اس مضبوط لب و لہجے پر مزید پریشان۔۔۔

شہوار مجھے کیوں مجبور کر رہی ہو کہ میں تمام حدیں پار کر جاؤں۔؟؟
تم کوئی حد پار نہیں کرو گے! مجھے اچھی طرح سے پتا ہے۔۔۔

اور میں آخری بار بول رہی ہوں کہ مولوی اور گواہوں کا بندوست کر کے فوراً
لے آؤ ورنہ۔!

ورنہ۔!!!

میں وہ کر گزروں گی جو تم تصور بھی نہیں کر سکتے ہو۔!!! تمہیں اس بات
کا اندازہ بخوبی ہو چکا ہو گا کہ میں اپنی بات سے پیچھے ہٹنے والوں میں سے
نہیں ہوں۔۔۔!

شہوار اپنے کالج یونیفارم میں اپنے الجھے بالوں کو سمیٹے چمچہ ہلانے کے ساتھ ساتھ زبان بھی مسلسل چلا رہی تھی۔۔

شہوار تمہیں اپنے گھر لوٹنا ہوگا تمہارے باپ کو "دل کا دورہ" پڑا ہے۔!

تمہارے باپ کی حالت بہت نازک ہے۔!

شرجیل نے "نازک حالت" پر زور دیا اور شہوار کا رد عمل دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

ٹپ ٹپ آنسوؤں کی لڑیاں اپنا راستہ بنانے لگیں۔

چولے کو بند کر کے شہوار شرجیل کی طرف پلٹی جو کہ اسکے جواب کا بے

چینی سے منتظر تھا۔۔

شہوار نے اپنے آنسو خشک کئے مگر بنا روک رکاوٹ آنکھیں دوبارہ سے دغا بازی

کرنے لگیں۔۔۔

شہوار نے لمبی سانس خارج کی اور گویا ہوئی شرجیل میں۔۔۔۔۔۔۔

شہوار نے لمبی سانس خارج کی اور گویا ہوئی شرجیل میں تمہیں بتا رہی ہوں
--- چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔۔۔ اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے
اپنا نقطہ نظر واضح کرنے کی بھرپور کوشش جاری رکھی مگر حالات حاضرہ کی
تڑپ پر گلوگیر آواز شہوار کی بے بسی کی علامت تھی۔۔۔

شرجیل میں تمہیں بتا رہی ہوں۔! چاہے جو مرضی ہو جائے میں نکاح کے
بغیر ادھر سے کہیں نہیں جاؤں گی۔

تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔! تمہارا باپ موت کے بستر پر پڑا ہے اور تمہیں
نکاح کی پڑی ہوئی ہے۔ شرجیل کی ہمت بھی جواب دے گئی تو شدید غصے
میں دھاڑا۔۔۔

زار و قطار روتی شہوار مسلسل نفی میں گردن ہلائے جا رہی تھی۔۔۔

تم نہیں مانو گے؟؟؟

تم میرے ساتھ نکاح نہیں کرو گے؟؟

نہیں کروں گا۔!

کیا تمہارا یہ آخری فیصلہ ہے؟؟

ہاں میرا آخری اور اٹل فیصلہ ہے۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے میں بھی تمہارے اس گھر میں اپنی عزت دفنا کر نہیں جا
سکتی۔۔۔

شہوار نے چلاتے ہوئے پاس پڑی چھری اٹھالی اور بائیں کلائی کی نس پر
رکھ دی۔۔۔

آخری بار پوچھ رہی ہوں۔!

نکاح کرو گے یا نہیں۔؟؟؟!

شہوار تم پاگل ہو گئی ہو۔!!

شرجیل کے تو اوسان خطا ہو گئے۔۔ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس لڑکی کو
کیسے سمجھائے۔۔۔

شرجیل نے لپک کر آگے بڑھ کر چھری پکڑنا چاہی مگر شہوار دھاڑی۔

خبردار ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو۔! ورنہ میں نے اس تیز دھار چھری کے
پہلے وار سے کام تمام کر دینا ہے۔۔

شہوار کا حلیہ اس وقت قابلِ رحم تھا، پونی میں جکڑے بال بکھرنے لگے،
کثرت بکاء پر سو جھی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی۔۔۔ شہوار بچھری شیرنی کی
طرح شرجیل کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر رہی تھی۔

شرجیل میں بول رہی ہوں آگے مت بڑھنا ورنہ ساری زندگی پچھتاؤں گے ،
پہلے اپنی بہن ماں کی موت پر اور اب اپنے دشمن اول کی بیٹی کی موت پر
اپنی زندگی کو مزید جہنم نہ بناؤ۔۔۔!!

شہوار میں بول رہا ہوں چھری پھینک دو۔۔۔ !
شرجیل مجھے جواب ہاں یا ناں میں چاہئے۔!
شہوار ٹھیک ہے۔! شرجیل نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیے۔۔۔ مجھے تمہاری یہ
شرط منظور ہے۔۔۔!
ابھی کے ابھی چھری مجھے پکڑاؤ۔! شرجیل نے منت بھرے لہجے میں
درخواست کی۔۔۔

نہیں! جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا، تب تک میں اسی حالت میں
رہوں گی۔۔۔

زار و قطار روتی شہوار اپنی نازک کلائی پر چھری کا نشانہ سادھے کھڑی
تھی۔۔۔

شہوار میں نے بول دیا ہے ناکہ میں تم سے نکاح کرنے کے لیے تیار
ہوں۔ پھر فضول کی ضد چھوڑ دو۔!!!

التجائیہ انداز بیان مگر بے سود۔۔۔۔۔

جب تک میں کوئی کاروائی ہوتی ہوئی نہیں دیکھتی تب تک تم میرے قریب
نہیں آ سکتے۔۔

مجھے ابھی اپنا لائٹ عمل بتاؤ۔۔۔ شہوار ہچکیوں میں رو رہی تھی۔۔۔۔

اچھا یہ دیکھو میری طرف ! لاچار شرجیل نے فوراً جیب سے فون نکالا اور کسی کا نمبر ملانے لگا۔۔۔

سلام دعا کے بعد اصل نقطے کی طرف آیا۔۔۔

فاریز یار مجھے ابھی اور اسی وقت ایک عد نکاح خواں اور گواہ بھیج۔!!!

کیا۔؟؟؟ فاریز کو کرسی پر بیٹھے بیٹھے جھٹکا لگا۔۔۔

اولے کمینے رات کے دس بج رہے ہیں ، میں اس وقت تجھے کہاں سے نکاح خواں ڈھونڈ کر دوں ؟ اور ویسے یہ کس کا نکاح ہو رہا ہے۔۔۔ ؟

میرا۔!!! شرجیل نے مجبوراً بولا جبکہ اس کا سارا دھیان شہوار میں تھا۔۔۔۔۔ جو کہ

ہنوز اسی حالت میں کھڑی تھی۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ تجھے اچانک سے نکاح کی کیا سوچھی ہے۔ ؟

بس یار ایک مجبوری آڑے آگئی ہے۔ ہائے شرجیل کاش یہ مجبوری مجھے
بھی آن پڑے، میں بھی کسی ضرورت مند دوشیزہ کا ہاتھ تھام لوں۔۔۔
فاریز اب بس بھی کر نہ یار جو بولا ہے وہ کر۔! میرے پاس وقت بہت کم
ہے۔!

چل تو فکر نہ کر میں قریبی مسجد جاتا ہوں اور پھر ساتھ میں حماد کو بھی لے
آتا ہوں۔ ایک وہی تو ہے اس وقت میرے پاس، باقی سارے تو گھروں کو
کوچ فرما چکے ہیں۔۔۔

فاریز جس مرضی کو لا مگر آدھے گھنٹے کے اندر اندر میرے گھر پہنچ۔۔۔!!!

شرجیل نے فون جیب میں ڈالا اور فوراً شہوار کے ہاتھ سے جھپٹ کر چھری
لی جسے اس نے بنا کسی تردد کے شرجیل کو تھما دیا۔۔۔

ابھی خوش ہو؟!

تمہاری اس فضول کی ضد نے میرا کردار مشکوک کر دینا ہے ، میرے باکردار

، پارسا دوست کیا سوچیں گے؟

میں نے اپنی جوانی عورت کی ہوس میں نہیں گزاری ہے تبھی اپنے حلقہ

احباب میں میرا ایک مقام ہے ---!

جاؤ جا کر چہرہ دھو۔! مفت کی مصیبت گلے پڑ گئی ہے ---

شہوار کا رونا ہنوز جاری تھا۔ اب کیوں رو رہی ہو؟ تمہاری ضد تو پوری کر رہا

ہوں۔

اور ہاں نکاح کے فوراً بعد تم نے ادھر سے نو دو گیارہ ہو جانا ہے لہذا میرے

ساتھ کوئی اور کھیل کھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

شرجیل نے دانت چبا کر شہوار پر واضح کر دیا۔۔۔

باورچی خانے میں موجود تمام چھوٹی بڑی چھریاں اٹھا کر دراز کے اوپر چھپا دیں
، شہوار کی دسترس سے مکمل دور۔۔

ابھی کھڑی مجھے کیا گھور رہی ہو؟ جو بولا ہے وہ کرو۔۔!

اور ہاں اپنی والدہ کو اپنے اس کارنامے کے بارے میں بتانا چاہتی ہو تو یہ لو
میرا فون اور بات کر لو۔! شرجیل نے لٹھ مار انداز میں جیب سے فون نکال
کر آگے بڑھایا۔۔۔

نہیں اسکی ابھی ضرورت نہیں ہے۔! شہوار نے روٹھے انداز میں بولا اور
باورچی خانے سے نکل گئی۔۔۔

شرجیل کی کوفت اور غصہ اپنے عروج پر تھا، اسکے بس میں ہوتا تو شہوار کا
سر پھاڑ دیتا۔۔۔

شہوار کمرے میں لوٹتے ہی غسل خانے میں گھس گئی اور اپنے لال ٹماٹر
چہرے کو ٹھنڈے پانی کے چھینٹوں سے تقویت بخشی ---

حسب وعدہ فاریز اپنے ہمراہ سرمد، زین، حماد اور نکاح خواں کو لئے آن
دھمکا ---

اولے تو کہہ رہا تھا سارے گھروں کو لوٹ گئے ہیں؟ شرجیل نے فاریز کو
مشکوک نظروں سے دیکھا ---

بس یار صرف ایک فون کی دیر تھی یہ سب اپنی اپنی بلوں سے چھلانگیں
لگاتے نکل آئے ہیں اور ویسے بھی ہمارے جگری یار کا نکاح ہے، کوئی مذاق

تھوڑی یے۔۔ تو بالکل بھی گھبرا نہیں مٹھائی ساتھ لایا ہوں۔! فاریز نے اپنی
دانائی جھاڑی۔۔۔

سب کی چھیڑ خانیاں اپنے عروج پر تھیں جبکہ شرجیل بناوٹی مسکراہٹ
سجائے سب کے چٹکلوں پر محفوظ ہونے کی اداکاری کر رہا تھا۔۔۔

مولوی صاحب دلہن کے والد اس وقت ہسپتال میں زندگی اور موت کی
کشمکش میں ہیں اور دلہن کی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ وہ ایک مضبوط
اور محفوظ پناہ گاہ کی غرض سے نکاح کے بندھن میں بندھنا چاہتی ہے تاکہ
اپنے قریب المرگ باپ کو تسلی دے سکے۔۔۔ لفظ دلہن ادا کرتے ہوئے
شرجیل کا خون کھولا۔۔۔ مولوی صاحب دلہن کے تمام رشتہ دار بیرون

ممالک مقیم ہیں لہذا لڑکی یعنی داسن کی طرف سے آپ اس کے ولی ٹھہریں گے۔۔

فاریز اس ساری گفت و شنید کے دوران شرجیل کو مسلسل گھور رہا تھا۔۔۔
سلسلہ کلام رکتے ہی فاریز نے مولوی صاحب سے دومنٹ مانگے اور شرجیل کو آنکھ کے اشارے سے باورچی خانے میں لے گیا۔۔۔

شرجیل یہ سب کیا چکر ہے؟؟؟ مجھے سیدھی طرح بتا۔! مجھے تو دال میں کچھ کالا نہیں بلکہ ساری دال ہی کالی لگ رہی ہے۔۔۔!

فوراً سے پہلے سچ اگل دے ورنہ تجھے ریل کی پٹری پر دھکا دے دوں گا۔۔۔!!
یار فاریز اس وقت میرے پاس بہت کم وقت ہے میں تجھے تمام حقائق سے آگاہ کر دوں گا مگر اس وقت اس نکاح کو ہو لینے دے یار۔!!!
بس یہی سمجھ کے تیرے دوست کی عزت داؤ پر لگی ہے۔۔۔!

اوہ تیری خیر!

تو ویسے بڑا گھنا نکلا ہے۔!

یار اس وقت جس اذیت سے میں گزر رہا ہوں وہ مجھے پتا ہے! بس اب ایک

پل ضائع نہ کریا۔!

اوائے ہوئے بڑی جلدی میں ہے پیارا راج دلارا سا اذیت میں مبتلا دلہا۔!

فاریز نے چھیڑتے ہوئے شر جیل کا کندھا تھپتھپایا اور دوسرے کمرے میں

نکاح شروع کرنے کا عنذیہ سنا دیا۔۔

مولوی صاحب آپ پھر بسم اللہ کریں۔!

آپ نے باہمی رضامندی سے دلہن کا حق مہر مقرر کر دیا ہے؟؟

حق مہر کا سنتے ہی شر جیل کے منہ میں کڑواہٹ گھل گئی۔ جی چاہا حق مہر کے بجائے اس لڑکی کو پہلی گولی سے اڑا دے، جس نے اسکو ناکوں چنے چبوا کر رکھ دیئے ہیں۔۔۔

شر جیل نے جیبیں ٹولنی شروع کر دیں۔ مولوی صاحب اس وقت جو کچھ میری جیب میں ہے وہ سب دلہن کے مہر میں لکھ دیں۔۔۔

فاریز تم لوگ یہ سب پیسے گنو۔۔!

شر جیل نے دونوں جیبیں ٹولیں تو تین ہزار کے لگ بھگ رقم برآمد ہوئی۔۔۔

شر جیل یار ٹوٹل رقم دو ہزار آٹھ سو ستر روپے 2870 بنتے ہیں اور باقی کی رقم تو مجھ سے ادھار لے لے، لہذا تین ہزار پورا کر۔! اور مجھے بعد میں لوٹا دینا۔۔۔ محفل میں موجود سب کے قہقہے بلند ہوئے سوائے شر جیل کے جو

ایک لمحہ ضائع کئے بنا اس مصیبت کو اپنے گھر سے نکالنے کی تگ و دو میں

تھا۔۔۔

شہوار کمرے میں بے چینی سے چکر کاٹ رہی تھی، کمرے میں گھڑی کی
ٹک ٹک کے علاوہ مہمان خانے میں موجود نفوس کے قہقہے سنائی دے رہے

تھے۔۔۔

باہر قدموں کی چاپ سنائی دی تو دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ دستک پر انتظار
کا بول کر فوراً بستر پر پڑی سفید چادر کو اپنے چاروں اطراف لپیٹ کر بستر کے
کونے میں ٹک گئی۔۔۔ دوپٹہ تو شاید کب کا کہیں کھو چکا تھا۔۔۔

اجازت ملنے پر شرجیل نے کمرے کے اندر داخل ہوتے ساتھ کھا جانے والی
نظروں سے شہوار کو گھورا جو بستر کی چادر میں لیٹی سادگی کی تمام حدیں پار کر
رہی تھی۔۔۔

مولوی صاحب تشریف لے آئیں۔!

اسباب و قبول کے بعد دستخط کا وقت آن پہنچا تو شہوار پر شدید قسم کی کپکپی
طاری ہو چکی تھی۔ آنسو لڑھک لڑھک کر گھونگھٹ میں چھپے چہرے کو بھگو
رہے تھے۔۔۔

قلم پکڑتے ہوئے ہاتھوں میں شدید لرزہ طاری تھا۔۔۔

بیٹی ادھر دستخط کر دیں۔

ایسے لگ رہا تھا کہ شہوار کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔۔۔

نجانے میرا یہ فیصلہ مستقبل میں مجھے پچھتانے پر کتنا مجبور کر دے گا
-؟ طرح طرح کی سوچیں شہوار کے دماغ میں جکڑوں کی صورت اختیار کر چکی
تھیں۔۔۔ قریب الموت باپ کی یاد، بے گناہ بے خبر ماں کا پیار ستانے لگا

--

گھٹی گھٹی آواز میں روتے ہوئے دستخط کا مرحلہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔۔
مولوی صاحب نے کاغذی کاروائی مکمل کرنے کے بعد مہمان خانے کا رخ
کیا تو شرجیل بھی پیچھے ہو لیا۔۔

سنیں!

شہوار نے سوگوار سی آواز میں کمرے سے نکلتے شرجیل کو پکارا۔
شرجیل نے کھا جانے والی نظروں سے پلٹ کر دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو میری
زندگی سے دفع کیوں نہیں ہو جاتی ہو۔۔

اب پھوٹو بھی! شرجیل نے تلخ لہجے میں مخاطب کیا۔۔۔

وہ وہ وہ کیا ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔؟

ہاں ہو چکا ہے اب ادھر سے نکلنے کی تیاری پکڑو، میں ان سب کو فارغ کر

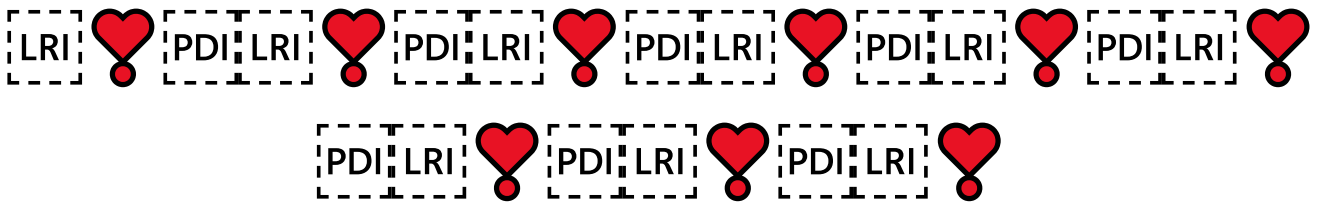
کے تمہیں تمہارے باپ کے پاس چھوڑ کر آؤں۔!

وہ مجھے کچھ کہنا تھا شرجیل!۔

فی الحال میرے پاس وقت نہیں ہے جو کہنا ہے گھر سے نکل کر کہہ

لینا۔۔۔

شہوار نے اثبات میں گردن جھٹکی۔۔۔۔



کمرے میں چھن چھن کر آتی دن کی روشنی سے رختی کی آنکھ کھل گئی۔ چار سالوں میں یہ پہلی رات تھی جب وہ اتنی پرسکون ہو کر گہری نیند سو گئی ورنہ اکثر اوقات رات ایک کرب اور پچھتاووں کی نظر ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔
آنکھوں کو مسلتے ہوئے اٹھ بیٹھی تو سامنے کونے والی کرسی پر ارسل کو بیٹھے پایا۔

میں خواب تو نہیں دیکھ رہی ہوں؟؟

فوراً بھاگ کر ارسل کے گھٹنوں سے لپٹتے ہوئے ادھر ہی فرش پر ڈھیر ہو گئی۔۔۔ بھل بھل کرتے آنسوؤں کے زیر اثر گلوگیر آواز میں بولی۔۔۔۔۔
ارسل میں آپ سے بہت معذرت چاہتی ہوں۔ میں نے اس دن کو پانے کے لیے دن رات دعا مانگی تھی کہ صرف ایک مرتبہ آپ مجھے مل جائیں۔۔۔

ارسل آپ پوچھیں گے نہیں کہ اس دن ہم سب کے ساتھ کتنا بھیانک
کھیل کھیلا گیا تھا؟ فرش پر بیٹھی شرمندہ، رنجیدہ سی رختی ارسل سے نظریں
ملانے کی سکت کھو چکی تھی۔۔۔

رختی تم نے مجھے پوچھنے کے قابل چھوڑا ہو تو تب پوچھوں نا؟ جس شخص کا
اگلی صبح ولیمہ ہو اور اسکی داسن غائب ہو تو وہ شخص کس سمت جائے گا
؟؟؟ - ارسل کا غمزہ انداز بیان رختی کو ہلا کر رکھ گیا۔۔

تمہیں پتا ہے صرف تم لوگوں کی حماقت کی وجہ سے ہمیں ہمارا آبائی گھر بیچنا
پڑ گیا۔

محلے میں لوگ طرح طرح کی بولیاں بولنے لگ گئے تھے، جتنے منہ اتنی باتیں
سنی ہیں میں نے۔۔

مجھے بتاؤ میرا کیا قصور تھا؟؟

تمہاری عقل گھاس چرنے گئی ہوئی تھی جو تم حجلہ عروسی سے نکل کر
ممائی کی فرمانبرداری میں نکل کھڑی ہوئی تھی۔۔

رختی تمہیں ایک فیصد بھی انداز نہیں ہے کہ میں نے یہ چار سال کتنے
کرب میں گزارے ہیں۔

فاریز نہ ہوتا تو شاید میں نیم پاگل ہو چکا ہوتا۔ فاریز نے میرا ساتھ ایک ماں اور
ایک باپ بن کر دیا ہے، جو بات میں کسی دوسرے سے نہیں کر پاتا تھا،
وہ فاریز کے گوش گزار کرتے ہی اسکی پھلجڑیوں کی نظر ہو جاتی اور مجھے ہر

چیز ہلکی پھلکی محسوس ہونے لگتی مگر اس سب تک پہنچنے کے لئے مجھے مہینے
نہیں بلکہ سال لگے ہیں۔۔۔

پھسر پھسر روتی رختی نے یکدم چہرہ اٹھا کر غمزدہ ارسل کو دیکھا اور بولی۔۔۔
ارسل مہربانی کریں! مجھے صرف ایک موقع دیں اور میری پوری بات سن لیں
۔۔۔! رختی کی التجائیں اپنے عروج پر تھیں۔۔۔ صرف ایک موقع! اس کے
بعد۔ جو آپ فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا۔ آپ رختی کی زبان سے لفظ
اف بھی نہیں سنیں گے۔۔۔

کرسی پر بیٹھا ارسل مسلسل رختی کو گھور رہا تھا۔۔۔

رختی نے آنسو پونچھے اور سلسلہ کلام جوڑا۔۔۔

ارسل ہماری شادی کی رات جب آپکو کسی نے باہر بلایا تھا، اس کے ٹھیک
دو منٹ بعد ممانی روتی ہوئی ہمارے کمرے میں آن دھمکی اور میرے سامنے

ہاتھ جوڑنے لگی کہ مجھے ہر صورت انکے ساتھ ابھی نکلنا ہو گا، ماموں کو دل کا دورہ پڑا ہے، انکی شدید خواہش ہے کہ وہ امی، حماد اور مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ جو امی کا جائیداد میں حصہ بنتا ہے وہ اپنی زندگی میں امی کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے انکے ساتھ صرف دو گھنٹے کے لئے جانا ہو گا کیونکہ ماموں اس بات پر بضد ہیں اور اس ملاقات کے فوراً بعد وہ ہمیں سب کو گھر واپس پہنچا جائیں گی۔۔۔

رختی تم نے میرا انتظار کیوں نہیں کیا تھا۔؟
ارسل میں نے بہت کوشش کی تھی مگر انکی حالت اس قدر کریناک منظر پیش کر رہی تھی کہ آپ کی امی نے بھی بولا کہ اگر ماموں کی حالت اس قدر ابتر ہے تو مجھے کسی کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے، مجھے بناناخیر کے

فورا ممانی کے ساتھ جانا چاہیے۔ وہ کہہ رہیں تھیں کہ ساری زندگی کے
پچھتاؤں سے بہتر ہے کچھ دیر کے لئے چلی جاؤ۔۔۔

جب ماموں اس قدر چاہ سے بلا رہا ہے تو اسکا دل مت دکھاؤ۔۔۔۔۔ ارسل میں
بھی سب کی فرمانبرداری اور ممانی کی پیروی میں عروسی جوڑے میں ہی نکل
کھڑی ہوئی۔ گاڑی میں حماد اور امی پہلے سے موجود تھے۔
افراتفری میں مجھے گاڑی کے اندر دھکیلا گیا اور جھٹ سے گاڑی دڑالی گئی۔
میرا پرس ممانی کے ہاتھ میں تھا، میں نے موبائل کی تلاش میں پرس کھنگالا
مگر میرا فون غائب تھا۔۔
مجھے اس وقت بھی سمجھ نہیں آئی۔۔۔

امی تو سارا راستہ اپنے اکلوتے بھائی کی محبت میں روتی رہیں جبکہ میرا سارا دھیان آپ کی طرف تھا کہ صرف ایک مرتبہ آپ کو پیغام بھیج دوں یا پھر بات کر لوں۔۔۔

اسی طرح ایک گھنٹہ گزر گیا۔۔ میرے اور حماد سے رہا نہیں گیا تو پوچھ بیٹھے۔ ممانی ماموں کو نئے ہسپتال میں داخل ہیں؟ بولیں انکو حیدر آباد سے کراچی ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے لہذا ہمیں اب ادھر پہنچنا ہے۔

حیدر آباد سے کراچی تک کا سفر شدید پریشانی میں کٹا۔ حماد کا فون بھی غائب تھا۔۔

بالآخر ممانی کی چال کھل کر سامنے آئی جب اس نے بندوق کے زور پر امی سے امی کے حصے کی تمام جائیداد ماموں کے نام لکھ کر دینے کا بولا۔۔

ممائی نے زبردستی میری ماں کو مجبور کیا اور ہمارے حصے کی تمام جائیداد
اپنے شوہر کے نام لکھوالی۔۔۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

"اور ایک دوسرے کا مال ناحق و باطل طریقے سے نہ کھایا کرو، اور نہ ہی
حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کر لیا کرو، حالانکہ
تم جانتے ہو"۔۔۔ البقرة (188) -

لہذا یہ معاملہ بہت ہی سخت ہے اور حساب و کتاب بھی بہت مشکل ہے تو
فکر کریں۔!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کسی مسلمان کا مال اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر حلال نہیں"

اور غصب کی گئی چیز یا تو جائداد ہوگی یا پھر منتقل ہونے والی چیز اس لیے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی ایک بالشت زمین ظلم زیادتی سے حاصل کی اسے ساتوں

زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا"۔ [صحیح البخاری: 2453]

Novelnagri

غاصب پر ضروری اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے اور غصب کی ہوئی چیز کو اس کے مالک کو واپس لوٹائے اور اس سے معافی و درگزر طلب کرے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی کی طرف راہنمائی فرمائی ہے ۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"جس نے بھی اپنے کسی بھائی پر ظلم و زیادتی کی ہے اسے آج ہی اس کا کفارہ ادا کر دے قبل اس کے کہ اس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں (یعنی قیامت کے دن) اگر اس کی نیکیاں ہوں گی تو وہ مظلوم کو دی جائیں گی

اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ لے کے اس پر ڈال دیئے جائیں
گے اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔"

اگر غصب کردہ چیز اس کے پاس موجود ہے تو وہ اسی طرح اس کو مالک تک
پہنچا دے اور اگر ضائع ہو چکی ہے تو اس کا بدلہ دینا چاہیے۔

ہم سب ہقا بقا رہ گئے۔

ممافی شیریں نے ہم سب کی زندگیوں میں وہ زہر گھولا ہے کہ جس کا اثر
تاحیات باقی رہے گا۔۔۔

رختی نے روتے ہوئے اپنے آنسو گرڈ ڈالے اور بات جاری رکھتے ہوئے ارسل
کو غور سے دیکھا۔۔۔

ارسل آپ کو میری بات سمجھ آرہی ہے؟؟؟
ہاں آرہی ہے۔! آگے بولو۔!

ارسل کا غصہ ابھی بھی برقرار تھا۔۔۔

ارسل بات صرف دستخطوں تک محدود نہیں رہی، ممانی نے یہ سب کاروائی
اپنی نگرانی میں اپنے کاندوں سے کروائی۔۔۔ دستخطوں کے بعد میرے
عروسی لباس اور زیورات اتروانے کا مطالبہ کیا۔۔
ارسل نے جبرے بھیج لیے۔۔

گاڑی کراچی سے باہر کسی ویرانے گھر میں لا کر روکی گئی اور مجھے بندوق کے
زور پر لان کا جوڑا تھما کر عروسی لباس سے لے کر زیورات تک اتروا لیے
گئے۔۔

کیا تم اکیلی تھی اس کمرے میں ؟؟؟ ارسل نے غضب ناک لہجے میں
پوچھا۔

رختی نے ڈر کر رونا شروع کر دیا۔۔

رختی میں کچھ پوچھ رہا ہوں ، یہاں پر معاملہ میری عزت اور غیرت کا ہے ۔
ارسل اس کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا۔ رختی نے سسکتے ہوئے
داستان غم جاری رکھی ۔۔۔

ان تمام باتوں کے باوجود ہم سب ممافی کے ترلے کرتے رہے کہ جو لینا تھا
لے لیا ہے اب ہمیں واپس حیدرآباد چھوڑ آئے۔۔۔

Novel nagri

مگر ممانی کی مکروہ منصوبہ بندی ابھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچی تھی ، بولی
میری بیٹی کے ارمانوں کا آج قتل ہوا ہے ، نازنین کی جگہ تم نے لے لی

ہے ---

نازنین ارسل سے شادی کی خواہش مند تھی مگر میری وجہ سے وہ ارسل سے
محروم رہی۔

ممانی بولی - میری بیٹی گزشتہ دو دن سے بھوکی ہے لہذا اب تمہارے بھوکے
رہنے کے دن قریب ہیں۔۔

ممانی کے کاٹ دار لہجے میں اس قدر حسد تھا کہ اس کا مکروہ چہرہ ابھی بھی
میرے دل کو چھلنی کرتا ہے۔۔۔ ارسل ممانی کا حسد ہماری زندگیوں کو اجاڑ
گیا۔

ہمیں بندوق کے زور پر کراچی سے میلوں دور تھر کے کسی علاقے میں بے
یارو مددگار اتار دیا گیا۔

ہم روئے گرگڑائے مگر اس سفاک عورت نے مال اور اولاد کی خاطر ہماری
زندگیوں میں زہر گھول دیا۔۔۔۔

ارسل ہم تپتے صحرا میں کتنے گھنٹے چلتے رہے، ہمیں کہیں بھی کوئی آبادی یا
پانی کی ایک بوند نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

ہمارے ہونٹ خشک ہو کر پھٹنے لگے، پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔۔ مگر کہیں
سے بھی کوئی ذی روح نظر نہ آیا۔۔۔

ہم سب کے موت قریب سے قریب تر ہونے لگے پھر شاید زندگی کی چند
سانسیں باقی تھیں کہ ایک چرواہے کا گزر ہوا جس نے ہم سب کو ایک

Novelnagri

جھاڑی دار صحرائی درخت کے نیچے ندھال پڑے دیکھا۔ فوراً اپنی چمڑے کی

مشک سے پانی نکال کر ہم سب کو پلانے لگا۔۔۔

وہ چرواہا اللہ کی طرف سے غیبی مدد تھی، ورنہ آج ہم میں سے کوئی بھی آپ

کے سامنے نہ ہوتا۔

پھر وہ شخص ہمیں اپنی جھکیوں میں لے گیا۔ ساری صورت حال سننے کے

بعد بولا کہ کراچی شہر تک پہنچنے کے لئے بڑی رقم درکار ہے جبکہ ہمارے پاس

پھوٹی کوڑی نہ تھی۔

رخشی نے روتے دھوتے اپنی بات مکمل کی۔۔

رختی کی داستان غم جاری تھی کہ دھڑ دھڑ دروازے نے دونوں کو چونکا دیا

ارسل نے بھاگ کر دروازہ کھولا تو امی کا -----

رختی کی داستان غم جاری تھی کہ دھڑ دھڑ دروازے نے دونوں کو چونکا دیا

--

ارسل نے بھاگ کر دروازہ کھولا تو امی کا چہرہ کسی انہونی کی خبر دے رہا تھا۔ ارسل بیٹا تمہاری تائی کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی ہے تم جلدی سے انہیں ہسپتال پہنچاؤ۔۔۔

رختی جو کہ ارسل کے عقب میں کھڑی سن رہی رہی تھی، سنتے ساتھ ادھر ہی جھول گئی۔۔۔

چچی نے لپک کو رختی کو تھاما، رختی ہوش کرو میری بچی۔! تمہاری امی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

ارسل تم فاریز کو بلاؤ فوراً، میں رختی کو دیکھتی ہوں۔۔۔
جی امی! ارسل نے جیب سے فون نکال کر فاریز اور حماد کو فوراً گھر پہنچنے
کا بولا اور خود تائی کی حالت زار پر بے بس ہو گیا۔

ارسل بیٹا کچھ کر۔! ساری رات اس نصیبوں جلی نے روتے ہوئے گزاری
ہے۔ کیا کیا ظلم برداشت نہیں کیا میرے انعام کے بیوی بچوں نے،
ہائے میں انعام کی اولاد کا خیال نہ رکھ سکی۔۔

اس شیریں کو تو اللہ پوچھے گا جس نے ہمارے ہنستے بستے گھر کو اجاڑ دیا۔۔۔
ہائے زمین کے ٹکڑوں کے پیچھے وہ تو انسانیت ہی بھول گئی، ایسا انسانیت
سوز کام کیا ہے کہ بس اللہ کی پناہ۔۔!!

اے کل موئی تجھے جائیداد ہی چاہیے تھی تو ادھر سب کے سامنے لکھوا کر
لے جاتی، ہم خود اپنی بہو کو بولتے تجھ ندیدی کو لکھ کر دے دے۔۔۔

اس لالچی عورت کا منصوبہ تیار تھا اسی لئے تم شادی پر بھی نہ آئی اور پھر
شام کو اداکاری کر کے لے گئی میری اس سادہ لوح بہو اور پوتے پوتی

کو۔۔۔!!!

دادی کا واویلا اپنے عروج پر تھا۔۔ جبکہ ارسل اپنی طرف سے ہر حربہ آزما رہا
تھا۔

ارسل میرا بچہ جتنی دیر میں کوئی ڈاکٹر پہنچتا ہے تو اپنے سیکھے ہوئے علم کو
استعمال میں لا۔!!

کرسی پر بیٹھی دادی زار و قطار رو رہی تھیں اور ساتھ میں اپنے دل کا غبار بھی نکال رہی تھیں۔۔

ارسل نے سی۔ پی۔ آر کے ذریعے دل کو دوبارہ حرکت میں لانے کی بھرپور کوشش کی مگر شاید بہت دیر ہو چکی تھی۔۔

ارسل کے ہاتھوں میں تائی کا بے جان وجود لڑھک گیا۔۔۔
حالات کی ستائی بیوہ تائی ساس موقع پر ہی فانی دنیا سے کوچ کر گئی۔۔۔
دادو اپنے آپ کو سنبھالیں۔۔!! تائی اب اس دنیا میں نہیں رہی ہیں۔
ارسل نے غمزدہ انداز میں اعلان کیا۔۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

سارے گھر میں کہرام مچ گیا۔ فاریز حماد کے گھر میں قدم رکھنے سے قبل تائی کی سانسوں کی ڈور ٹوٹ چکی تھی۔

چند ساعتوں میں تایا کا تین افراد کا کنبہ تین سے دو پر آگیا۔

رختی کے والد انعام جنہوں نے شادی کے فوراً بعد سعودی عرب جانے کے لئے درخواست دی جو کہ ایک تعمیراتی کمپنی نے قبول کر لی اور رزق حلال کے متلاشی انعام احمد اپنے بیوی بچوں کو اپنی والدہ کے حوالے کر گئے۔ دادی نے ایک بڑے گھر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا تاکہ دونوں بھائیوں کے درمیان بیوی بچوں کی وجہ سے کسی قسم کی ناچاقی پیدا نہ ہو اگرچہ بچے اکثر و بیشتر ایک دوسرے کے گھروں میں ہی پائے جاتے تھے۔۔۔

یوں وقت گزرتا گیا رختی بارہ سال اور حماد کی عمر دس سال تھی جب انعام احمد عمارت کی تعمیر کے دوران اونچائی سے گر کر دنیا فانی سے کوچ کر گئے، یوں ساری ذمہ داری چھوٹے بھائی اکرام کے کندھوں پر آگئی جسے انہوں نے بہت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ دونوں عورتیں یعنی دیورانی جیٹھانی لفظی واروں سے پرہیز کرتیں تھیں جس کی بنا پر آپس کے تعلقات خوشگوار تھے اور زندگی کا پھیپہ برق رفتاری سے چلتا رہا۔

دادی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اٹھارہ سالہ رختی اور اکیس سالہ ارسل کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا گیا۔ ارسل جو کہ ابھی بھی زیر تعلیم تھا مگر دادی کا اصرار تھا کہ یتیم بچی ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ اسے دنیا

کے سرد گرم سے بچایا جائے اور ارسل سے بہتر رختی کے لئے اور کوئی شخص ہو ہی نہیں سکتا ہے۔۔

دادی کے اصرار پر یہ فرض بھی خوش اسلوبی اور سادگی سے اپنی منازل طے کر گیا۔ مگر حاسدوں کی جلا کر خاکستر کر دینے والی نظر اس گھرانے کو اجاڑ گئی۔۔۔

نازنین جو کہ ارسل کی ہم جماعت تھی ارسل پر بارہا ڈورے ڈال چکی تھی مگر ہر بار ناکام ہو جاتی۔۔۔

رختی اور ارسل کی شادی کا سن کر گویا اس کے سینے میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور اپنی حاسد ماں کو اپنا ہمراز بنا کر رختی کا قصہ تمام کرنے کی ٹھانی۔

پیسے کی ریل پیل کے باوجود بھی مزید کالچ ان لالچی عورتوں کا شیوہ تھا۔۔۔

حسد کی آگ میں جھلستی دونوں ماں بیٹی نے رختی اور اسکے گھرانے کو کہیں
کا نہ چھوڑا۔۔

شیریں کا شوہر یعنی رختی کا ماموں کروڑوں کے کاروبار کا مالک مگر دل کچے
لسوڑے کی مانند جو اپنی لیس بھی کسی کو دینا گوارا نہ کرے۔۔
[جن قارئین کرام کو علم نہیں ہے انکی معلومات کے لیے لسوڑا بھی ایک
سبز رنگ کا لیس دار پھل ہے جو درخت پر اگتا ہے اور اس کا اچار بنتا
ہے]۔

ساری زندگی اپنی لالچی بیوی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے بیوہ بہن کو
کبھی نہ پوچھا اور نہ کبھی کوئی مالی امداد فراہم کی۔۔۔

باہر لوگوں میں رحم دلی اور دریا دلی کی بھڑکیں مارنے والا یہ کم ظرف ماموں
اور اسکے لالچی حاسد بیوی بچوں سے اس بیوہ پھسپی کی یہ خوشی بھی ہضم نہ
ہو پائی۔۔۔

یتیموں مسکینوں پر خرچ کرنے سے بھی رشتہ داروں کا حق زیادہ ہے اور وہ
ان پر مقدم ہیں چنانچہ ارشاد الہی ہے :
"لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں - آپ (ان سے) کہہ دیں
کہ بھلائی (مال) سے جو بھی تم خرچ کرو وہ اپنے والدین ، رشتہ داروں ،
یتیموں ، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے ۔"

(البقرہ : 215)

رشتہ داروں پر خرچ کرنا دو گنا اجر و ثواب ہے - چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"مسکین پر صدقہ صرف صدقہ ہے جبکہ قرابت داروں پر صدقہ ہی نہیں بلکہ ساتھ ہی صلہ رحمی بھی (دو گنا اجر و ثواب) ہے" - (ترمذی)

صدقہ سب سے پہلے جسے دیا جائیگا وہ ایسے قرابت دار ہیں جو مسکین بھی ہوں ، ابو طلحہ رضی اللہ عنہا نے اپنا باغ صدقہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "میں سمجھتا ہوں کہ اس باغ کو تم اپنے قرابت داروں پر صدقہ

کردو"۔ تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں اور چچا زادوں پر صدقہ کر دیا"۔ (مستفوق علیہ)

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کروں، یہ چیز مجھے بیس درہم صدقہ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے"۔

قربت داروں پر خرچ کرنے والا شخص سخی اور صاحب جود و کرم ہے۔ امام شعبی فرماتے ہیں:

"میرے قربت داروں میں سے جو بھی فوت ہو اور اس پر کسی کا کوئی قرض ہو، اس کا قرض میں ادا کروں گا"۔

صلہ رحمی اللہ کے حکم سے مصائب و مشکلات کو دور کرتی ہے اور اللہ کے فضل کے ساتھ بندے سے بلائیں دور کرتی ہے ۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی - [اقرا باسم ربک الذی خلق] -

نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (غار حراء - جبل نور) سے کانپتے

ہوئے واپس آئے اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر پہنچتے ہی فرمانے لگے :

زنلونی (مجھے کمبل اوڑھا دیجیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کی خبر

خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دی اور فرمایا کہ میں ڈر گیا ہوں اور مجھے جان کا خطرہ

لاحق ہو گیا ہے ۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : اللہ کی قسم ! آپ کو ایسا

کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا ، اللہ آپ کو کبھی غمناک و پریشان نہیں کرے گا

کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں - کمزوروں کی دست گیری فرماتے ہیں ،
ناداروں کو کپڑا پہناتے ہیں اور مہانوں کی میزبانی کرتے ہیں " - (صحیح
بخاری) -

حیدرآباد کے اس رئیس زادے کی ناک تلے اس کی بیوی ایسا کھیل کھیل
گئی کہ اسے کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی۔۔۔ طے شدہ منصوبے کے مطابق
وہ لوگ رشتی ، حماد اور انکی ماں کا کانٹا نکال کر سیدھے اپنے اسلام آباد
والے گھر منتقل ہونا چاہتے تھے۔۔۔

بد نصیب ماموں تو پہلے ہی ملک سے باہر تھا جبکہ ممانی شیریں نے اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے بچوں کو ایک دن قبل ہی اسلام آباد والے نئے گھر میں منتقل کر دیا۔۔

اور خود اپنے غنڈہ گرد محافظوں اور ڈرائیور کے ہمراہ اپنی سیاہ کاریوں میں جت گئی۔۔۔

یوں اس حاسد عورت نے اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین کے لیے کسی کے آشیانے کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔۔

ارسل نے تائی کی کھلی آنکھیں بند کیں اور رختی کی طرف لپکا جوامی کے ساتھ لگی سسک رہی تھی۔۔۔

امی آپ ادھر دادو کو سنبھالیں، میں رختی کو دیکھتا ہوں۔۔

ارسل نے آگے بڑھ کر رختی کو سہارا دیا، غم سے نڈھال رختی کی آنکھیں
پتھرا چکیں تھیں۔۔

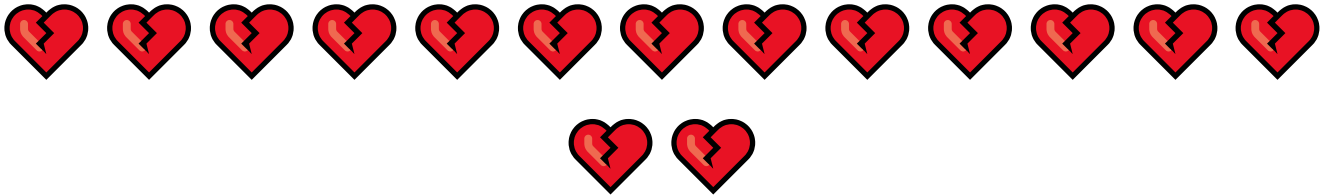
ارسل نے اسے اپنے حصار میں لے لیا اور سر سہلاتے ہوئے بولا رختی اللہ
کو یہی منظور تھا۔

دیکھو میں ہوں نا تمہارے پاس۔!

سبھی تو تمہارے اپنے ہیں۔!

تمہارے خیر خواہ ہیں۔۔!

یک ٹک ایک ہی زاویے پر دیکھتی رختی دوبارہ سے ارسل کی باہوں میں جھول
گئی۔۔۔



NovelInagri

سب کے گھر سے نکلنے کے فوراً بعد شرجیل قہر برساتی نظروں سمیت شہوار
کے سر پر آن کھڑا ہوا۔۔

چلو اٹھو۔!

کہاں؟

تمہیں تمہارے باپ کے پاس چھوڑ کر آؤں!

اپنے گھر جاؤ گی یا ہسپتال؟؟

میرا گھر تو یہ ہے شرجیل! شہوار نے کھوئے لہجے میں بولا۔

تمہیں میں کچھ دیر قبل بول کر گیا تھا کہ تیار رہنا۔!

ابھی یہ ڈرامے بازیاں بند کرو اور فوراً نکلو میرے گھر سے۔!

شرجیل ابھی یہ گھر ہم دونوں کا ہے۔!

مجھے زیادہ بکواس نہیں سننی۔! سمجھی تم۔!

فوراً سے پہلے یہاں سے نکلو۔!!

وعدہ صرف نکاح کا تھا۔! جو میں نے پورا کر دیا ہے ، اب میں اسکو نبھاؤں یا

تمہیں طلاق دوں یہ مجھ پر منحصر ہے۔!

شہوار نے لفظ طلاق سنتے ساتھ ہی لپک کر شرجیل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

نہیں شرجیل۔! میں آپ کی ہر بات مانوں گی مگر آئندہ یہ لفظ اپنی زبان پر

نہ لانا۔!

میں ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔

شہوار روتے ہوئے شرجیل کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

کیا کر رہی ہو پاگل لڑکی۔؟؟

شرجیل نے زچ ہو کر اسے کندھوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا۔۔

میں باہر نکل رہا ہوں لہذا ایک منٹ ضائع کئے بنا میرے ساتھ چلو ورنہ مجھے
نہ کہنا کہ تم اپنے باپ کا آخری دیدار نہیں کر پائی۔۔۔

سوگوار سی اس نازک اندام نے اثبات میں گردن ہلائی اور کمرے سے باہر کا
رُخ کیا۔

ننگے پاؤں بستر کی سفید چادر لپیٹے شرجیل کی پیروی میں چلتی جا رہی تھی۔
گاڑی کا دروازہ کھلتے ہی اگلی نشست پر بیٹھنے کے لئے پاؤں اوپر اٹھایا تو پاؤں
میں جوتے نہیں تھے۔

تمہارے جوتے کدھر ہیں؟ شرجیل نے رعب دار انداز میں پوچھا۔
پتا نہیں۔! شہوار نے مختصر جواب دیا۔

ابھی ہسپتال جاؤ گی تو کیا ننگے پاؤں جاؤ گی؟

پتا نہیں۔!!

کیا پتا نہیں، پتا نہیں۔ پتا نہیں لگا رکھا ہے۔! شرجیل نے خوب جھاڑا۔۔

شرجیل مجھے نہیں معلوم کہ میرے جوتے کہاں گئے ہیں۔ میں ایک مغوی

لڑکی ہوں۔ میرا ان باتوں سے کیا لینا دینا۔ بولتے ساتھ ہی شہوار دھاڑیں مار
کر رونے لگی۔۔۔

کیا مصیبت ہے یار!

شرجیل کا جی چاہا کہ گاڑی کسی دیوار سے دے مارے اور اس آفت سے
جان چھڑا لے۔

اب یہ رونا دھونا بند کرو۔!

دوپٹہ کدھر ہے؟ وہ بھی مغوی لڑکی کو علم نہیں ہو گا۔ شر جیل نے شہوار

کی نقل اتاری جو ابھی بھی رونے کا شغل پورا کر رہی تھی۔۔

ابھی مجھے راستے سے تمہیں چادر اور جوتے دلانے پڑیں گے۔

جیب میں جو رقم تھی وہ بھی حق مہر میں دے دی ہے۔ اب یقیناً وہ رقم

بھی مغوی لڑکی کہیں بھول آئی ہو گی۔! اب پتا نہیں میری جیب میں

بینک کارڈ ہے بھی یا نہیں۔ شر جیل خود ہی سوال کر رہا تھا اور خود ہی جواب

بھی ڈھونڈ رہا تھا جبکہ شہوار ہنوز رو رہی تھی۔۔۔

برق رفتاری سے گاڑی چلاتے ہوئے ایک مارکیٹ کے سامنے گاڑی روکی۔۔

اپنا پاؤں دکھاؤ!

جی!

بہری ہو کیا؟

بولا ہے پاؤں دکھاؤ! تاکہ اندازے سے جوتا لے آؤں۔

میرے جوتے کا نمبر پانچ ہے۔! شہوار نے روتے ہوئے جواب دیا۔۔

او بی بی یہ برانڈ کے جوتے نہیں ہیں جو سب کے نمبر ایک ہی ہوں۔

یہاں ادھر سامنے والی عام دکان سے لا رہا ہوں وہ بھی اپنی گھڑی یا موبائل

گروی رکھوا کر کیونکہ میری جیب میں نہ پیسے ہیں اور نہ کارڈ ہے۔۔

شرجیل غصے سے پھنکاتا گاڑی سے باہر نکل گیا۔۔

دس منٹ بعد ایک کالے رنگ کی ربڑی چپل کے ساتھ ایک بڑی کالی چادر

گاڑی میں بیٹھتے ساتھ شہوار کی طرف اچھالی۔۔۔

فوراً ان دونوں کو پہن لو تاکہ میں تم مصیبت سے جلد از جلد جان چھڑا

لوں۔!

NovelInagri

شرجیل نے باہر دیکھتے ہوئے دل کے پھپھولے نکالے ۔
شرجیل مجھے چکر آرہے ہیں ۔! شہوار نے نقاہت سے بولا۔
چکر تو آئیں گے نا مجھے تھوڑے چکر دے چکی ہو ۔! شرجیل نے جلی کٹی
سنائی۔۔

شہوار بھی جسم میں طاقت نہ ہونے کے باعث خاموشی سے خود پر جبر کر
کے بیٹھی رہی۔۔

چلو نیچے اترو ہسپتال آ گیا ہے ۔!!
لٹھ مار انداز شہوار کے دل کو لہو لہان کر گیا مگر جانتی تھی کہ وہ اپنے باپ
کا بویا کاٹ رہی ہے۔۔۔

بغیر کسی چوں چراں کے دروازہ کھول کر اترنے لگی تو عقب سے شرجیل کی
آواز آئی۔۔

"شعبہ حادثات میں چلی جاؤ اور ادھر اپنے باپ کا نام بتانا تو وہ لوگ تمہیں
ساری معلومات دے دیں گے۔ اور ہاں دوبارہ کبھی بھی میرے گھر کا رخ
نہ کرنا۔!"

اگر چاہتی ہو تو ابھی فارغ کر دیتا ہوں یا پھر خلع کا مطالبہ کر سکتی ہو۔!!
گاڑی کے دروازے کو تھامے شہوار ادھر کار پارک میں ہی زمین بوس ہو
گئی۔۔

شرجیل نے اپنا سر تھام لیا۔ یا اللہ میں جتنا اس لڑکی سے دور بھاگتا ہوں یہ
اتنا ہی میرے گلے پڑتی ہے۔۔۔

Novelnagri

آگے پیچھا دیکھا کوئی ذمی روح نظر نہ آیا تو مجبوراً شہوار کو باہوں میں بھر کر

شعبہ حادثات میں لے آیا۔۔۔

دنیا و مافیا سے بے خبر شہوار شرجیل کی باہوں کا ہار بنی ہوئی تھی۔۔۔

پھول جیسی نازک اندام کڑیل جوان کے لفاظی ستم کو مزید سہہ نہ پائی۔۔۔

کام پر معمور نرس نے ٹیکے کو ہلانے کے دوران سوالات کا سلسلہ جاری

رکھا۔۔

آپ کا ان کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟؟

ججججی یہ میری بیوی ہے! شرجیل نے ہکلاتے ہوئے بولا۔

آپ کی بیوی ہیں مگر آپ نے انکا بالکل بھی خیال نہیں رکھا۔

دیکھیں انکے ہونٹ کو ایسے لگتا ہے کسی جسمانی تشدد کا شکار رہی ہیں۔۔

کتنا عرصہ ہوا شادی کو؟

ہمارا تو آج ہی نکاح ہوا ہے۔ شرجیل کو ٹھنڈے پسینے آنا شروع ہو

گئے۔۔۔

آج ہی نکاح ہوا ہے تو آپ لوگ ہسپتال کیا کر رہے ہیں؟ شکل سے تو مجھے

آپ شریف لگتے ہیں۔۔۔!

جی میری بیوی کے والد کی طبیعت بہت خراب ہے تو اسی سلسلے میں حاضر

ہوئے ہیں۔۔

انکے والد کا کیا نام ہے؟

مشتاق احمد؟!

اوہ اچھا۔ آپ ان مشاق احمد کی بات تو نہیں کر رہے ہیں جنہیں عارضہ

قلب لاحق تھا۔ ؟

جی بالکل !

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ نے بہت دیر کر دی ہے انکا

انتقال ہوئے دو گھنٹے بیت چکے ہیں۔

جی۔ ! شرجیل نے حیرانگی سے نرس کو دیکھا۔۔

جی ہاں ! ادھر سے چوتھے نمبر والے کمرے میں زیر علاج تھے ، انکی بیگم

نے بہت کوشش کی کہ انکو کسی بھی طریقے سے آپریشن کے ذریعے بچایا جا

سکے مگر افسوس قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔

نرس نے گلوکوز کی بوتل میں ٹیکا انڈیلتے ہوئے تمام معلومات شرحیل کے گوش گزار کیں۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ اپنی بیوی کا خاص خیال رکھیں ، انہیں اس وقت ذہنی سکون کی اشد ضرورت ہے۔ یہ ہدایات میری نہیں ہیں بلکہ ان ڈاکٹر صاحب کی ہیں جنہوں نے آپ کی بیوی کا سب سے پہلے معائنہ کیا تھا، انہوں نے خاص تنبیہ کی ہے کہ انہیں بہت کمزوری لاحق ہے۔ انکے کھانے پینے کا خاص خیال رکھا جائے۔

نرس گلوکوز کی بوتل سے فراغت کے بعد کمرے سے نکل گئی جبکہ شرحیل اپنی بے بسی اور حماقتوں پر رو دینے کو تھا۔۔۔

اس لڑکی سے جان چھڑانے کے بجائے یہ تو ساری کی ساری میری ذمہ داری بنتی جارہی ہے۔۔

میرے خیال میں مجھے خاموشی سے نکل جانا چاہئے۔۔

شرجیل نے کمرے سے باہر نکلنے کے لیے پہلا قدم اٹھایا تو۔۔۔۔۔۔

اس لڑکی سے جان چھڑانے کے بجائے یہ تو ساری کی ساری میری ذمہ داری بنتی جا رہی ہے۔۔

میرے خیال میں مجھے خاموشی سے نکل جانا چاہئے۔۔

شرجیل نے کمرے سے باہر نکلنے کے لیے پہلا قدم اٹھایا تو سامنے سے آتی موٹی تگڑی عمر رسیدہ نرس نے دوائیوں کا پرچہ پکڑتے ہو بولا، بابو ان دواؤں کی ابھی اشد ضرورت ہے تم کسی بڑے میڈیکل سنٹر سے لے آؤ۔

شرجیل نے اپنی بیزاگی کو چھپاتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا جبکہ اسکی جیب میں پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی۔۔۔

کچھ سوچ کر نرس کے پیچھے بھاگا۔ بات سنیں یہ دوائیں ابھی لانا ضروری ہیں
کیا؟

نرس نے شرجیل کو گھورا اور بولی جی یہ دوائیں نہیں ٹیکے ہیں ، ڈاکٹر کی
ہدایت کے مطابق اسی وقت چاہئے ہیں تاکہ ہم گلوکوز میں انکو شامل کر
سکیں۔۔۔ خزانٹ نرس نے ٹکا سا جواب دیا۔۔

وہ دراصل بات یہ ہے کہ اس وقت میرے پاس رقم نہیں ہے اور میں
سوچ رہا تھا کہ گھر جا کر لے آؤں۔۔۔

نرس نے گھورا۔!

میرا مطلب ہے جی رقم۔!!! شرجیل نے صفائی پیش کی۔

Novelnagri

شکل سے تو تم مجھے کسی شریف گھرانے کے لگتے ہو مگر تمہاری دِلن نے
کالج کا یونیفارم پہن رکھا ہے تو مجھے کیوں ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے تم
اسے بھگا کر لائے ہو۔!!

اپنے نکاح پر کالج کا یونیفارم کون پہنتا ہے بھلا۔؟ نرس نے سوالیہ نظروں
سے شر جیل کا جائزہ لیا۔۔۔

دیکھیں آپ ابھی میری نجی زندگی میں مداخلت کر رہی ہیں۔۔۔
او بابو۔! نئے کھلاڑی لگتے ہو مجھے۔! یہاں تو ہمارا ہر مزاج کے بندے سے
واسطہ پڑتا ہے۔۔۔

اگر اس بھگوڑی کی زندگی کی اتنی فکر ہے تو جلد از جلد دواؤں کا بندوبست
کرو۔!

نرس نے نروٹھے پن کی انتہا کر دی اور آگے بڑھنے لگی۔

شرجیل دوبارہ بھاگا۔۔۔

دیکھیں میں آپکی شکایت آپ کے عملے سے کروں گا۔۔!

بڑی خوشی سے کرو۔۔!

تم جیسے لوگ غریبوں کی روزی پر لات مارنے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں

کر سکتے ہیں بابو۔! حقیقت پسند بنو۔ سچ کرؤا ضرور ہوتا ہے مگر بااثر ہوتا

ہے۔!

محترمہ آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے ، میں تو بس آپ کی اس بات سے اتفاق

نہیں کرتا ہوں۔۔

دیکھیں ایسی بات نہیں ہے مگر میری بیوی میرے ساتھ بھاگ کر نہیں آئی
ہے، وہ ایک شریف لڑکی ہے۔!!! شرجیل نے جزبات کی رو میں بہتے
ہوئے شہوار کی صفائی پیش کی۔۔۔

چلو مان لیا شریف ہے تو پھر شوہر کا ہے کو بھاگ رہا تھا پھر؟؟
کیا مطلب؟؟؟ شرجیل کو یکدم شرمندگی نے آن گھیرا۔۔
بابو بولا ہے ناکہ ہمارا واسطہ طرح طرح کے لوگوں سے پڑتا ہے، ہم نے
بڑے بڑے عاشق دیکھے ہیں۔! نرس طنزیہ مسکرائی اور اوپر والی منزل کی
طرف سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔

جبکہ شرجیل اپنی صفائی پر حیران ہو رہا تھا کہ کیسے وہ شہوار کے کردار کی
گواہی دینے لگا تھا کہ جیسے اس کے اپنے کردار کی بات ہو رہی ہو۔۔۔

بستر کی طرف لوٹا تو نازک اندام شہوار کا بھولا سا چہرہ کسی پھول کی طرح کملا گیا تھا۔ پھٹا سو جھا ہونٹ اس بات کا شاہد تھا کہ اس لڑکی پر کسی معاملے میں جبر کیا گیا ہے۔۔۔

شرجیل غور سے شہوار کے ایک ایک نقش کو حفظ کر رہا تھا کہ جیسے شہوار اسکی پرانی محبوبہ رہ چکی ہو۔۔۔

گندمی رنگت پر گول چھوٹی سی ناک، گول چہرے پر بڑی بڑی جھیل جیسی گہری آنکھیں جو مخاطب کو اپنی گرفت میں جکڑ لیں۔۔

کالے سیاہ ریشمی لمبے بال جو اس وقت الحجھ کر کسی صحرائی جھاڑی کا منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔ جی چاہا کہ شہوار کے بال سلجھا دے مگر

پیشانی کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ شرجیل نے پیچھے ہٹا لیا۔۔

میں کیوں اپنے دشمن کی بیٹی کو اپنے پاس رکھوں ؟ وہ دشمن جس نے
میری ماں اور بہن کو مار ڈالا۔ میری زندگی کی تمام رونقیں چھین لیں۔۔

پر اس سب میں اس لڑکی کا کیا قصور ہے ؟ یہ تو ان باتوں سے بے خبر تھی۔
دل و دماغ میں انتشار پیدا ہو گیا۔۔۔

دل کو سرزنش کرتے ہوئے خود پر قابو پایا، اور اپنے اندر آنے والی اس تبدیلی
پر کچھ ٹٹولنے لگا۔۔۔

شاید نکاح کے ان بولوں کا اثر ہے میں ناچاہتے ہوئے بھی اسے اپنی ذمہ
داری سمجھنے لگا ہوں۔۔

سوچوں میں گم شرجیل کا فون بجا۔۔۔

سلام دعا کے بعد والی خبر کی تصدیق ہو گئی۔۔۔

سر ایک افسوس ناک خبر ہے۔ مشتاق صاحب کاتین گھنٹے قبل انتقال ہو

گیا ہے۔ میں نے آپ کو پیغام بھی بھیجا تھا مگر آپ نے ابھی تک دیکھا

نہیں ہے شاید۔۔

نہیں یار بہت مصروف تھا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔

مگر یہ خبر بہت افسوس ناک خبر ہے یار!۔ تم تمام کام سنبھال لو اور بیگم

صاحبہ کو کسی بھی معاملے میں مدد درکار ہے تو انہیں پہنچاؤ۔!!

جی صاحب۔!

ویسے شرجیل صاحب آپ کب تک لوٹ رہے ہیں؟

یار میں اس وقت ایک ہسپتال میں ہوں مجھے کچھ رقم درکار ہے تم ذرا آکر
مجھے رقم پکڑا جاؤ۔

ہسپتال سے باہر نکل کر رقم کا بندوست نہیں کر سکتا لہذا جتنی جلدی ہو
سکے تو آ جاؤ یار۔۔۔

سر سب خیریت ہے نا کل آپ سے جب بات ہوئی تھی تو آپ خیریت سے
تھے۔ معذرت چاہتا ہوں صاحب۔۔

ہاں یار میں تو ٹھیک ہوں بس میری ایک عزیزہ کی طبیعت اچانک بگڑ گئی
ہے۔۔۔ لفظ عزیزہ پر شرجیل کو خود بڑا دھچکا لگا اور پلٹ کر شہوار کے
سراپے سے آنکھوں کو خیرہ کیا۔۔۔

کوئی مسئلہ نہیں ہے صاحب میں آپکو آپکی مطلوبہ رقم پہنچا جاتا ہوں۔۔۔۔۔
ایسا کرنا جب ہسپتال کے باہر پہنچو تو مجھے دوبارہ کال کر لینا۔

جی صاحب۔! اللہ حافظ۔۔۔

شہوار میں تم سے جتنا دور بھاگتا ہوں تم میرے اتنے ہی قریب آتی جا رہی ہو

۔۔۔

تمہاری ضد کی بنا پر تم اپنے باپ سے آخری ملاقات بھی نہیں کر پائی ہو۔

خیر تمہارا باپ اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے۔۔

سوچوں میں گم شرجیل شہوار کو مسلسل گھورے جا رہا تھا۔

صاحب مطلوبہ ٹیکے خرید لیے ہیں کیا یا اپنی بیوی کو ہی دیکھتے رہو گے ؟ وہی خرائٹ نرس سوالیہ نظروں سے شر جیل سے مخاطب تھی۔

جی میں نے رقم کے لیے کسی سے رابطہ کیا ہے جیسے ہی میرے ہاتھ میں رقم آتی ہے میں تمام دوائیں خرید لوں گا۔۔۔ شر جیل نے بناوٹی مسکراہٹ سے نرس کو دیکھا۔۔۔۔

اب زیادہ دیر نہ کرنا صاحب۔!

جی نہیں ہوگی دیر۔!!!

مضبوط اعصاب کا مالک شر جیل شدید ذہنی اور جسمانی تھکن کا شکار تھا۔
شہوار کے بستر کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھے بیٹھے نیند میں جھولنے لگا۔ شہوار
کے بستر کی پائنتی پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

فون کی گھنٹی پر یکدم آنکھ کھل گئی۔۔۔

بس یار تم ادھر ہی رہو، میں ابھی پہنچتا ہوں۔۔۔۔

شرجیل کی ساری رات ایسے ہی تھکن اور گہری سوچوں میں گزر گئی، شہوار
تھوڑی دیر کے لیے آنکھیں کھولتی مگر نقاہت کی بنا پر دوبارہ موند لیتی، جبکہ
شرجیل نے اس کی پائنتی پر سر رکھے رات گزار دی۔۔۔

صبح فجر کی اذانوں کے ساتھ ہی اٹھ بیٹھا۔ جبکہ شہوار ہنوز سو رہی تھی۔ آگے
بڑھ کر دیکھا تو شہوار نے آنکھیں کھول دیں۔

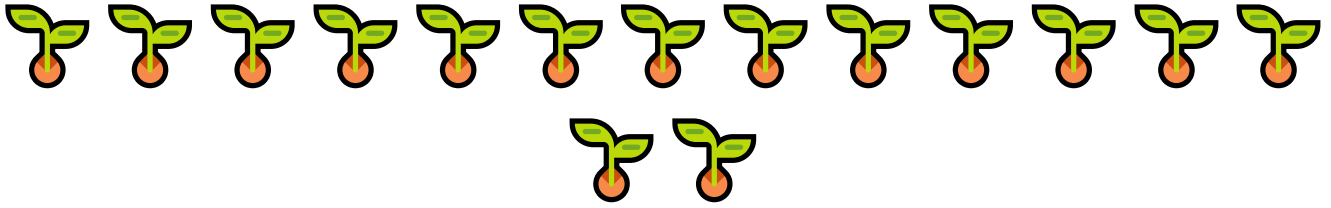
شرجیل نے پلٹنا چاہا تو شہوار نے ہاتھ تھام لیا۔

نہیں شرجیل! نقاہت بھرا مجبور لہجہ۔

مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا۔!

میں نے دو دن پہلے والی شہوار مشتاق کو دفنا دیا ہے۔ اب میری شناخت
زوجہ شرجیل ہے۔! میں چاہتی ہوں مجھے لوگ شرجیل کی بیوی سے
پہچانیں۔ مجھ سے میری یہ نئی پہچان کبھی بھی نہ چھیننا شرجیل۔!
شہوار مشتاق اپنے خوابوں کی کمرچوں کو سنبھال نہیں پائے گی، اسے اس
نئی پہچان کے ساتھ نئی زندگی بخش دو شرجیل۔!
میں نے اپنے باپ کے گناہوں کا خمیازہ بھگت لیا ہے، اب میرے میں
مزید سہنے کی سکت باقی نہیں ہے۔
اس ٹوٹی بکھری شہوار کو دل سے قبول کر لو شرجیل۔! میں نے یہ ہاتھ وقتی
طور پر نہیں تھاما ہے۔ مجھے یہ ساتھ، یہ کندھا میری قبر تک چاہیے ہے
۔ شہوار نقاہت زدہ لہجے میں منت طلب انداز اپنائے ہوئے تھی۔۔

شرجیل کا ہاتھ اپنے ناتواں ہاتھوں میں تھامے شہوار بلک بلک کر رو رہی
تھی۔۔۔



رختی تین ہفتے گزر گئے ہیں اب تو کچھ ٹھیک سے کھا لو میری بچی۔ مرنے
والوں کے ساتھ مرا تھوڑی جاتا ہے۔ دادی اور چچی سارا سارا دن رختی کی
دلجوئی میں گزار دیتیں۔۔۔

رختی کے آنسو بلا روک ٹوک برس رہے تھے۔!
شام کو ارسل آئے گا تو وہی زبردستی تمہیں کھلائے گا رختی۔! دادی نے
روٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

رختی بنا کچھ بولے دادی سے لپٹ گئی، دادو میں بہت کوشش کرتی ہوں
کہ امی یاد نہ آئیں مگر مجھے بھولتی ہی نہیں ہیں۔
مائیں بھی کبھی بھولی ہیں بھلا۔! دادی نے رختی کے آنسو صاف کرتے
ہوئے بولا۔۔

ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم کھاؤ پیو اور اپنے آپ کو مصروف رکھنے کی
کوشش کرو۔۔۔!

دیکھو۔! اپنی رنگت سرسوں کے پھولوں جیسی ہو رہی ہے۔۔
حماد کو دیکھو فاریز کے ساتھ خود کو کتنا مصروف رکھا ہوا ہے۔
اب تمہارے چچا بھی سعودیہ سے لوٹ رہے ہیں تو تمہیں دیکھ کر وہ کتنے
پریشان ہوں گے رختی۔

دادی نے رختی کا چہرہ اوپر اٹھا کر پوچھا۔

جی دادو آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ رختی نے اپنے آنسو صاف کیے اور دادی کا دل رکھنے کے لئے زبردستی مسکرا نے لگی۔۔۔

السلام علیکم۔! دادو کیسی ہیں آپ؟؟ ارسل دھپ سے کرسی پر گرا۔
وعلیکم السلام۔ اے لڑکے تجھے حال احوال پوچھنے کے لئے اپنی گھر والی نظر نہیں آتی کیا۔؟ دادی نے ارسل کو آڑے ہاتھوں لیا۔

دادی جان اسکا حال احوال میں کسی خاص وقت میں پوچھ لوں گا۔ ارسل نے معنی خیز نظروں سے دادی کو دیکھا۔۔

ارسل شرم کر۔! دادی کے ساتھ اس عمر میں مسخریاں کرتا ہے۔!!
ہائے دادو آپ ہی تو ہیں ورنہ کسی کو تو میری پرواہ ہی نہیں ہے۔ اب تو میرے چوبیس گھنٹوں کا محافظ جاسوس فاریز بھی چلا گیا ہے۔ ارسل نے سرد آہ بھری۔۔

تیرے خیال رکھنے کے لیے تیری گھر والی جو موجود ہے۔

آپ کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں دادو۔! ارسل نے معنی خیز نظروں سے رختی کو دیکھا۔

دادو میں ذرا چچی کو دیکھ لوں۔ رختی نے گھبراہٹ چھپانے کے لیے باورچی خانے میں دوڑ لگا دی۔۔۔

ارسل تو نے دیکھا نہیں ہے جب بھی تو گھر لوٹتا ہے اس بچی میں گویا جان آ جاتی ہے ، سارا سارا دن بوکھلاہٹ کا شکار رہتی ہے مگر تجھے دیکھتے ہی اس کے چہرے کے رنگ ہی بدل جاتا ہے۔۔۔

اچھا دادو۔! ویسے تو آپ کی نظر کمزور ہے مگر رختی کے چہرے کے رنگ آپ کو ازبر ہیں۔ ارسل نے آنکھ دبائی۔۔۔

شرم کر شرم ارسل - بوڑھی دادی کے ساتھ اس عمر میں الزام تراشیاں کرتا ہے -

استغفر اللہ دادی جان - میری مجال ہے ، میں کیوں اپنی قبر کو انگاروں سے بھروں گا بھلا ---؟

اچھا چل جا اپنے کمرے میں لباس بدل -! جو حکم ہماری چست سی دادی جان -!

رختی جا ارسل کو کپڑے دے تاکہ یہ کھانا وقت پر کھالے ---
رختی جو باورچی خانے میں مصروف تھی فوراً دادی کی آواز پر نمودار ہوئی۔ جی دادو۔!

ارے جا وہ گیا ہے کمرے میں - دادی نے سرگوشی والے انداز میں بولا۔

ارے پگلی سمجھا کر! شوہر جب کام سے لوٹے تو اس کے آگے پیچھے گھوما
کر!۔

اچھا دادی جان! رختی نے پھیکی مسکراہٹ سے دادی کو بہلایا۔۔۔

آنکھوں پر ایک بازو رکھے ارسل بستر پر نیم دراز تھا۔۔۔

وہ آپ تازہ دم ہو جائیں - رختی نے مدہم آواز میں بولا۔

ارسل یکدم آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

کیسے تازہ دم ہوں جب گھر والی صاحبہ اپنی ہی دنیا میں لگن رہتی ہیں۔؟

میں معافی چاہتی ہوں ارسل! آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔

رختی کی آنکھوں میں موتی جھلملانے لگے۔۔۔

ارسل نے کھڑے ہوتے ہوئے رختی کو تھام کر پاس بٹھالیا۔۔۔

رختی مجھے پتا ہے کہ تمہاری امی اس دنیا سے چلی گئی ہیں اور ماں کو کھونا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ مگر زندگی کو ایسے تو نہیں گزارا جا سکتا ہے۔؟
تین ہفتے گزر چکے ہیں مگر تم ہنوز اسی حالت میں ہو، نہ کچھ ٹھیک طرح سے کھاتی پیتی ہو، نہ سکون سے سوتی ہو۔!

کوئی بھی مسئلہ ہے تو تم میرے ساتھ بات کرو۔!

ارسل نے رختی کو پاس بٹھا کر اپنے ساتھ لگا کر ڈھارس بندھائی۔۔

رختی تمہیں پتا ہے کہ کئی بار رات میں تم ہڑبڑا کر اٹھ جاتی ہو، سوتے میں عجیب قسم کی باتیں کرتی ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔! مجھے جانے دو۔! میرے

اوپر رحم کرو۔!

رختی کیا مسئلہ ہے۔؟

میرے ساتھ بات کرو۔!

میاں بیوی تو غم خوشی کے ساتھی ہوتے ہیں -

ارسل -! رختی نے ڈبڈبائی آواز میں بولا -

پتا ہے میں ایسے کیوں بولتی ہوں ؟ میں کیوں اس قدر خوفزدہ رہتی ہوں - ؟

اکثر مجھے تو آپ سے بھی خوف آتا ہے -

پاگل ہو گئی ہو کیا ؟

میں بتانا چاہتی ہوں ارسل مگر میں بتا نہیں سکتی ہوں -

رختی میں جاننا چاہتا ہوں -! ہر ایک بات اور ہو وہ راز جو ابھی بھی مجھ سے

پوشیدہ ہے -

رختی کی زبان تو گویا الفاظ کے چناؤ سے قاصر تھی -

بات کرنے کے بجائے سسکنے لگی -

رختی یار۔! ارسل نے رختی کو دوبارہ اپنے ساتھ لگا کر بھیج ڈالا۔

ایک مضبوط حصار میں جکڑی رختی سسک سسک کر رو رہی تھی۔
ارسل میں آپ کو وہ تمام باتیں نہیں بتا پائی ہوں مگر میں چاہتی ہوں کہ
آپ کو وہ سب حقائق بتاؤں جو میری زندگی میں تلخیاں گھول چکے ہیں۔
ارسل کے ساتھ لپٹی رختی سسکتے ہوئے داستان غم شروع کر چکی تھی
جبکہ ارسل ----

ارسل میں آپ کو وہ تمام باتیں نہیں بتا پائی ہوں مگر میں چاہتی ہوں کہ
آپ کو وہ سب حقائق بتاؤں جو میری زندگی میں تلخیاں گھول چکے ہیں۔

ارسل کے ساتھ لپٹی رختی سسکتے ہوئے داستان غم شروع کر چکی تھی
جبکہ ارسل اندر ہی اندر بہت خائف تھا۔

اوپر اوپر سے بہادر نظر آنے والا ارسل رختی کے معاملے میں بہت حساس
تھا۔

گزشتہ دنوں میں رونما ہونے والے حادثات نے اسے مختلف زاویوں سے
سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

مسلسل رختی کا سر سہلا رہا تھا مگر دل میں تشنگی کا بڑھ جانا غیر معمولی نہ
تھا۔۔۔

رختی کی سوگواریت ارسل کو پچھتاووں کی دلدل میں دھکیل رہی تھی۔۔۔

ارسل ان چار سالوں میں ہماری ماں نے بہت اذیتیں سہی ہیں۔ تمہر میں دوران قیام سانپ اور کالے بچھوؤں سے ٹاکرا آئے دن رہتا تھا، باقی صحرائی حشرات تو جیسے ہمارے دائیں بائیں چکر کاٹنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

کئی مرتبہ پانی بھر کر واپس لاتے ہوئے میری امی ان حشرات سے نبرد آزما ہوئیں تھیں، میرے سے اتنے بھاری گھڑے اٹھائے نہیں جاتے تھے، میں حماد اکیلے امی کو جانے بھی نہیں دیتے تھے چنانچہ شدید گرمی میں روزانہ میلوں چلنا ہمارا معمول تھا۔

اکثر اوقات امی کی گردن میں بل پڑ جاتے تھے۔
رختی کچھ دیر کے لئے رکی اور اشکبار آنکھوں کو رگڑ ڈالا۔۔۔

ارسل۔ !!!

جی۔ !

آپ سن رہے ہیں نا۔؟؟؟

رختی میں سن رہا ہوں۔! تم اپنی بات جاری رکھو، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے سینے میں دفن وہ تمام اذیت ناک لمحات کو کھرچ ڈالوں جو کہ تمہیں اندر ہی اندر دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔۔۔

رختی نے ارسل کے مضبوط حصار سے نکلنا چاہا مگر ارسل نے اسکی یہ کوشش ناکام بنا دی۔

رختی ادھر سے ایک انچ بھی نہیں ہل سکتی ہو۔! میرے چہرے کو بنا دیکھے اپنی بات مکمل کرو۔! میں ہمہ تن گوش ہوں۔

رختی نے ارسل کے مضبوط حصار میں سہمے ہوئے دوبارہ سے سلسلہ کلام
جوڑا۔

شب و روز ان رحم دل جھگی والوں کے طرز زندگی کو سیکھنے میں گزر گئے،
ارسل کوئی ایک دن یا رات بنا روئے نہیں گزرتا تھا۔!
ہم ان جھگی والوں کے ساتھ اپنی استطاعت کے مطابق کام کاج کرواتے
اور ایک وقت کا ٹکڑ مل جاتا۔
انکے مویشیوں کو چرانے کے ساتھ ساتھ میلوں پیدل چل کر مشکیزوں اور
گھڑوں میں پانی بھر کر لانا روز کا معمول تھا۔۔۔

امی نے جب دیکھا کہ میں اور حماد بہت کمزور ہوتے جا رہے ہیں تو امی نے کہا کہ ہم دونوں ان لوگوں سے سندھی کڑھائی سیکھ لیں ، شاید ساتھ والے گوٹھ میں بچ کر کراچی پہنچنے کے لئے کرائے کے پیسے جمع ہو جائیں۔۔

ارسل اس کڑھائی کو سیکھتے ہوئے بارہا میری انگلیاں لہو لہان ہوئیں۔۔۔
سوئی کپڑے میں رہنے کے بجائے میری انگلیوں میں پیوست ہو جاتی
تھی۔۔۔

کہیں دفع تو اس سوئی کے درد میں بخار نے آیا۔۔
میری امی ہم دونوں کی حالت زار کو دیکھ دیکھ کر گھنٹوں روتی تھیں۔۔۔
ارسل میں ان سوئیوں کی چٹھن ابھی بھی محسوس کر سکتی ہوں۔! رشتی نے
روتے ہوئے اپنے درد کو بیان کیا۔۔۔

ارسل نے رختی کے دونوں ہاتھ تھام کر لبوں سے لگائے۔

رختی سب ٹھیک ہو جائے گا۔! میں ہوں نا تمہارے ساتھ، ہر دم، ہر قدم

پر، تمہیں کانٹا بھی نہیں چبھنے دوں گا۔!

ارسل پتا ہے وہاں پر کالے بچھو کتنے بڑے تھے۔؟؟ نہیں مجھے نہیں پتا

رختی۔!

ایک بچھو چھٹانگ سے لے کر ایک پاؤ تک وزنی ہوتا ہے اور اگر وہ بچھو آپ

کو ڈس لے تو سمجھو آپ کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔۔

تم نے اپنی آنکھوں سے کالے بچھو دیکھے تھے؟

ارسل دیکھے تھے مگر ان کے بارے میں تفصیلات نہیں پتا تھیں جب تک

اس خاندان سے ہماری ملاقات نہ ہوئی۔۔۔

ارسل رختی کو بہلانے میں کسی حد تک کامیابی محسوس کر رہا تھا۔

ارسل آپ پہلے کھانا کھا لیں۔! دادو اور چچی انتظار کر رہی ہوں گی۔! رختی نے ارسل کے حصار سے نکلنا چاہا۔۔۔

رختی ایسے کرو۔!! جاؤ کھانا ادھر کمرے میں ہی لے آؤ۔۔! ہم دونوں ادھر ہی مل کر کھا لیں گے۔! ارسل نے رختی کے گال تھپتھپائے اور خود نیا جوڑا لے کر غسل خانے میں گھس گیا۔

رختی ٹرے میں تازہ روٹیوں کے ساتھ مونگ کی ترکا دال، گوشت کریلے، چٹنی اور کچمر سلاد سجائے کمرے میں لوٹ آئی جبکہ ارسل ہنوز غسل خانے میں ہی تھا۔

رختی نے اٹھ کر کمرے میں موجود ارسل کے کام والا بیگ اور جوتوں کو کمرے کے ایک کونے میں رکھا پھر بستر پر بچھی چادر کو جھاڑ کر سلوٹیں درست کرنے لگی۔۔۔

Novelnagri

رونا کسی حد تک کم ہو چکا تھا۔۔

کافی دیر انتظار کے بعد بھی ارسل باہر نہیں نکلا تو کچھ سوچ کر غسل خانے کا دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔۔

ارسل جلدی باہر نکلیں ، کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔

چند ثانیوں بعد نکھرا نکھرا ارسل تویے سے بال خشک کرتا نمودار ہوا۔۔
بھئی رختی آج تو کمال کر دیا ہے۔!

کیوں میں نے کیا کر دیا ہے ؟؟ رختی نے گھبرا کر استفسار کیا۔۔

بھئی آج میری رختی میرے غسل خانے سے نکلنے اور پھر کھانا اکھٹے کھانے پر منتظر ہے۔۔۔ ارسل نے مسکراتے ہوئے بولا۔

رختی ایسے ہی رہا کرو۔!

چلو آؤ شاباش۔! آج میں تمہیں خود اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤں گا۔

سنتے ساتھ رختی کی آنکھوں میں موتی جھلملانے لگے۔۔۔

ارے پگلی گھبراؤ نہیں۔! میں نے خوب رگڑ رگڑ کر صابن سے ہاتھ دھوئے

ہیں۔ ارسل نے معصومیت سے اپنے دونوں ہاتھ رختی کے سامنے پھیلا

دیئے۔۔۔ اگر کہتی ہو تو تمہیں ساتھ لے جا کر دوبارہ دھو لیتا ہوں بلکہ ایسا کرو

اپنے ہاتھوں سے میرے ہاتھ خوب رگڑ رگڑ کر دھو ڈالو۔!

بے اختیار رختی کی ہنسی کی کھنک کمرے کے در دیوار میں جلتزنگ بجاتی

ارسل کے دل کے تار بھی چھیڑنے لگی۔۔۔

ارسل نے سکون کا سانس لیا۔۔ بھئی کوئی غلط بات تھوڑی بولی ہے۔!!

ارسل نے مسکرا کر پوچھا۔۔

آپ نے بالکل بھی غلط نہیں بولا ہے۔!! بلکہ آپ نے بالکل ٹھیک بولا ہے

- اب میں آپ کی یہ خواہش ضرور پورا کروں گی۔!

صابن سے دھو کر نہیں بلکہ بلیچ سے دھو کر سارے جراثیم قتل کر دوں

گی۔!

ہائے خوش نصیب جراثیم۔!

ارسل۔!

جی رخشندہ انعام جی۔!

قتل والی بات کوئی اچھی تھوڑی ہے جو آپ انہیں خوش نصیب گردان

رہے ہیں؟؟۔! رختی نے منہ بسورے ہوئے بولا۔۔

بھئی خوش نصیب اس لیے بولا ہے کیونکہ وہ تمہاری قربت میں ہوں گے جو
فی الحال میری دسترس میں نہیں ہے -

ارسل -! رختی نے شرماتے ہوئے نظریں چرائیں۔۔۔

چلو آج کے لئے اتنی ہی لاڈیاں کافی ہیں ابھی اپنا یہ منہ مبارک کھولو تاکہ
میں لقمے پھینک سکوں -!

ارسل -! رختی نے لاڈ سے پکارا۔

رخشنده جی -! لقمے پھینکنے کا مطلب ہے کہ پیار سے کھلا سکوں -!

آپ بھی نا۔! رختی نے چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔

چلو جی اب نیا محاذ کھل چکا ہے۔ ارسل نے مجبوراً دائیں بائیں دیکھا۔۔

رختی ادھر دیکھو۔! اس کونے میں چھپکلی تو نہیں بھاگ کر گئی؟۔۔

رختی سب بھول کر چھلانگ مار کر ارسل کے ساتھ آن لپٹی۔ اس سے پہلے کہ رختی کے منہ سے زوردار چیخ برآمد ہوتی، ارسل نے فوراً اسکے منہ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھ دیا۔

کچھ بھی نہیں ہے، تم ویسے ہی ہر چیز سے خوفزدہ رہتی ہوں۔! ارسل نے رختی کی ہمت بندھائی۔

ارسل نے ڈری سہمی رختی کو اپنے سامنے بٹھا کر لقمہ توڑا اور منہ کھولنے کا اشارہ کیا۔۔۔

ابھی خاموشی سے بیٹھ کر کھانا کھاؤ، بلکہ ایسا کرتے ہیں کہ روز رات کا کھانا میں تمہیں خود اپنے ان رگڑ رگڑ کر دھلے ہاتھوں سے کھلاؤں گا۔۔۔
رختی نے آبدیدہ ہوتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔

رختی پتا ہے کیا؟

کیا۔؟؟؟

مجھے یہ

ہر وقت روتی ہوئی لڑکیاں شدید زہر لگتی ہیں۔؟؟

ارسل اور کون کونسی روتی ہوئی لڑکیاں دیکھتے رہتے ہیں۔؟؟

رختی نے کھانا بھول کر ارسل کو آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔

ارے بھئی ویسے ہی سر راہ مثال دے دی ہے۔۔۔

بات مثال تک ہی رہے ورنہ !

ورنہ کیا۔؟؟

ورنہ میں آپ سے روٹھ جاؤں گی۔!

تم راضی کب رہی ہو میرے ساتھ۔؟!

باگڑ بلی سی نا ہو تو۔!!!

ارسل آپ نے مجھے باگڑ بلی بولا ہے؟؟؟ رختی نے اپنی روشن آنکھوں کو

حیرت سے پھیلایا۔

نہیں آپ کے ساتھ بیٹھی ایک اور بیوی کو بولا ہے۔۔!! ارسل نے رختی کو

چھیڑنے کے لیے ایک اور تیر ہوا میں پھینکا۔۔۔

رختی نے کھولتے خون کے ساتھ اپنے دائیں بائیں دیکھا۔

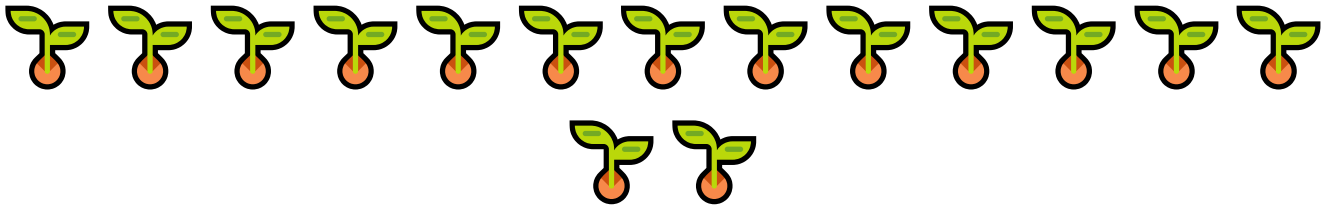
بس بس کافی ہے یار۔! اپنا خون نہ جلاؤ۔!

خاموشی کے ساتھ اپنی ایک روٹی مکمل کرو۔۔!

ارسل آپ لقمے ایسے بنا رہے ہیں جیسے کسی پہلوان کو کھلانے ہوں۔ رختی

نے بمشکل بڑے سے لقمے کو نگلا۔۔

یہی سمجھو تمہیں پہلوان بنانے کے چکروں میں ہوں --



شہوار گریا ہر وقت اپنے کمرے میں بند رہتی ہو۔! کالج بھی چھوڑ چکی ہو۔!
زندگی ایسے تو نہیں گزرے گی۔! اپنی دو مریض بہنوں کو دیکھو۔! تمہیں اداس
دیکھ دیکھ کر وہ نا سمجھ بھی اداس رہنے لگی ہیں۔--

جی امی میں کوشش کر رہی ہوں ، تھوڑا وقت دیں آہستہ آہستہ میں ٹھیک
ہو جاؤں گی۔-- شہوار پھیکا ہنسی ۔

ادھر آؤ میں تمہارے بالوں میں تیل لگاؤں ، دیکھو نا کتنے روکھے ہوتے جا رہے
ہیں۔--

جیسے آپکی مرضی ہے امی - شہوار خاموشی سے ماں کے سامنے آن بیٹھی۔۔
خیالوں میں ڈوبی شہوار ہزار کوشش کے باوجود شرجیل کے سحر سے باہر
نکل ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اس ظالم نے ہسپتال سے گھر پہنچا کر دوبارہ پلٹ کر پوچھنا بھی گوارہ نہ کیا
- کیسا عجیب آدمی ہے - ؟

میری ماں کے آگے پیچھے پھرتا ہے ، انکے اشارہ کرنے سے پہلے ہی تمام امور
خوش اسلوبی سے نبھا رہا ہے مگر میری اسے رتی بھر پرواہ نہیں ہے کہ میں
زندہ ہوں یا مر چکی ہوں۔۔

اس شخص کو اس ایک مہینے میں ایک مرتبہ بھی میرا خیال نہیں آیا؟؟؟
شہوار ہر وقت اسی بات کو مسلسل سوچتی اور جواب ناپا کر رنجیدہ ہو جاتی۔۔

امی جب میں اغواء ہوئی تھی تو کس کا مشورہ تھا کہ پولیس کو نہ بتایا
جائے۔۔۔

ارے تمہارے ابو نے ہی بولا تھا کہ بیٹی کا مسئلہ بہت نازک ہے، ہماری اور
ہماری بیٹی کی زندگی برباد ہو جائے گی۔

امی تو آپ لوگوں نے مجھے بہت ڈھونڈا تھا کیا؟ آپ لوگ میرے لیے بہت
پریشان تھے کیا۔؟؟

ارے پگلی یہ باتیں بھی پوچھنے والی ہیں کیا؟ ہمارے جگر کا ٹکڑا ہم سے
چھن گیا تھا تو پریشان کیسے نہ ہوتے۔۔!

تمہاری خاطر تمہارے باپ نے جان دے دی، وہ تو تڑپ اٹھے تھے جب
انہیں تمہاری پر تشدد ویڈیو موصول ہوئی تھی۔۔۔ صد شکر کے ہماری عزت رہ

گئی کہ جب شرجیل نے زاہد کو تمہاری بازیابی اور تمہارے ہسپتال میں داخلے کے بارے میں بتا دیا۔

کم از کم تمہارے باپ کے جنازے میں میرے پاس ایک عزر موجود تھا کہ تم باپ کی موت کو سہہ نہیں پائی ہو اس لیے ہسپتال میں داخل ہو۔۔

امی ایسے ہی باقی لوگ بھی اپنی بیٹوں کے لیے تڑپتے ہوں گے۔۔

کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو۔؟

اللہ اس شر جیل کو دونوں جہان کی خوشیاں نصیب کرے جس نے تمہیں
بروقت ان ظالموں کے چنگل سے آزاد کروا کے ہسپتال پہنچا دیا۔۔۔
وہ تو بھلا ہو زاہد صاحب کا جو وقتاً فوقتاً شر جیل کو تمام حالات سے باخبر رکھے
ہوئے تھے۔

ویسے وہ لوگ کیسے تھے شہوار؟؟
کبھی ہمت ہی نہیں پڑی کہ تم سے پوچھوں۔

امی وہ لوگ ایسے ہی ظالم تھے جیسے اغوا کار ہوتے ہیں بس فرق صرف اتنا
تھا کہ ریا کار نہیں تھے۔! اپنے کام کے ساتھ مخلص تھے۔ وہ اغواء کار
اپنی زبان پر ڈٹ جانے والوں میں سے تھے۔! قول و فعل کے پکے۔! شہوار
نے کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی اگر انہوں نے تمہیں بڑی رقم کے لیے اغواء کیا تھا تو

پھر کیسے بنا کوئی نقصان پہنچائے چھوڑ بھی دیا۔؟؟

امی بولا ہے نا وہ لوگ قول و فعل والے تھے۔۔۔

ہائے کاش تو جلدی گھر لوٹ آتی تو اپنے باپ کا آخری دیدار نصیب ہو

جاتا۔۔۔ امی نے حسرت سے بولا۔۔

باپ کا ذکر سن کر شہوار کا جی متلانے لگا بلاشبہ شہوار کے لیے نہایت

کھٹن مرحلہ تھا کہ اپنی ماں سے ان تمام حقائق کو چھپا کر رکھنا۔ شہوار چاہتی

تھی کہ باپ کے عیبوں پر پردہ پڑا رہے تو بہتر ہے ورنہ ماں کی باقی ماندہ

Novelnagri

زندگی پچھتاووں کی نظر ہو جائے گی۔ اس بھری دنیا میں ایک اکیلی ماں ہی تو رہ گئی ہے ----

شہوار یہ تیرا اچانک یوں کھو سا جانا مجھے بہت پریشان کرتا ہے۔ آج تو تمہیں بتانا پڑے گا کہ ان لوگوں نے تجھے کسی قسم کا مزید نقصان تو نہیں پہنچایا تھا؟؟؟

میرا خیال ہے شرجیل کو بولوں کہ کسی اچھے ڈاکٹر کے ساتھ تمہارے لیے وقت لے لے تاکہ تمہارا سارا معائنہ کروا سکوں۔

امی مجھے کہیں نہیں جانا اور نہ آپ شرجیل صاحب کو بولیے گا۔!!

شہوار تمہیں شرجیل کے ساتھ کیا مسئلہ ہے ؟ وہ اگر کبھی کام کے سلسلے میں کبھی کبھار گھر آ بھی جائے تو میرے ساتھ بھی نظر اوپر اٹھا کر بات نہیں کرتا ہے۔ کسی بہت شریف گھرانے کا بچہ ہے۔۔۔

نجانے تم اس سے کیوں چھپتی پھرتی ہو۔؟؟ تم تو اس سے پردے میں رہ کر بات بھی نہیں کرتی ہو۔

کل کو یہ تمام کاروبار تمہیں کو تو سنبھالنا ہے۔

ہفتے میں ایک آدھ بار باپ کے دفتر کا چکر لگا لیا کرو شہوار۔!

شہوار سوچوں میں گم بس سر ہلا کر رہ گئی۔۔

دیکھو نارنگت کیسے زرد ہوتی جا رہی ہے۔۔!

امی میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔!

ٹھیک ہوتی تو میں یوں جی نہ جلاتی - شہوار کی امی آبدیدہ ہو گئیں۔۔۔

شہوار ایک تم ہی تو میرا سہارا، اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا کون ہے ادھر؟
نہضیاں ددھیال بیرون ممالک مقیم ہیں۔ یا پھر سب کچھ بیچ کر ہم بھی بحرین
واپس چلتے ہیں۔۔۔ اچھے بھلے تھے ادھر نجانے تمہارے مرحوم باپ کو کیا
سوچھی جو ادھر کے ہی ہو کر رہ گئے۔۔۔؟

امی میں بالکل ٹھیک ہوں بس ابھی مجھے بی ایس سی کے امتحانات کی
تیاری کرنی ہے ان شاء اللہ۔

داخلہ تو جا چکا ہے اور ویسے بھی کالج سے سب فارغ ہو چکے ہیں۔
گھر میں جس سہیلی کا بھی فون آئے اسے بول دیں شہوار امتحانات کی تیاری
میں مشغول ہے، اور موبائل کا استعمال اس نے مکمل طور پر ترک کر دیا
ہے۔۔۔

ارے گزشتہ ایک مہینے سے یہی تو بولتی آرہی ہوں۔۔

اب اور کتنا عرصہ یہ سب چلے گا۔؟

امی سب ٹھیک ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں۔

بس آپ تمام ملازمین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں وہ کبھی بھی

نمک حرام نہیں ہونگے۔۔

بلکہ ایسا کریں انکی تنخواہوں میں پانچ سو سے ہزار کا اضافہ کر دیں۔

ہمارے پاس مال کی کمی نہیں ہے، اب دیکھیں ابو بھی خالی ہاتھ ہی گئے

ہیں، سب کچھ پیچھے رہ گیا ہے اور اگر ساتھ گئے ہیں تو صرف ابو کے اعمال

ساتھ گئے ہیں۔ شہوار کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔

Novel nagri

شہوار میں سوچ رہی ہوں سب کچھ بیچ دیتے ہیں اور جو خیرہ ٹاؤن جائدادیں کرائے پر دی ہوئیں ہیں انکے کرایوں سے ہی ہماری اچھی بھلی گزر بسر ہو جائے گی۔۔۔ امی نے سوالیہ نظروں سے شہوار کو دیکھا۔

امی فی الحال مجھے امتحانات سے فارغ ہونے دیں پھر آرام سے سوچیں گے۔۔

ادھر باتوں میں پتا ہی نہیں چلا مجھے تو فیکٹری جانا تھا، اج نئے کاریگروں سے کچھ معاملات طے کرنے تھے۔

امی نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

چلو تم بھی اب بال سمیٹ کر نیچے آجاؤ۔ میں نے سارا تیل بالوں کی جڑوں میں لگایا ہے۔ اسے سارا دن لگے رہنے دو۔! شام کو نہا لینا۔

جی امی۔!

شہوار مجھے دل کے ساتھ لمبے بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔

اونچی پونی باندھ کر کاٹن کے سادہ سے جوڑے کو جھاڑا اور نیچے سیڑھیاں
اترنے لگی۔۔۔

آخری زینے پر پہنچی تو کسی مرد کی پشت نظر آئی۔ اللہ جانے ہمارے گھر میں
بغیر اجازت کوئی پرندہ بھی پر نہیں مارتا تو یہ کون بیٹھا ہوا ہے۔ ایک دل کیا
واپس اوپر چلی جائے مگر پھر کچھ سوچ کر امی کو آواز دی۔۔۔ امی ناشتہ تیار
ہے یا پھر مجھے خود ہی بنانا پڑے گا۔۔

بنادیکھے آواز دے کر باورچی خانے میں گھس گئی۔

صوفے پر موجود شخص کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں۔۔

وہی آواز، وہی لہجہ مگر اجنبیت کی بہت بڑی دیوار حائل ہو چکی تھی۔۔۔

کچھ دیر سوچ کر گلا کھنکارا اور باورچی خانے کے دروازے کے بیچ کھڑا ہو

گیا۔۔

السلام علیکم۔!

وعلیکم السلام۔ شہوار نے بنا پلٹے جواب دیا۔۔۔

کیسی ہو؟؟

زندہ ہوں! مگر آپ کو کافی جلدی خیال آگیا ہے میری خیریت پوچھنے کا
ویسے۔!! شہوار ہنوز اپنی پشت کیے دکھی دل کے ساتھ جوابات دے رہی

تھی۔۔۔

ناراض ہو؟!

نہیں ہونا چاہیئے۔!!

آپ غالباً امی سے ملنے کے لئے آئے تھے!۔

جی مگر وہ میرے پہنچنے سے پہلے ہی گھر سے نکل چکی تھیں۔
تو آپ کا ہمارے گھر کے اندر داخل ہونے کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا۔۔۔
میں کسی غیر کے پاس نہیں آیا ہوں۔؟؟
میں اپنی بیوی سے ملنے آیا ہوں۔!

کونسی بیوی؟ جسے آپ تنہا ہسپتال والوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر چلے
گئے تھے، یا پھر میرے باپ کے ملازموں کو ذمہ داری سونپ کر احسان
عظیم کر دیا تھا؟۔۔۔

شرجیل صاحب میں نے آپ کو پہلے بھی واضح کر دیا تھا کہ میں نے اپنے
باپ کے گناہوں کا خمیازہ بھگت لیا ہے اب میرے میں مزید سہنے کی
ہمت نہیں ہے --

شہوار ہنوز اپنی پشت کیے کھڑی تھی ---

شکل نہیں دکھاؤ گی کیا؟؟

میری شکل روز اسی ویڈیو میں دیکھا کریں جو میرے باپ کو بھجوائی تھی۔

شرجیل آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا شہوار کے بالکل قریب آن پہنچا اور اسے

کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف موڑ لیا۔

شہوار کی آنکھوں میں غصے اور بے بسی کی ملی جلی کیفیات تھیں۔

آنسو بڑی بڑی آنکھوں کی باڑ توڑنے کے لیے بے چین تھے۔

NovelInagri

شرجیل نے شہوار کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے لیا اور شہوار کی
پیشانی پر اپنے خلوص کی مہر ثبت کر دی۔۔۔

معاف کر دو نا۔!!

تمہیں پتا ہے جب سے تمہیں چھوڑا ہے ایک رات بھی سکون سے سو نہیں
پایا۔۔۔

جو لوگ دوسروں کا چین و سکون برباد کرتے ہیں وہ خود کبھی بھی سکون میں
نہیں رہ سکتے ہیں۔! شہوار نے شرجیل کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بھاگ جانا
چاہا۔۔ مگر شرجیل نے اپنے ورزشی جسم کی چستی کو بروئے کار لاتے ہوئے
شہوار کو اپنے قابو میں کر لیا۔۔

معاف کر دو نا پلیز۔۔! شرجیل منت طلب لہجے میں مخاطب تھا۔۔۔

محترم شرجیل صاحب -! معاف تو آپ مجھے کر دیں -! میری ہنستی مسکراتی

زندگی کو آپ کے انتقام کی آگ نے جلا کر خاکستر کر دیا ہے۔۔

ہو سکتا ہے ابھی ابھی آپ کا کوئی اور انتقام باقی ہو -؟ مگر میرا دل ابھی

کسی اور انتقام کی بھینٹ نہیں چڑھ سکتا ہے۔۔ اور ویسے بھی آپ جائیں

ہماری صفائی والی ماسی اپنے کوارٹر سے آنے والی ہو گی۔۔ شہوار نے نروٹھے

پن سے کہا۔۔

تو کیا ہوا۔؟؟

تو کیا یعنی آپ ساری دنیا کے سامنے اعتراف کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کا شہوار

کے ساتھ زبردستی نکاح پڑھوایا جا چکا ہے۔۔۔

آپ تو بڑے دلیر نکلے ہیں۔! شہوار نے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے شرجیل کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

جائیے صاحب۔! شہوار غموں سے اتنی چھلنی ہو چکی ہے کہ اب آپ کی یہ ادائیں اس پر بے اثر ثابت ہونگی۔ شہوار تو بیوقوف، جزباتی اور نادان تھی جس نے آپ کے مضبوط کندھے کی چاہ کی تھی، جس نے صرف عزت کی چادر کی گریہ زاری کی تھی۔۔۔ جو اپنے آپ کو نکاح کے مضبوط بندھن کو محفوظ پناہ گاہ سمجھنے لگی تھی۔ جو منتیں ترلے کرتی رہ گئی کہ اسے چھوڑ کر نہ

جاؤ۔۔

شرجیل صاحب۔! وہ شہوار تو ٹوٹ کر بکھر چکی ہے۔۔۔
آنسوؤں کی لڑیاں شہوار کے چہرے کو بھگوئے جا رہی تھیں۔

جائیے صاحب۔! اپنا راستہ ناپیں۔!!

شہوار میں نے کہانا میں تمہیں ادھر چھوڑ کر بہت پچھتایا تھا۔ میں نے بارہا
کوشش کی کہ صرف ایک مرتبہ تم سے مل لوں یا پھر فون پر بات ہو جائے
مگر نہ تم گھر والا فون اٹھاتی ہو اور نہ تمہارے پاس موبائل ہے تو میں کیسے
رابطہ کرتا۔؟؟

گھر سے باہر تم نہیں نکلتی ہو؟

کئی بار میں تمہارے گھر کے باہر گھنٹوں بیٹھا رہا ہوں کہ شاید تم اپنے

کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانکنا یا پھر میری گاڑی دیکھ لو۔!!

شرجیل صاحب یہ باتیں وہ کرتے ہیں جن کی محبت کی شادی ہوتی ہے ،
جو ایک دوسرے کے لئے مر مر جاتے ہیں مگر یہاں پر تو سارا معاملہ زور

زبردستی والا تھا۔

NovelInagri

شہوار محبت نہیں تھی مگر اب ہو گئی ہے۔!

اب کیسے ہو گئی محبت؟ محبت کرنے والے اپنے محبوب کو رلاتے تڑپاتے
نہیں ہیں بلکہ وہ تو ٹھنڈی میٹھی چھاؤں جیسے ہوتے ہیں۔!! شہوار نے جی
بھر کر دل کے پھپھولے نکالے۔

تم نے اپنی امی کو ہمارے نکاح کا کیوں نہیں بتایا؟! میں کیوں بتاتی جب
اگلا بندہ مجھے قبول ہی نہیں کرتا تو خواہ مخواہ میں اپنی ماں کی جھولی میں بیٹی
کی طلاق کا نیا دکھ بھی ڈال دیتی۔۔

شرجیل صاحب اس ایک مہینے میں، میں نے خوب سوچا ہے، زبردستی کے
رشتے دیرپا اور پائدار نہیں ہوتے ہیں۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔! میں

نے اپنی بات مکمل کر لی ہے۔ شہوار نے بولتے ساتھ باورچی خانے سے باہر
کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔

شہر جیل نے کچھ دیر سوچ کر قدم -----

شرجیل صاحب اس ایک مہینے میں ، میں نے خوب سوچا ہے ، زبردستی کے
رشتے دیرپا اور پائدار نہیں ہوتے ہیں۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔! میں
نے اپنی بات مکمل کر لی ہے۔ شہوار نے بولتے ساتھ باورچی خانے سے باہر
کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔

شرجیل نے کچھ دیر سوچ کر قدم
شہوار کی پیروی میں بڑھانے شروع کر دیے۔

شہوار تقریباً بھاگ کر سیڑھیاں پھلانگنے لگی۔۔

عقب میں مڑ کر دیکھا تو شرجیل اس سے آدھے فٹ کے فاصلے پر تھا۔۔۔

شہوار نے شرجیل کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور دھاڑی ، میں نے بولا

ہے میرے گھر اور میری زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چلے جاؤ۔

شرجیل شہوار کے چہرے پر لہو ٹپکاتی آنکھیں گاڑھے ہراساں کر رہا تھا۔

شہوار نے موقع پاتے ہی بھاگ کر اپنے کمرے میں دروازہ بند کرنا چاہا مگر

ایک کسرتی وجود والے مرد کے سامنے بے بس ہو گئی۔۔۔

شرجیل نے دروازے کے پیچ میں اپنا پاؤں رکھ کر دروازہ تھام لیا۔۔۔

شرجیل چلے جاؤ۔ !!!

شہوار بے بسی سے روتے روتے فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

شرجیل ہنوز خاموش کھڑا اسے گھور رہا تھا۔ جبکہ شہوار بلک بلک کر رو رہی

تھی۔۔۔

شہوار میں نے بولا ہے ادھر سے ہٹو اور مجھے کمرے میں داخل ہونے دو ورنہ

!.

ورنہ کیا بگاڑ لو گے میرا۔؟؟

میں تمہیں یہاں سے اٹھا کر لے جاؤں گا۔! اور اسے دھمکی نہ سمجھنا۔!

آخری موقع دے رہا ہوں۔! دروازے کے سامنے سے ہٹو۔!

تم میرا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے ہو؟؟ جب سے میری زندگی میں آئے ہو

میری زندگی برباد کر کے رکھ دی ہے۔

شہوار تمہیں پتا ہے تمہارا حق مہر ادھر میرے بستر پر پڑا رہ گیا تھا، بس میں وہی دینے آیا تھا۔ شرجیل نے نرم لہجے میں بولا جیسے شہوار کی کوئی بات اسے سمجھ ہی نہیں آئی۔۔۔ بے خوف اور نڈر انداز میں اپنا حق جتا رہا تھا۔

مجھے نہیں چاہیئے تمہارا حق مہر۔! واپس لے جاؤ اپنا حق مہر۔!
مگر مجھے تو دینا ہے۔! میں شریعت کی خلاف ورزی تو نہیں کر سکتا
ہوں۔۔۔

ہاں جیسے تم نے پہلے شرعی رموز و اوقاف کو بد نظر رکھتے ہوئے مجھے اغواء کیا
تھا نا۔۔؟! شہوار نے اپنا چہرہ رگڑتے ہوئے بولا۔۔۔
اچھا بولا ہے ناکہ غلطی ہو گئی تھی۔۔

Novelnagri

غلطیاں انسانوں سے ہی سرزد ہوتی ہیں اور اپنی غلطی کو مان لینے والا ہی بہترین انسان ہوتا ہے۔

شرجیل ہنوز دروازے کے بچو بچ کھڑا اڑیل شہوار کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

مجھے نہیں سننی تمہاری یہ دعوت و تبلیغ اور یہاں سے چلے جاؤ۔! میرا تماشا نہ بناؤ۔!!

شرجیل نے دروازے کو زور سے جھٹکا دیے کر کھول لیا اور اندر داخل ہوتے ساتھ ہی کندھی چڑھا دی پھر فوراً سے پہلے دہلی پتلی شہوار کو اپنی باہوں میں بھر لیا۔۔ شہوار اس اچانک حملے کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتی تھی لہذا

شرجیل کی باہوں میں مچلنے لگی اور زور سے اسکے چوڑے سینے پر اپنے ناتواں ہاتھوں سے مکے برسانے لگی۔۔۔ مجھے چھوڑ دو بھیڑیے۔!

بس شہوار۔! بس میری پیاری سی ضدی سی بیوی۔! شرجیل نے آرام سے شہوار کو بستر پر بٹھایا اور خود ساتھ ہی فرش پر چوکڑی مار کر بیٹھ گیا۔۔

تمہاری اتنی جرات۔! میرے گھر، میرے کمرے میں اور پھر میرے ساتھ اتنی زبردستی۔! شہوار غرائی۔

آج جتنا غصہ، جتنی دل کی بھڑاس نکالنی ہے نکال لو۔! میں آرام سے ادھر بیٹھا سن رہا ہوں۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا لو فر لفنگے شخص۔؟ شہوار کا چہرہ شدید غصے سے
لال ہو رہا تھا۔

شہوار ابھی تم نے میرے میں لو فر پنا یا لفنگ پن دیکھا ہی نہیں ہے۔!
شرافت سے بات کر رہا ہوں تو میری شرافت کا ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔!
شرجیل نے دانت پیستے ہوئے تنی رگوں کے ساتھ شہوار کو مخاطب کیا۔۔
چند لمحوں کے لئے شہوار کے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔
پھٹی پھٹی آنکھوں سے شرجیل کی طرف دیکھنے لگی۔ کچھ دیر بعد ہمت جمع
کرتے ہوئے بولی، تم میری زندگی سے چلے کیوں نہیں جاتے ہو۔؟ میں
تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں جو مال جائیداد لینا چاہتے ہو لے لو اور میری
زندگی سے چلے جاؤ۔! مجھے پتا ہے اس وقت وہ میرا جزیاتی فیصلہ تھا مگر مجھے
سمجھ اب آئی ہے جب تم جیسے بے حس شخص نے پلٹ کر دیکھا بھی نہیں

--- میں نے سوچا تھا شاید میری باتوں سے تمہارا دل نرم پڑ جائے مگر تم تو
پتھر دل ایک سفاک انسان ثابت ہوئے۔! شہوار نے ایک ہی سانس میں
سارا ابال نکال باہر پھینکا اور دھاڑیں مار کر رونے لگی۔۔۔

ابھی جاؤ یہاں سے کام والی ماسی آچکی ہوگی۔

شہوار تمہیں پتا ہے میں تمہاری امی عرف میری ساس کا سب سے قابل
بھروسہ ملازم ہوں۔۔۔ آج تمہارے گھر نہ کوئی کام والی ماسی آئے گی اور نہ
کوئی اور دوسرا تیسرا شخص۔!

تمہاری امی آج آدھا دن نئے کاریگروں کے ساتھ اور باقی کا دن تمہاری چھوٹی
بہنوں کو لے کر فزیو تھراپسٹ کے ساتھ گزاریں گی۔۔۔

لہذا میرے پاس تمہارے ساتھ گزارنے کے لئے سارا دن ہے۔ شر جیل نے
بے فکری سے بازو فرش پر ٹکائے اور بستر پر آنے کے لئے پر تولنے لگا۔۔۔
شر جیل خبردار ایک قدم آگے بڑھایا تو۔!

تو۔؟! شر جیل نے بھنویں اچکائیں۔ میں بول رہی ہوں میں یہاں کھڑکی
سے کود جاؤں گی۔!
کودنے کی کوشش تو کرو نا۔! میں ہوں نا تمہیں بچانے کے لیے۔! شر جیل
نے بائیں آنکھ دبائی۔
لوفر۔!

یہ جو تمہاری گول سی ناک ہے نا اس پر غصہ بہت سجتا ہے۔ شر جیل نے
آگے ہو کر شہوار کی ناک دھیرے سے مروڑی۔۔۔

شہوار چیل کی طرح جھپٹی اور اپنے ناخن شرجیل کی کلائی پر گاڑ دیئے۔۔
زیادہ طاقتور سمجھتی ہو خود کو شہوار مشتاق احمد۔؟؟

میرا نام بھی شرجیل حنیف ہے۔! تمہاری ساری اکڑ نہ نکال دی تو کہنا۔
شرجیل نے ایک لمحے کی تاخیر کیے بنا شہوار کو دبوچ لیا۔ اب ہلو ذرا۔! اپنی
دس گز کی زبان چلاؤ ذرا۔! میں بھی دیکھو کتنی طاقتور شیرنی ہو تم۔۔!!
شہوار ہنوز شرجیل کی باہوں میں مچل رہی تھی۔ چھوڑ رہے ہو مجھے یا میں
چلاؤں ؟

نہیں چھوڑ رہا۔!

تم چلاؤ بلکہ ذرا زور سے چلاؤ۔۔۔!

شہوار نے جیسے ہی منہ کھولا شرجیل نے فوراً اپنا مضبوط بھاری ہاتھ اسکے منہ
پر جما دیا۔۔۔ شہوار تڑپ تڑپ کر غوں غوں کی آوازیں نکالنے لگی۔۔۔

چند ثانیوں کے بعد شرجیل نے اسے اپنے حصار سے آزاد کر دیا۔
سہمی شہوار سوائے رونے کے اور کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی لہذا دھاڑیں مار
کر اپنا پسندیدہ شغل پورا کرنے لگی۔۔۔ جبکہ شرجیل اسکے بستر پر نیم دراز ہو
گیا۔۔۔

شہوار کو تو گویا کرنٹ لگا فوراً چھلانگ لگا کر بستر سے نیچے اتر آئی۔۔۔
گھبراؤ نہیں شہوار میں تمہاری طرح زبردستی کا قائل نہیں ہوں - جیسے تم نے
میرے ساتھ زبردستی نکاح پڑھوایا ہے ، میں کبھی بھی زبردستی تعلقات استوار
نہیں کروں گا۔ بس تم آرام سے بیٹھ جاؤ اور میرے ساتھ بنا روئے اچھی
اچھی باتیں کرو۔! یا پھر میرا سر دباؤ قسم سے نیند نہ ہونے کے برابر ہے ،
سارا سارا دن اور تقریباً آدھی رات میری آنکھوں کے سامنے سے تمہاری شکل

ہی نہیں بٹتی ہے۔ تم تو میرے حواسوں پر ایسے سوار ہوئی ہو جیسے عاشق جن ہوتا ہے۔ شرجیل آنکھوں پر ہاتھ رکھے آرام سے محو گفتگو تھا جبکہ شہوار نے موقع غنیمت پاتے ہی کمرے سے نکلنے کے لیے دروازے کا رخ کیا۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی شرجیل نے چیل کی طرح اسے جھپٹ لیا۔ شہوار میں نے تمہیں بولا جو ہے آرام سے باتیں کریں گے تو تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی ہے۔۔۔

صرف ایک مہینہ گزرا ہے کوئی سال تو نہیں گزرا جو تم اتنی اکڑ اور ناراضگی دکھائے جا رہی ہو۔۔۔

شرجیل کے مضبوط حصار میں جکڑی شہوار کو شرجیل کے جسم سے اٹھنے والی مہک اپنی طرف راغب کرنے لگی۔۔۔۔

شہوار اپنا آپ چھڑا کر کرسی کی طرف بڑھ گئی۔۔

چوبیس سالہ شرجیل گہرے نیلے رنگ کے کرتا شلوار کے ساتھ کالے رنگ کی چیل پہنے بہت بچ رہا تھا۔ گندمی رنگت کے ساتھ اٹھی ہوئی ناک اور گھنی داڑھی شرجیل کے کسرتی وجود کو چار چاند لگا رہی تھی۔ جبکہ شہوار ہنوز اس سے رخ موڑے کھڑی تھی۔۔۔ شہوار میں نے بولا ہے بیٹھ جاؤ۔! شرجیل دھاڑا۔ میں لوکر ہوں تمہاری جو اس طرح دھاڑ رہے ہو۔؟؟ بیوی ہو۔!

تو بیویوں پہ دھاڑنا فرض ہے۔؟ شہوار غصے سے پلٹی۔ نہیں فرض تو نہیں ہے مگر حسب ضرورت دھاڑا بھی جا سکتا ہے۔ شرجیل کا مطمئن انداز بیان شہوار کو جلا رہا تھا۔

اچھا شہوار وہ کالج والا یونیفارم ہے تمہارے پاس ؟

تم سے مطلب ؟؟

وہ میں سوچ رہا تھا جس دن تمہیں رخصت کر کے لے جاؤں تو تم نے وہی

لباس زیب تن کیا ہو۔!

پہلی بات تو یہ ہے کہ رخصتی تک نوبت ہی نہیں آئے گی اور دوسری بات

کہ مجھے تمہاری پسند نا پسند سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

شہوار نہ چاہتے ہوئے بھی غیر دانستہ طور پر شر جیل سے سلسلہ کلام جاری

رکھے ہوئے تھی۔۔۔

اچھا چلو چھوڑو۔! ایسا کرتے ہیں دونوں کھانا کھاتے ہیں یقین کرو تم سے
بحث کر کر کے مجھے سخت بھوک ستانے لگی ہے۔۔۔ شرجیل کا اطمینان
سے بھرپور لہجہ شہوار کو کھول رہا تھا۔۔۔

یکدم دماغ نے سبز اشارہ دیا۔

اچھا چلو نکلو میرے کمرے سے اور باورچی خانے میں آجاؤ۔ اور وہاں صرف
تمہارے پاس پانچ منٹ ہوں گے جو کھانا ہے کھا کر نکل جانا ورنہ تم مجھے
اچھی طرح سے جانتے ہو۔۔۔ شہوار نے کھڑے کھڑے بیزار لہجے میں اپنی
بات مکمل کی اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

میں نیچے ایک شرط پر جاؤں گا۔

وہ کیا؟ شہوار پلٹی۔

میں تمہیں اٹھا کر ہی نیچے جاؤں گا ورنہ ادھر ہی سارا دن گزاروں گا۔۔۔

بولو منظور ہے ؟

نہیں۔! مجھے منظور نہیں ہے ۔ شہوار نے بولا اور باہر کی طرف دوڑ لگا

دی۔۔۔

شرجیل نے بھی لمبے ڈگ بھرتے ہوئے اسے جالیا۔

چند لمحوں میں وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح شرجیل کی باہوں میں مچل رہی

تھی۔۔

جب میں آرام سے کہتا ہوں تو مان لیا کرو۔۔!

شرجیل نے شہوار کو نیچے اتارتے ہوئے بولا۔

پتا ہے مجھے تم زہر کی طرح لگتے ہو۔ تو جب زبردستی نکاح پڑھوایا تھا اس

وقت اچھا لگا تھا کیا؟؟

نہیں اس وقت بھی اچھے نہیں لگے تھے بلکہ تمہارے ساتھ نکاح میری
مجبوری تھی۔۔۔

اب اس نکاح کو بھی مجبوری سمجھ کر نبھاؤ نا۔!

میں تم سے خلع لینا چاہتی ہوں شرجیل۔؟

مجھے امید ہے تم مجھے مزید مجبور نہیں کرو گے۔۔!

میں وجہ جاننا چاہتا ہوں۔! شرجیل کی آنکھوں میں لہو اتر آیا اور شہوار کو
گھورنے لگا۔۔

مجھے جواب چاہیے ابھی اور اسی وقت۔! شرجیل زخمی شیر کی طرح دھاڑا۔۔۔

تم قابلِ بھروسہ یا قابلِ اعتبار شخص نہیں ہو شرجیل حنیف۔!

اچھا۔!

شہوار یاد رکھنا کہ کس سے تمہارا پالا پڑا تھا۔!

میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا۔! جاؤ جو کرنا ہے کر لو۔!

تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اپنی ماں کو ہمارے نکاح کا بتاؤ اور میرے
ساتھ میرے گھر چلو۔

اگر نہ کروں تو؟؟؟

شہوار نے اکڑ سے پوچھا۔

جو شخص امیر کبیر لمبے ہاتھوں والے باپ کی بیٹی کو ایک رات اپنے پاس رکھ
سکتا ہے اس کے لیے اپنی بیوی کو ساتھ لے جانا بائیں ہاتھ کا کھیل
ہے۔! سمجھی تم۔!

ہونہہ۔! شہوار نے ہنکارا بھرا۔۔

اتنے عظیم مرد ہو تو چھپاتے کیوں پھر رہے ہو کہ میں تمہاری بیوی ہوں۔۔۔

!

NovelInagri

یہ بات تو میں تمہیں وقت آنے پر بتاؤں گا۔

مگر تم یہ بتاؤ اگر اتنی بہادر ہو تو اپنی ماں سے کیوں چھپاتی پھر رہی ہو۔؟؟
میں وقت کا انتظار نہیں کروں گی بلکہ میں تم پر ابھی واضح کر دیتی ہوں کہ
میں نہیں چاہتی میری ماں کا دل ٹوٹے اور میری ماں کو پتا چلے کہ میرے
باپ کے کارناموں کی سزائیں نے کاٹی ہے۔ میں نہیں چاہتی میری ماں
کا ساری زندگی کا مان ٹوٹ جائے۔ میرے باپ کے گناہوں پر پردہ ڈلا ہے تو
ڈلا رہے۔

اور اگر کبھی تمہاری اس زبان سے یہ حقائق میری ماں تک پہنچے تو میں تمہیں
ساری زندگی معاف نہیں کروں گی۔

Novelnagri

ابھی تم جا سکتے ہو اور تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ خاموشی سے مجھے طلاق دے دو۔ جس خاموشی سے ہمارا نکاح ہوا تھا اسی خاموشی سے ہم اپنے راستے الگ کر لیں۔ میں اپنی زندگی اپنی ماں اور اپنا بچ بہنوں کے لیے وقف کرنا چاہتی ہوں مجھے جہاں سے بھی امید کی کرن نظر آئی میں انہیں وہیں علاج کے لیے لے جاؤں گی۔۔۔

میرا تمام مردوں سے اعتبار اٹھ چکا ہے۔ میں گزشتہ ایک مہینے سے بار بار اپنے آپ کو طفل تسلیاں دے رہی تھی کہ یہ شخص میرے باپ جیسا نہیں ہے مگر تم بھی نفس پرست نکلے شر جیل۔۔۔!

میری زندگی میں کسی بھی مرد کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ہے۔

شہوار نے دو ٹوک بول کر شرجیل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وضاحت

دی ---

تو گویا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے ؟

آخری بھی اور اٹل بھی !

تم جا سکتے ہو ! اور ہاں دوبارہ اس طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھنا !

میں ویسے بھی تمہیں اس نوکری سے نکلا رہی ہوں۔

شہوار لگا لو زور جتنا لگانا ہے ، ابھی تم مجھے جانتی ہی کتنا ہو ۔

شرجیل صاحب عورت کو تم اپنی زندگی میں مہرے کی طرح شامل نہیں کر

سکتے ہو ۔ لہذا تم بھی اپنی طاقت کا ضیاع مت کرو !

اس نکاح کو برے خواب کی طرح بھول جاؤ جیسے میں اس اذیت ناک اغواء

کے کریناک لمحات کو بھلانے کی کوشش کر رہی ہوں۔

Novelnagri

شرجیل آخری بار بول رہی ہوں مجھے طلاق چاہئے۔۔

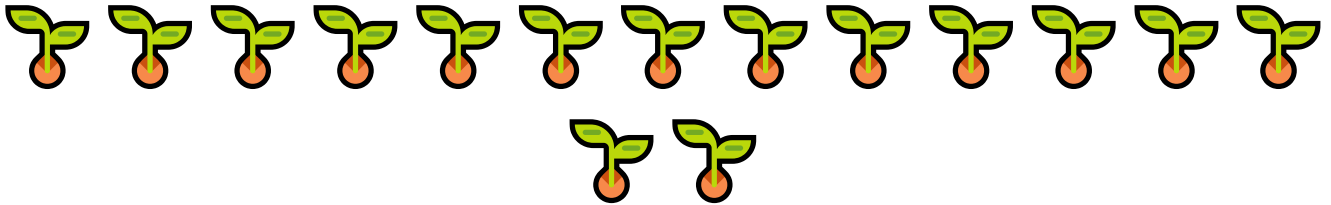
کل کو تمہیں کوئی اور انتقام یاد آگیا تو میرا تو تم حشر بگاڑ دو گے ؟ نہیں

شرجیل اب نہیں ۔!

وہ باہر کا راستہ ہے تم جا سکتے ہو ۔!

شہوار نے ہاتھ کے اشارے سے شرجیل کو باہر نکلنے کا بولا اور خود رخ موڑ

کمر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔



تو میرے پیارے دوستو ۔! پیارے پیارے بھائیو ۔! بیس جوانوں سے شروع

ہونے والا یہ قافلہ اب سو جوانوں پر مشتمل ہے ماشاء اللہ۔

کمرے میں اللہ اکبر کے نعرے گونجے ۔۔

اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے یہ جوان جو نشے کی لت میں مبتلا تھے اس پورے مہینے کی انتھک کوشش کے بعد اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہیں۔۔۔

میں خاص طور پر اپنے تایا زاد حماد کا شکر گزار ہوں جس نے میرے شانہ بشانہ چل کر ہم سب کی رہنمائی فرمائی ہے۔ حماد چونکہ خود اس اذیت سے گزر چکا تھا اس لیے یہ ان سب بھائیوں کی تکلیف کو دل سے محسوس کرتا رہا ہے اور اپنے تجربے سے ان بھائیوں کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ ہم دونوں نے دن اور رات کا پہرہ دے کر ان بھائیوں سے یہ لعنت چھڑوائی ہے۔ ایک ہفتہ میں رات کو جاگتا تو دوسرا ہفتہ حماد جاگ کر گزارتا رہا ہے۔۔ ہم دونوں نے اپنی کڑی نگرانی میں اور اطباء کی مدد سے ان بھائیوں کو اس غلاظت سے کھینچ کر باہر نکالا ہے۔۔۔

اللہ کے فضل سے ہمارے یہ بھائی محنت مزدوری کرنے کے لیے تیار ہیں
اس کے لیے بھی ہم نے چھوٹے چھوٹے کاروباری تاجروں سے بات کی
ہے جو انہیں بروقت کام مہیا کریں گے تاکہ یہ لوگ اپنی دال روٹی چلا
سکیں۔۔۔

مگر ایک شرط ہے جو کہ ان تمام بھائیوں کو لکھ کر دینی پڑے گی۔

بھائیو منظور ہے؟؟؟

ہمیں آپ کی ہر شرط منظور ہے۔! آپ حکم کریں۔! سب جوانوں نے جوش

سے جواب دیا۔

Novelnagri

روزانہ کام سے واپسی یا پھر مغرب کی نماز کے بعد آپ سب نے یہاں مرکز میں آنا ہے اور اپنے دن کی مصروفیت اور اپنے کام کاج کے بارے میں آگاہ کرنا ہے ---

ہم نہیں چاہتے کہ ہماری اس سارے مہینے کی محنت ضائع چلی جائے اور آپ میں سے کوئی ایک دوبارہ اس لعنت کو دوبارہ جا اپنالے۔۔

اور ہاں آخری بات -! یاد رکھیے گا کہ یہ آغاز ہے ہمیں اس فلاحی تنظیم "احساس" کو بہت آگے لے کر جانا ہے اور ان گھروں کے گل چراغوں میں روشنی پیدا کرنی ہے جنہیں نشے نے ناکارہ بنا دیا ہے - ہمیں اس لعنت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے ان شاء اللہ۔

ابھی ہم لوگ اپنے تمھانے کے ساتھ مل کر جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے
انکی مدد کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں، ہمارے علاقے میں منشیات
فروشوں کا مافیا اللہ کی مدد سے بہت جلد گرفت میں آجائے گا ان

شاء اللہ۔۔۔

بھائیو۔! میری آپ سے التجا ہے کہ آپ نے صرف اپنے لیے نہیں بلکہ
اپنے سے جڑے ان تمام رشتوں کے لیے جینا ہے جن کہ خواب آپ کے
ساتھ جڑے ہیں، جن کی امیدیں آپ سے وابستہ ہیں، جو آپ کو پھلتا پھولتا
دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔ یہ نہیں کہ آپ نشے میں دھت دنیا و مافیا سے بے خبر ہو
کر موت سے قریب تر ہوتے جا رہے ہو۔۔۔!!

آپ تو ان ماؤں کے چشم و چراغ ہو جنہوں نے دن رات اذیتیں سہہ کر آپ کو پال پوس کر جوان کیا ہے۔۔۔ اللہ کا واسطہ ہے انکی آنکھوں کے خواب

مت چراؤ۔!

اپنی اس جوانی کو خدمت خلق کے لئے وقف کر دو۔! سب سے زیادہ اس چیز کے حقدار آپ کے والدین اور پھر بعد میں آپ سے جڑے باقی خون کے رشتے ہیں۔۔

آپ نے جینا ہے تو سر اٹھا کر جینا ہے۔!!!

مرنا ہے تو بھی شان سے مرنا ہے کہ آپ کی موت پر آپ سے جڑے رشتوں کو فخر محسوس ہو۔ یہ نہیں کہ آپ کسی گندی نالی یا کسی گندی گلی کے کونے میں سسکتے دم توڑ گئے ہو اور آس پاس واویلا شروع ہو جائے کہ کوئی عادی نشئی نشے کی حالت میں چل بسا ہے۔!

بھائیو! اپنے آپ سے وعدہ کر لو کہ کبھی بھی اس حرام چیز کے پاس سے
بھی نہیں گزرو گے ، چاہیے آپ کو کوئی مفت میں بانٹ کیوں نہ رہا ہو ۔
بولو۔!!! اس لعنت سے دور رہنا ہے۔۔۔۔

ان شاء اللہ ۔!!! تمام سامعین ، حاضرین کے فلک شگاف نعرے بلند
ہوئے۔۔۔۔

اس کے ساتھ ہی ہم سب اللہ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان
بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے اور انکے دل کو خیر اپنانے اور پھیلانے کی
توفیق دے آمین۔۔۔ ایک اور فلک شگاف نعرہ بلند ہوا ۔

ہال میں موجود نفوس نے آہستہ آہستہ کاغذی کاروائی کے بعد اپنے اپنے گھروں کی راہ لی۔ جبکہ ایک کونے میں بیٹھا شرجیل جو کہ کب سے فاریز کی آنکھوں کو چبھ رہا تھا۔

آخر فاریز نے تمام امور سے فراغت کے بعد اسے دھر لیا۔۔۔

ہاں بھئی دلے۔! تیرے چہرے پہ بارہ کیوں بچ رہے ہیں؟؟ اور یہ گزشتہ تین ہفتوں سے کدھر غائب تھا۔؟؟؟ فاریز نے کرسی کھینچ کر بیٹھنا چاہا مگر شرجیل نے اسے علیحدگی میں بات کرنے کے لیے باہر کا رخ کیا۔۔۔۔

فاریز مجھے تم سے تنہائی میں بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

یا اللہ خیر۔! آج فاریز کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے وہ بھی اس گھنے شرجیل کی طرف سے۔؟؟ فاریز نے شرجیل کا جائزہ لیا جہاں پر پریشانی واضح جھلک رہی تھی۔۔

اور کہنے اب پھوٹ بھی دے۔! جان لے گا کیا؟؟؟
یار فاریز مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے میں کہاں سے شروع کروں۔؟
تو کر لے شروع۔! جہاں سے تیرا جی چاہتا ہے، میں اردو آسانی سے سمجھ
جاتا ہوں۔!

فاریز یار میں اس وقت بہت پریشان ہوں۔!
وہ تو مجھے گزشتہ ایک گھنٹے سے نظر آ رہا تھا۔
بھابھی سے کوئی لڑائی وغیرہ ہو گئی ہے کیا۔؟ تجھ کہنے کو
کئی بار فون پر پیغام بھی بھیجوا یا تھا کہ ہمارے گھر بھابھی کو چھوڑ دیا کرتا کہ
وہ میری بھابھی، دادی اور امی کے ساتھ گھل مل جائے گی اور اکیلی اس
گھر میں پریشان نہیں رہے گی، تو نالائق جو سارا دن گھن چکر بنا رہتا ہے۔
اور اب شکل باسی لسوڑے جیسی بنا کر میرے سامنے کھڑا ہے۔۔۔!

چول نہ ہو تو۔! فاریز نے شرجیل کی خوب ٹھکائی کی۔۔

یار فاریز۔! میرے سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ شرجیل تو گویا رو دینے کو تھا۔۔

شرجیل نے نہایت مشکل سے تمام حقائق شروع سے لے کر آخر تک فاریز کے گوش گزار کر دیئے۔۔۔۔

خاموشی سے سب سننے کے بعد فاریز تو گویا آگ بگولہ ہو چکا تھا۔۔۔۔
شرجیل گھٹیا انسان تجھے زرا سی بھی شرم نہیں آئی کہ تو ایک فلاحی تنظیم کا حصہ ہے، ایک اعتباری کارکن ہے جو لوگوں کی بہن بیٹیوں کا محافظ ہے

تو تو یار بہت بڑا ڈاکو نکلا یار۔!

میرا جی چاہ رہا ہے کہ میں اپنا نو 9 نمبر کا جوتا اتار لوں اور تیری ایسی چھتروں

کروں جیسے فیقا اور رشید تمھانے میں مجرموں کی کرتے ہیں۔۔!

تف ہے تیری اس گھٹیا سوچ اور اس گھٹیا کارنامے پر۔!

اولے تجھے ذرا بھی غیرت نہ آئی۔؟؟ کسی کی بے گناہ بیٹی کی عزت کو داؤ

پر لگاتے ہوئے۔!

گناہ باپ کا تھا۔! تیری اس سے دشمنی تو بنتی ہے مگر وہ بے گناہ لڑکی تیری

دشمنی کی بھینٹ چڑھ گئی۔۔۔

او کمینے اگر تجھے عدالتوں سے انصاف نہیں ملا تھا تو رب کے انصاف پر کیوں

توکل نہ کیا جو سب سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے۔! کیوں تو نے اس

بے گناہ کو اس قدر رلایا اور اس قدر ذہنی اذیت سے دو چار رکھا۔؟؟

NovelInagri

اب وہ جو بھی کر رہی ہے ٹھیک کر رہی ہے۔! تو ہے ہی اسی قابل۔! مانا کہ تیری بہن کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوا مگر یار تو نے اس ظلم کو زندہ رکھا۔ تیرے میں اور مشتاق احمد میں پھر کیا فرق رہ گیا؟۔ وہ بھی اغواء کار اور تو بھی اغواء کار بن گیا۔۔۔

کاش میں تیرے نکاح میں تیری مدد نہ کرتا۔! اور اگر تو نے نکاح کر بھی لیا تھا تو اسے عزت سے نبھاتا۔۔

وہ لڑکی تیرے سے ہزار گنا بہتر نکلی جس نے تجھے احساس دلایا کہ تو اسے عریاں کر چکا ہے۔۔۔ اس کی عصمت داؤ پر لگی تھی۔۔۔ وہ تو صرف ایک عزت کی مستمنی تھی جسے تو وہ بھی نہ دے سکا۔۔

تو اپنے اہل خانہ کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتا ہے تو غیروں کے ساتھ نجانے کیا کرے گا۔۔؟! فاریز شدید غم و الم کی کیفیات سے دوچار تھا۔۔

مجھے تیرے پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے ، یہ ادارہ تیری مدد کے بغیر بھی چل سکتا ہے ۔ میں تجھے اس تنظیم کے فعال رکن کی حیثیت سے بے دخل کرتا ہوں۔!

اس ادارے کا نام "احساس" ہے۔! جو کے تیرے میں بالکل مرچکا ہے

!۔

آئندہ کے بعد مجھے اپنی شکل نہ دکھانا۔!

فاریز نے شرجیل کا ہاتھ جھٹکا اور واپس مرکز میں لوٹنے لگا۔۔

NovelInagri

فاریز میرے بھائی! اللہ کا واسطہ ہے مجھے معاف کر دے۔! میں مانتا ہوں
میرے سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے جس کی سزا میں گزشتہ ایک مہینے
سے کاٹ رہا ہوں۔

یار تیرے سوا میرا اور کون ہے۔؟ ایک ماں تھی وہ بھی بہن کے غم میں
چل بس۔۔

دیکھ فاریز میں انسان ہوں ، فرشتہ نہیں ہوں۔!

غلطیاں انسانوں سے ہی سرزد ہوتیں ہیں اور بہترین وہ شخص ہے جو اپنی
غلطی کو تسلیم کر لے اور سچی توبہ کرتے ہوئے اس غلطی کو دوبارہ کبھی
بھی نہ دہرانے کا وعدہ کرے۔۔۔

فاریز میں تیرے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں ، تو مجھے چار سالوں سے جانتا ہے یار
کبھی میرے میں کوئی اس طرح کی برائی نظر آئی ہے ؟

NovelInagri

نہیں نا۔!

بس یار میں بہک گیا تھا۔! مجھے معاف کر دے اور میری اس معاملے میں

مدد کر۔!

یار وہ کہتی ہے میں اسے طلاق دے دوں۔

اور تو کیا چاہتا ہے؟؟؟

یار بیوی ہے میری۔!

جی وہ تو مجھے علم ہے۔! فاریز کچھ ڈھیلا پڑا تو شر جیل نے سکھ کا سانس

لیا۔۔۔

پتر تو نے جو اس کے ساتھ سلوک کیا ہے میرا جی چاہتا ہے لے جاؤں تجھے
رشید سپاہی کے پاس اور بولوں ساری رات تیری دس نمبر کے چھتر کے ساتھ
خوب سیوہ کرے۔!!

یار فاریز مجھے معاف کر دے۔! شرجیل نے ہاتھ جوڑتے ہوئے بار بار التجا
کی۔۔۔

شرجیل بیشک درگزر کر دینے والا ہی سب سے افضل انسان ہے۔ میں تجھے
آخری موقع دے رہا ہوں۔

آئندہ اگر تو نے کوئی ایسی گھٹیا حرکت کی تو پتر تو سیدھا تمھانے کی سیر کرے
گا۔! یہ دھمکی نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے۔۔۔

اب جا۔! اور اپنی بیوی سے معافی مانگ۔!

یار بارہا مانگ چکا ہوں پر اسکی ایک ہی ضد ہے کہ مجھے طلاق دو۔! کہتی ہے
میرا مردوں پر سے اعتبار اٹھ گیا ہے، کہتی ہے تم بھی میرے باپ جیسے
نکلے ہو۔!

تو یہی کچھ کہلوانے کے قابل ہے۔! فاریز نے شر جیل کو مزید لتاڑا۔۔۔
چل اب چولیں نہ مار۔! میں تجھے معاف کرنے کے لیے تیار ہوں مگر

چل اب چولیں نہ مار۔! میں تجھے معاف کرنے کے لیے تیار ہوں مگر تجھے
یہ اپنے کروت دست کرنے ہوں گے۔ اپنے اس گناہ پر سچی توبہ کر ورنہ
مجھے دوبارہ اپنی شکل نہ دکھانا۔! فاریز نے نرمی سے شر جیل کا کندھا تھپتھپایا
اور اسکا بازو تھامے مرکز واپس لوٹ آیا۔۔۔

ہاں بھئی حماد کیا ہو رہا ہے؟؟

بس فاریز بھائی کرسیوں کے بعد اب بس صفائی باقی ہے۔۔

صبح کچھ لڑکوں نے مارشل آرٹ کے لیے آنا ہے۔۔۔ حماد نے اگلی صبح کی

منصوبہ بندی بتائی۔

اچھا یا را بھی تو بھوک سے حال برا ہو رہا ہے۔ گھر سے کھانا منگوا لیں یا پھر

باہر سے کھا لیں؟

ہاں بھئی دکھیارے دلے؟ تو بتا۔! فاریز نے ماحول میں چھائی سوگواریت ختم

کرنے کی بھرپور کوشش کی مگر شرحیل ہنوز خیالوں میں گم ایک ہی نقطے پر

سوچ رہا تھا۔۔۔

یار شر جیل تجھے جو بولا ہے اس پر عمل کر۔! بھا بھی کو کچھ عرصہ نہ چھوڑ
میرا مطلب ہے رابطہ نہ کر۔! ہو سکتا اس وقت بہت غصے میں ہیں اس لیے
جزباتی ہو رہی ہیں جب ٹھنڈے دماغ سے سوچیں گی تو شاید مثبت نتائج برآمد
ہوں۔

نہیں یار۔! وہ اپنی بات کی پکی ہے، نکاح کے وقت بھی ایسے ہی اپنی بات
پر ڈٹی رہی تھی جیسے اب طلاق کی بات پر ڈٹی ہوئی ہے۔۔۔

جب وہ خود کہتی تھی کہ مغوی لڑکی کو کوئی شخص اپنانے کے لیے تیار نہیں
ہوتا تو پھر اب انہیں کوئی اپنالے گا۔؟؟؟ فاریز نے استفسار کیا۔۔۔

وہ ہسپتال والے واقعے کے بعد سمجھنے لگی ہے کہ سبھی مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔۔۔ شرجیل رنجیگی سے گویا ہوا۔۔۔

شرجیل یار مجھے ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے بھابھی اپنے اس وقت کے جذباتی فیصلے پر شاید پچھتا رہی ہیں اور اب ان میں اپنی والدہ کو تمام حالات سے آگاہ کرنے کا حوصلہ مفقود ہو چکا ہے۔

شاید بھابھی اس بات سے خائف ہیں کہ اس نکاح کی وجہ سے انکی والدہ کو انکے والد کی سیاہ کاریوں کے بارے میں علم ہو جائے گا۔۔

فاریز نے بہت سوچ سمجھ کر بات کی، اور شرجیل کا کندھا تھپتھپانے لگا

یہی تو اس لڑکی کی خوبی ہے کہ اتنا کچھ برداشت کرنے کے باوجود بھی اپنے باپ کے رازوں سے پردہ فاش نہیں کرنا چاہتی ہے۔ شرجیل نے تھکے لہجے میں بولا۔۔۔

تو تیرے خیال میں کیا یہ بات درست ہے یا غلط۔؟؟ فاریز نے سوالیہ نظروں سے دیکھا جبکہ حماد لیپ ٹاپ کھولے ای میل دیکھنے میں مصروف ہو چکا تھا۔۔

یار یہی تو اس کی خوبی ہے کہ اپنی ماں کو اذیت سے بچانے کے لیے خود کو اندر ہی اندر چاٹ رہی ہے۔ جو لڑکی اپنے خاندان کو اس حد تک بچانے میں کوشاں ہے وہ کیا اپنے شوہر کے ساتھ مخلص نہ ہوگی۔؟ شرجیل نے فاریز سے پوچھا۔

جی بشرطیکہ شوہر بندے کا پتر ہو۔! تیرے جیسا گھامڑ نہ ہو جو روتی بلکتی ،
منتیں ترلے ڈالتی لاغر بیوی کو تن تنہا اسکے باپ کے ملازموں کے حوالے کر
آئے۔! فاریز نے آخری کیل ٹھونکی۔

بس یار۔! میرے سے بہت بڑی غلطی سرزد ہو گئی تھی اب دن رات
میری یہی دعا ہے کہ اللہ میری اس غلطی کو معاف فرمادیں اور میری سچی
توبہ قبول کر لیں۔ آمین فاریز نے پورے جذب کے ساتھ بولا۔۔۔
یار میں نہیں چاہتا میرا یہ گناہ میرے نامہ اعمال میں لکھا پڑا رہے اور یوم
آخرت میں میرے بائیں ہاتھ میں تھما دیا جائے۔۔ میں اپنے اس گناہ کو
اس دنیا میں ہی مٹانا چاہتا ہوں۔۔۔

NovelInagri

"یقیناً تم پر حفاظت کرنے والے عزت دار لکھنے والے مقرر ہیں جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔"

[سورة الانفطار: 10_12]

"ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے ، ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔"

[سورة یس: 65]

"اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہونگے اور کہہ رہے ہونگے ہائے ہماری خرابی یہ

Novelnagri

کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں
چھوڑا، اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر
ظلم و ستم نہ کرے گا۔"

[سورة الکھف: 49]

"جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کئے ہوئے
عمل سے آگاہ کرے گا جسے اللہ نے شمار رکھا ہے اور جسے یہ بھول گئے
تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔"

[سورة المجادلة: 6]

"لے! خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے۔ آج تو تو آپ ہی اپنا خود حساب لینے
کو کافی ہے۔"

[سورة بنی اسرائیل: 14]

اچھا چل اب پریشان نہ ہو۔! اس بات کا بھی حل نکل آئے گا ان
شاء اللہ۔

بس تو اب صرف دعاؤں پر اکتفا کر ورنہ دوائیں تو الٹا اثر دکھا رہیں ہیں۔۔۔
اب خبردار تو ہیرو بنا اور جا کر بھا بھی کو اپنی ادائیں دکھائیں۔۔۔ پتر جو کام
کل ہو گا اس نے آج ہی ہو جانا ہے پھر۔! فاریز نے شر جیل پر حالات کی
سنگینی واضح کر دی۔

NovelInagri

یار فاریز تو کس قدر لاپرواہ انسان ہے میری ادھر جان پر بنی ہوئی ہے اور تو

کہتا ہے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھا رہ۔!

بیٹا جی اس وقت آپ کی یہ ننھی سی جان کہاں تھی جب اس مظلوم پر
ظلم کے پہاڑ ڈھا دیئے تھے۔ اب بھگتو۔! فاریز کرتا جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا

ہوا۔۔۔

میں تجھے بتا رہا ہوں میری ساری ہمدردیاں بھابھی کے ساتھ ہیں۔!

چل اب باسی پکوڑے جیسی مظلوم شکل نہ بنا۔! ایسے لگ رہا ہے جیسے

کسی ٹھیکیدار نے تجھے سارا دن اینٹوں کے بھٹے پر بھرتی رکھا ہے اور شام کو

مزدوری دیئے بنا رخصت کر دیا ہے۔۔۔ حماد اور فاریز نے اجتماعی قہقہہ

لگایا۔۔

Novelnagri

مظلوم کا مذاق اڑا لو۔۔

ہائے تیری اس مظلومیت پہ میں واری صدقے جاؤں۔! فاریز نے شر جیل کو

مزید چڑایا۔۔

میں گھر جا رہا ہوں تم دونوں کے پاس بیٹھ کر دل جلانے سے بہتر ہے میں

گھر اکیلا بیٹھ کر جلا لوں۔۔۔!!

اچھا چل چلا جائیں۔!

حماد یار یہ بالے کڑاھی والے سے تازہ کڑاھی اور ساتھ آٹھ نان لے آ۔ یار

بھاگ کر جا اور بھاگ کر واپس آ۔! آج اس دکھیارے دلے کو میں اپنے

سامنے بٹھا کر کھانا کھلاؤں گا۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے کتنے ہفتوں سے فاقوں

میں ہے۔۔۔

حماد۔! جی بھائی۔!

یار تو ایسا کر شر جیل کے لیے ٹینڈوں اور بینگن کی کڑاہی لے آ، فی الوقت اسکے ہاضمے کی درستگی کے لیے میرے خیال میں اس سے بہتر اور کوئی غذا ہو ہی نہیں سکتی ہے۔۔۔ بلکہ بالے کو بولیں کہ شر جیل صاحب کی دلی تمنا ہے کہ کڑاہی کو کم مصالحہ جات ڈال کر صرف دم پر پکایا جائے۔۔۔۔۔ بالے کو بولنا ٹینڈوں کو بالکل بھی نہیں بھوننا ہے چونکہ شر جیل صاحب دم پخت ٹینڈے پسند فرماتے ہیں۔۔۔

جی بہتر فاریز بھائی۔! حماد نے زبان دانتوں تلے دباتے ہوئے ہنسی روکی۔۔۔۔۔ فاریز بھائی بالا تو ٹینڈوں کی کڑاہی نہیں بناتا ہے؟ او یار تو اسے میرا بولیں کہ پاس ریڑھی والے سے دو چار ٹینڈے پکڑ لے، چونکہ آج ہمارا ایک خاص مہمان مدعو ہے اور ہم اسکی مہمان نوازی میں کسی قسم کی کمی کوتاہی نہیں

رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ شرجیل فاریز کو ان ہمدردانہ ہدایات پر مسلسل گھورے
جا رہا تھا۔۔۔۔۔

فاریز نے یکدم سنجیدگی کا لبادہ اوڑھتے ہوئے شرجیل کو مخاطب کیا۔ شرجیل
تو کھانا ختم ہوتے ہی یہاں سے نو دو گیارہ ہو جائیں کیونکہ میری نو بجے کام
کی شفٹ شروع ہو رہی ہے۔۔۔!

اولے کونسا نیا کام شروع کر رکھا ہے؟ شرجیل نے کھوجتی نظروں سے فاریز
کو دیکھا۔۔۔۔۔

تجھے پہلے بھی ہزار دفعہ بتا چکا ہوں کہ میں غیر ملکی کمپنی کے لئے
پروگرامنگ کا کام کرتا ہوں۔ اور ابھی حماد کو بھی ساتھ ساتھ سکھا رہا ہوں

تاکہ یہ بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے ان شاء اللہ - میرے کام کے اوقات
رات نو بجے سے صبح چھ بجے تک ہیں۔

فجر کی ادائیگی کے بعد کانوں میں روئی ٹھونس کر وہ سامنے والے صندوق
کمرے میں ظہر تک لمبی تان کر سوتا ہوں۔

اس کے بعد مرکز میں لڑکوں کے ساتھ نئے مشاغل پر کام کر رہا ہوں ، تو
کمینہ تو مہینے بعد شکل دکھا رہا ہے ورنہ ابھی تک کچھ نہ کچھ نیا مشغلہ شروع
ہو چکا ہوتا۔۔

شرجیل کی افسردگی ہنوز برقرار تھی صرف ہوں ہاں میں سر ہلائے جا رہا تھا۔

میرے لائق کوئی اور خدمت ہو تو عرض کروں ؟! فاریز نے چھیڑا۔

دہرا معیار مجھے نہیں آتا
جھوٹا اظہار مجھے نہیں آتا
منافقت سے جو بھرا ہو جناب
ایسا پیار مجھے نہیں آتا
خوش رہو یہی دعا ہے میری
پھیلانا انتشار مجھے نہیں آتا
منافقت شامل ہو جس میں
ایسا اقرار مجھے نہیں آتا
نہ دو محبت کوئی بات نہیں
بار بار اصرار مجھے نہیں آتا۔ (ماخوذ)

فاريز نے لہک لہک کر شاعری کے بچے ادھیڑے -

شرجیل یار اب تو اپنا موڈ ٹھیک کر لے یار۔!

دیکھ ابھی ٹینڈوں کی تازہ کڑاھی، تازے نان اور اسکے ساتھ لذیذ چٹنی ہمارے
معدوں میں سفر کرنے لگے گی۔۔۔

پتا نہیں یار اس نے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں؟!

شرجیل کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔

یا اللہ ان گزشتہ دو گھنٹوں سے میں تیرے ساتھ جو مغز ماری کر رہا ہوں

لیکن تیری سوئی ادھر ہی اٹکی ہوئی ہے۔ بڑا آیا مجنوں۔!! تو ایسے کر یہ

کڑاھی لے جا۔! خود بھی کھا اور اپنی بیوی کو بھی کھلا!

واقعی فاریز؟؟

اولے انسان بن۔ زیادہ چوڑا نہ ہو۔! بڑا آیا ہیرو۔!!

تجھے بول جو رہا ہوں کہ وقت دے تاکہ بھا بھی ٹھنڈے دماغ سے سوچے۔!

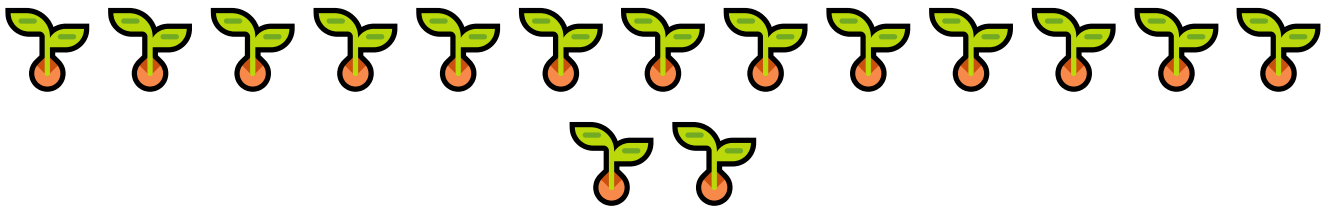
اور یہ چلا ہے مصالحوں دار کڑاھی کھلانے۔۔۔

فاریز یار تو کیسے اتنی اچھی حکمت والی باتیں سوچتا ہے۔؟

بس یار کبھی غرور نہیں کیا۔! خوبیاں تو میرے میں کوٹ کوٹ کر بھری

ہوئی ہیں۔ فاریز نے سرد آہ بھرنے کی اداکاری کی۔۔۔ بالآخر شرجیل کی

ہنسی بھی چھوٹ ہی گئی۔



ارسل ایک سال کی لگاتار محنت اور کوشش کے سبب اللہ کی رحمت سے

ہم تمہر پار کر کے اس علاقے کو الوداع کہنے کے لیے تیار تھے۔ جسکا صرف

ایک ہی حل تھا کیڑا ٹرک جو وہاں کے غیر ہموار راستوں پر چلتے ہیں۔۔

دھکے دھچکے کھاتے بالآخر ہم لوگ کراچی شہر میں پہنچ گئے۔۔ زندگی کی

سانسوں کے ساتھ ساتھ آزمائشیں ابھی بھی باقی تھیں۔

ہر موڑ، ہر نکر پر ایک نئی آزمائش منہ کھولے کھڑی ملتی۔

میلوں پیدل چلنے کی عادت تو تھی ہی مگر جب راستوں کا تعین نہ ہو تو منزل

کھو جاتی ہے۔۔

آنسوؤں سے لبریز آنکھوں میں رختی کے اندر کا درد جھلک رہا تھا۔۔

میں سن رہا ہوں رختی - مجھے تم ہر روز رات کے کھانے کے بعد اپنی آپ

بیٹی سنایا کرو گی ، ابھی اگر استطاعت نہیں ہے تو آرام کرو ، کل ادھر سے

ہی سلسلہ کلام جوڑیں گے ان شاء اللہ۔

نہیں ارسل میں چاہتی ہوں کہ میرے دل کا بوجھ جلد از جلد اتر سکے ۔

زندگی موت کی کوئی خبر نہیں ہے نجانے کب امی کی طرح میں بھی چل
بسوں۔! رختی نے آنسو پونچھتے ہوئے بولا۔

ارسل نے فوراً بڑھ کر رختی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ رختی کیوں ایسی باتیں
کرتی ہو؟

ہم دونوں نے اکٹھے جینا ہے۔ ہم تو غم خوشی کے ساتھی ہیں، اور پتا ہے
ہو سکتا ہے مجھے سعودی عرب بھی جانا پڑ جائے۔ ارسل نے گھبراتے ہوئے
بولا۔۔

نہیں ارسل میں آپکو کہیں نہیں جانے دوں گی۔

پہلے ہی اتنی دقت سے ہم ملے ہیں اور اب پھر سے جدائی۔! سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا۔

رختی پر ابا جان ایسا ہی چاہتے ہیں -

بنسبت پاکستان میں وہاں پر چالیس سے پچاس ہزار روپیہ زیادہ کما سکتا ہوں -
پڑھا لکھا ہوں --

ارسل مجھے زیادہ مال سے کوئی دلچسپی نہیں ہے - خدارا آپ دوبارہ کبھی ایسا
سوچنا بھی مت -!

یار بچوں والی باتیں تو نہ کرو - ادھر سبھی تو ہوں گے تمہارے پاس -
نہیں ارسل مجھے صرف آپ کا ساتھ مطلوب ہے - آپ کے بنا جو ٹھوکریں
میں نے چار سال کھائیں ہیں انکو دوبارہ سوچوں تو میرے رونگٹے کھڑے ہو
جاتے ہیں - سسکتی رختی نے شکوہ کناں نظروں سے ارسل کو دیکھا -

رختی یار ابھی تو صرف بات کی ہے جا تھوڑی رہا ہوں جو تم نے ابھی سے
رونا شروع کر دیا ہے۔۔۔

ارسل آپ کو نہیں پتا کہ کراچی سے حیدرآباد پہنچنے تک اور پھر ہمارے اس
پرانے گھر تک رسائی کتنے ناگزیر حالات میں ہوئی۔ جب ہم وہاں پر پہنچے تو
نئے لوگ دیکھ کر ہمارے پاؤں سے زمین نکل گئی، ایسے لگ رہا تھا جیسے
سر سے آسمان چھن گیا ہو۔۔ ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔۔۔
نہ کوئی فون نمبر اور نہ کوئی اتا پتا، ہم دوبارہ سے بے گھر حیدرآباد کی سڑکوں پر
دھکے کھانے لگے۔ کبھی کسی پل کے نیچے سونا تو کبھی کسی سبزی منڈی
کی ریڑھی کے نیچے چھپ کر رات گزارنا پڑتی۔ بڑی مشکلوں سے مجھے اور
میری ماں کو کسی صاحب مال کے ہاں صفائی کی نوکری مل گئی، بدلے میں
انکے گھر کے عقب میں پرانی سی کوٹھڑی اور دو وقت کا کھانا مل جاتا تھا

۔ اگر بیمار ہو جاتے تو درد و الم سے سسکتے رہتے ، ہمارے پاس دواؤں کے

پیسے بھی نہ ہوتے۔۔۔

حالات کی ستائی بوڑھی ماں اکثر بیمار رہنے لگیں ، اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے کوٹھی میں صفائی کے ساتھ ساتھ چوڑی ساز کے پاس کانچ چھاننے اور چننے کا کام بھی شروع کر دیا۔

وہاں سے ڈھائی تین سو دہاڑی کما لیتی جس سے امی کی دواؤں کا خرچہ نکل آتا۔۔۔ مگر مالک مکان کو یہ بات کھولنے لگی کہ مجھے سارا دن ان کے پاس کام کرنا چاہیے ناکہ کسی اور جگہ۔۔۔۔۔ حماد نے کسی گاڑی والے کی منت سماجت کر کے کنڈیکٹری کی نوکری شروع کر دی مگر بغیر تنخواہ کے وہ شخص اسے بس آدھا گھنٹہ گاڑی چلانا سکھاتا اور سارا دن میرا یہ چھوٹا بھائی گاڑی کے دروازے کے ساتھ لٹکتا اترتا رہتا۔۔۔

Novelnagri

تمام باتیں سن کر ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے ارسل کی روح چھلنی کر دی ہو۔ ارسل بھیچے جبروں کے ساتھ تمام باتیں ہضم کرنے میں ناکام ہو رہا تھا۔ اپنی نازک سی بیوی جس سے وہ اس قدر بدظن تھا اب اپنے آپ کو گناہ گار تصور کرنے لگا۔۔

ارسل پتا ہے کچھ عرصے بعد ان صاحب مال لوگوں نے بھی ہمیں اپنے گھر سے نکال دیا۔ مگر وہ رب جو اوپر بیٹھا ہے ایک در بند کرتا ہے تو ساتھ دس اور کھول دیتا ہے۔۔۔

ہمیں حماد کے ڈرائیور کے زریعے ایک محلے میں ایک کچا سا کمرہ سستے داموں کرائے پر مل گیا۔۔۔

سر چھپانے کے لیے کافی تھا مگر آئے دن کوئی نا کوئی حادثہ رونما ہوتا رہتا۔

کیسا حادثہ؟؟

بڑا تو نہیں بس بھڑیں اکثر ہماری خاطر داری کرتی رہتیں تھیں۔ یادائیں
بائیں سے حشرات الارض کا نکل آنا وغیرہ وغیرہ۔ رختی نے دکھی لہجے میں
مسکرانے کی بھرپور کوشش کی۔۔

ارسل تو جیسے پتھر بن چکا تھا، گہری سوچوں میں گم۔

ارسل آپ نے میری باتیں سنی ہیں کیا؟

رختی میں تمہاری ساری باتیں سن رہا ہوں افسوس صرف اس بات کا ہے کہ
آپ لوگ اسی شہر میں رہتے ہوئے بھی ہم سب سے اتنے دور تھے۔۔۔
اتنے بڑے شہر میں کیسے پتا چلتا کہ آپ لوگ کہاں چلے گئے ہیں۔۔ رختی
غم سے چور لہجے میں بولی۔۔۔

ارسل پتا ہے ایک سال کے بعد حماد کو کسی نے ڈرائیور کی نوکری دے دی۔ اس کا کام صرف ایک شہر سے دوسرے شہر تک گھر کے مکینوں کو پہنچانا ہوتا تھا۔ مگر وہ لوگ بھی منشیات فروش نکلے اور ادھر سے پھر ہمارے دن تاریک ہونے لگے، کئی دن فاقے اور حماد کو ہسپتال لے جانے کے لئے کرایا بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

رکشہ ڈرائیور کی منت سماجت کر کے ہسپتال تو پہنچ گئے مگر گھر واپسی کے لئے کرایہ نہ تھا۔ یہی سوچ کر میں ایک امیر ترین چوڑی ساز کے پاس چلی گئی جس کے بہت سارے کارخانے اور فیکٹریاں چلتی تھیں۔۔ میں نے سوچا مال دار مالک ہے شاید میرے حالات سن کر اسکا دل پسج جائے اور مجھے نوکری دے دے۔۔۔

کیونکہ پرانی جگہ پر کارخانہ بند ہو گیا اور میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا۔

میں نے وہاں اسکے دفتر کے باہر گھنٹوں انتظار کیا بالآخر اس کے محافظ نے مجھے اندر جانے کی اجازت دے دی۔۔

رختی کا رونا ہچکیوں کی صورت اختیار کر چکا تھا۔۔

رختی۔! ارسل نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لے لیا۔ میں ہوں نا تمہارے پاس۔ ابھی کیوں رو رہی ہو؟۔۔

ارسل میرے لیے وہ دن کھٹن ترین دنوں میں سے ایک تھا۔ باقی تمام اذیتیں ایک طرف مگر وہ اذیت سب پر سبقت لے گئی۔۔۔

کیا مطلب رختی؟؟

ارسل میرا رب گواہ ہے کہ ابھی تک میں نے جو بھی بتایا ہے وہ حرف بہ

حرف سچ ہے اور جو ابھی بتانے جا رہی ہوں ---

رختی کا بلک بلک کر رونا ارسل کی جان سولی پر لٹکا چکا تھا۔

رختی میری طرف دیکھو۔! جیسے پہلے بہادر بنی رہی ہو ایسے ابھی بھی بنو نا۔!

ارسل نے میٹھے دھیمے لہجے میں دلاسا دیا۔---

ارسل۔!! رختی بولتے ساتھ ارسل کے ساتھ لیٹ گئی۔---

ارسل کے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔

کسی حد تک تو وہ معاملے کی تہہ تک پہنچ گیا، وہ بھی اسی معاشرے میں

رہنے والا مرد تھا۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ رختی اپنی زبانی اپنے دل کا بوجھ ہلکا

کرے۔---

پانچ منٹ مسلسل حوصلہ دینے میں بیت گئے۔---

ارسل -! وہ گدھ، وہ بھیڑیا نما درندہ میری کہانی سننے کے بعد میری عزت کا
سودا کرنے لگا۔۔۔ رختی کے لب و لہجے میں شدید غصہ اور شدید نفرت
جھلک رہی تھی۔۔۔

ارسل نے لپک کر رختی کو اپنے سینے میں چھپا لیا۔۔
ارسل اس نے میرے سر سے چادر چھین کر اسے زمین بوس کر دیا۔۔۔
میں اکیلی اس کمرے میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں چھپتی پھر
رہی تھی، ایسے لگ رہا تھا کہ میرے جسم سے میری روح پرواز کر جائے گی۔
ارسل جو رختی کو اپنے سینے میں چھپائے بیٹھا تھا۔ جبرے بھینچ کر رہ گیا،
رگیں تن گئیں، آنکھیں لال انگارا ہو گئیں۔۔۔

رختی کون تھا وہ شخص -؟؟؟

ارسل دھاڑا۔

سہمی رختی کے رونے میں روانی آ گئی ، ہچکیوں میں روتے ہوئے بولی۔

مشتاق احمد۔!

مگر ارسل اللہ نے میری عزت بچالی ۔! میں وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔

پتا ہے میرے رب کا انصاف بہت اعلیٰ ہے۔ اسی وقت اسے اپنی بیٹی کی

گمشدگی کی اطلاع ملی ۔۔۔۔

ارسل آپ کی رختی ویسی ہی پاکیزہ ہے جیسے چار سال قبل تھی۔۔۔ آپ کی

رختی نے مصائب ضرور دیکھے ہیں مگر کبھی بھی اپنی عزت کا سودا نہیں

ہونے دیا۔۔۔۔

ارسل کچھ تو بولیں ۔! آپ اتنے خاموش کیوں ہو گئے ہیں ۔؟

ارسل میرے سے اللہ کی قسم لے لیں میں آپ کی وہی پاکیزہ رختی ہوں

۔۔۔

رختی دیوانہ وار ارسل کو جھنجھوڑ رہی تھی جبکہ ارسل-----

ارسل میرے سے اللہ کی قسم لے لیں میں آپ کی وہی پاکیزہ رختی ہوں

رختی دیوانہ وار ارسل کو جھنجھوڑ رہی تھی جبکہ ارسل بت بنا، جبرے بھیجے
ایک ہی نقطے پر سوچ رہا تھا۔ لہو ٹپکاتی غصیلی آنکھیں تو گویا کسی کو کچا چبا
لینے کیلئے کافی تھیں۔۔۔

رختی رونا بھول کر ارسل کے غصیلے چہرے سے خائف سی نظر آنے لگی۔۔
رختی کی کلائیوں پر ارسل کی گرفت سخت سے سخت تر ہوتی چلی جا رہی
تھی۔۔۔

ارسل مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

مگر ارسل کے دماغ میں چلنے والے جکڑ یہ سوچنے سے قاصر تھے کہ اسکے
حصار میں ایک نازک اندام لڑکی تکلیف سے تڑپ رہی ہے۔
ارسل دیکھیں میری کلائیوں اور ہاتھوں پر بنے زخموں سے خون رسنے لگا
ہے۔۔۔

ارسل ہوش میں آئیں۔۔۔

بس رختی۔۔! ارسل دھاڑتے ہوئے رختی کو خود سے الگ کر کے تقریباً
پھینکنے والے انداز میں جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا، فرش پر پڑی چپلیں پاؤں میں
اڑس کر موٹر سائیکل کی چابی اٹھائی۔
ارسل آپ کہاں جا رہے ہیں؟؟۔

رختی منت طلب لہجے میں بستر سے اتر کر ارسل کے پیچھے بھاگی۔ ارسل اللہ
کا واسطہ ہے میری بات کا یقین کریں۔!

رختی میرے راستے سے پیچھے ہٹ جاؤ۔!

میرادل و دماغ اس وقت آگ کی بھٹی میں جل رہا ہے، یہ نا ہو میں کچھ کر
گزر دوں۔۔۔!

ارسل کی ٹانگوں کے ساتھ لپٹی رختی مسلسل ہاتھ جوڑ کر ارسل کو روکنے کی
کوشش کر رہی تھی۔ مگر ارسل پر تو گویا جنون سوار تھا۔۔۔

رختی بولا ہے تماشا نہ بناؤ اور میرے رستے سے ہٹ جاؤ۔!

ارسل نے ایک ہی جھٹکے میں رختی کو فرش سے اٹھا کر بستر پر دھکیل

دیا۔۔۔ جب تک میں گھر لوٹ نہ آؤں ادھر سے ہلنا بھی مت۔!

ارسل کی خونخوار نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے رختی سہم کر بستر کے ایک

کونے میں ٹک گئی۔۔۔

اور ہاں ان تمام باتوں کا ذکر تم کسی اور سے نہیں کرو گی۔!

سمجھی تم؟؟؟

ججججی سمجھ گئی۔۔ رختی نے فوراً اثبات میں گردن کو جھٹکا۔۔

ابھی خاموشی سے سو جاؤ، میں شاید آج رات گھر تاخیر سے لوٹوں۔!! ارسل
نے لہجے کو قدرے نرم رکھنے کی کوشش کی مگر غصیلی آنکھیں چغلی کھا رہی
تھیں۔۔۔۔

ارسل۔! سہمی رختی نے ہمت جمع کی اور نا چاہتے ہوئے بھی اڑیل ارسل
کو پکارا اٹھی۔۔۔

سوالیہ نظروں نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

ووووووہ آپ اس وقت کدھر جا رہے ہیں۔۔؟؟

تمہیں بولا ہے خاموشی سے سو جاؤ، میں لوٹ آؤں گا۔!

ارسل مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، آپ برائے مہربانی باہر نہ جائیں۔!

آپ کل چلے جائیے گا۔!

رختی دوبارہ منت سماجت پر اتر آئی مگر مخاطب بھی ڈھیٹوں کا سردار تھا۔

دروازے کے پاس کھڑے کھڑے دھمکی سے نوازا۔

آخری بار بول رہا ہوں خاموشی سے سو جاؤ اور گھر میں اس بات کا ذکر کسی

سے بھی نہ کرنا۔۔۔

جججی ٹھیک ہے۔ ناچاہتے بھی سوگوار رختی نے ڈولتے دل کے ساتھ منہ کو

سی لیا۔۔۔ پر زور احتجاج کا خیال دل سے نوچ پھینکا۔۔۔

ارسل نے گھر سے نکلتے ہوئے موٹر سائیکل کی رفتار بڑھا دی ، کانوں میں

مسلسل رختی کی باتیں گونج رہی تھیں۔۔۔

"ارسل اس نے میرے سر سے چادر چھین کر اسے زمین بوس کر دیا۔۔۔
میں اکیلی اس کمرے میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں چھپتی پھر
رہی تھی، ایسے لگ رہا تھا کہ میرے جسم سے میری روح پرواز کر جائے
گی۔"

رختی ابھی تو مجھے لگ رہا ہے کہ میرے جسم سے روح پرواز کر جائے گی۔
اذیت ناک سوچوں کی جکڑن بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی۔۔
موٹر سائیکل کو اندھا دھند دوڑاتے ہوئے مرکز پہنچا، ابھی ٹھیک طرح سے
رک بھی نہیں پایا تھا کہ شرجیل کو خارجی دروازے سے نمودار ہوتے دیکھا۔۔
اپنے اوپر ضبط رکھتے ہوئے مسکرا کر شرجیل سے حال احوال دریافت کیا۔۔۔
شرجیل جو خود حالات کا ستایا ہوا شدید قسم کی تنہائی کا شکار تھا، ارسل کو
دیکھتے ہی باغ باغ ہو گیا۔ شرجیل فاریز کی وجہ سے ارسل کو ویسے بھی

Novelnagri

بڑے بھائی والا درجہ دیتا تھا۔۔۔ گرمجوشی سے استقبال کیا اور پھر مرکز میں منعقد ہونے والی تقریب کے بارے میں آگاہ کرنے لگا۔ جبکہ ارسل اندر سے ایک لمحہ ضائع کئے بنا فاریز سے تمام معلومات اکھٹی کرنے کے لیے بیتاب تھا۔۔۔

ارسل نے جب محسوس کیا کہ شرجیل کا ارادہ لمبی چوڑی بات کرنے کا ہے تو بولا۔

شرجیل تم کسی مشتاق احمد نامی شخص کو جانتے ہو۔؟؟

شرجیل کو تو سو وولٹ کا جھٹکا لگا۔۔۔

خود پر قابو پاتے ہوئے۔ بھائی جان سب خیریت ہے؟ آپ اس وقت اور

اس شخص کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں۔؟؟؟

بس یار اس شخص کی شہرت کچھ اچھی نہیں ہے اس لیے میں نے کہا شاید
تم اس شخص کو جانتے ہو، اس کا نام کچھ سنا سنا لگتا ہے۔۔۔
شرجیل نے تھوک نگلا اور سوچنے لگا، ارسل کو اس شخص کی اصلیت بتا
دے یا پھر خاموش رہے۔؟

شرجیل یار بس میں اسی سلسلے میں فاریز سے چند معلومات لینے آیا تھا۔۔۔
وہ جنونی شخص تو سارے شہر کو راہ راست پر لانے کے در پر ہے، دن میں
جب بھی گھر آتا ہے میں کام پر ہوتا ہوں اوپر سے حماد بیچارے کو بھی ٹکنے
نہیں دیتا ہے۔ ہوا کے گھوڑے پر سوار گھر آتا اور جاتا ہے۔ اب تو مجھے
بھی اسکی حلال جاسوسیوں کی یاد شدت سے ستانے لگی ہے۔۔۔۔۔ ارسل
نے خود کو مطمئن ظاہر کرنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔

بھائی جان میرے خیال میں اس معاملے پر شاید میں آپ کی کچھ مدد کر سکوں۔ شرجیل نے کچھ سوچ کر جواب دیا۔۔۔

اندر تشریف لے آئیں۔!

فاریز نے تو مجھے ایک قسم کا دھکے دے کر باہر نکالا ہے، ابھی مجھے دوبارہ لوٹتے ہوئے دیکھ کر اسے بخار ہو جانا ہے۔ ارسل شرجیل باتیں کرتے چلتے چلے جا رہے تھے۔۔۔

بنا دستک دیئے ہال کے دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔۔۔

فاریز جو ابھی اپنا لیپ ٹاپ اور چارجر وغیرہ کی درستگی میں مصروف تھا، شرجیل پر نظر پڑتے ہی بولا۔ اوئے نالائق تجھے ابھی رخصت کیا ہے اور تو پھر میرا سر کھانے آگیا ہے۔ پتر آج تو تو بھی میرا آدھا کام کروائے گا۔ تیری تنہائی سے میں تو کچھ فائدہ اٹھاؤں۔۔۔ فاریز اپنے میز پر جھکا بجلی کی

تاروں میں الجھا شر جیل کو کھری کھری سنا رہا تھا۔ جبکہ ارسل خاموشی سے ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔ آخر دو منٹ کی خاموشی کے بعد گلا کھنکار کر فاریز کو سلام جھاڑا۔۔

ہاں بھئی چھوٹے حلال جاسوس کن سرگرمیوں میں الجھے ہوئے ہو۔؟ کہیں کوئی گھر والی تو نہیں بسالی وہ بھی اکیلے اکیلے۔!!

ماشاء اللہ۔! بھائی جان ایک مقولہ مشہور ہے۔ وہ آئے ہمارے گھر میں۔! کبھی ہم انکو اور کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں۔!

چشم بد دور دل ناشاد۔ آئیے تشریف لائیے۔! خادم کو کیسے یاد کر لیا؟ فاریز نے کرسیاں کھینچ کر دونوں کو بیٹھنے کو اشارہ کیا۔۔۔

محترم فاریز صاحب۔! آپ سے کچھ معلومات درکار تھیں بس اسی سلسلے میں آپکو زحمت دی ہے۔۔

جی ضرور خادم حاضر ہے - فاریز نے سینے پر ہاتھ مارا۔۔۔

حماد کدھر ہے؟ ارسل نے چاروں طرف دیکھا۔۔

بھائی جان آپ رات کے اس وقت حماد کا پوچھنے کے لئے آئے ہیں؟ نہیں

یار آیا تو خیر میں کسی ضروری مقصد کے تحت ہوں۔۔۔

بھائی جان حماد محفوظ ہاتھوں میں ہے - وہ ادھر سامنے دائیں ہاتھ والے

کمرے میں مو خواب ہے کیونکہ صبح نو بجے اسے لڑکوں کے ساتھ کام شروع کرنا ہوتا ہے۔۔

شرجیل نے خاموشی کو توڑا۔۔ فاریز یار تمہارے بھائی جان مشتاق احمد کے

بارے میں معلومات چاہتے ہیں۔۔۔

فاریز نے تھوک نگلا۔۔ بھائی جان آپ کیوں جاننا چاہتے ہیں وہ شخص اپنے

انجام کو پہنچ چکا ہے۔!

Novelnagri

کیا مطلب؟؟

بھائی جان بتایا تو ہے وہ فارغ ہو چکا ہے۔!

مگر کہاں سے؟؟ ارسل نے زچ ہو کر پوچھا۔۔

بھائی جان آپ کو یاد نہیں ہے میں نے بتایا تھا کہ شرجیل ایک بڑی
کاروباری شخصیت کے ساتھ منیجر کی کرسی پر براجمان ہے۔ تو یہ وہی شخص
تھا۔۔۔

مگر آپ کیوں اتنا اسرار کر رہے ہیں؟ سب خیریت ہے؟؟

خیریت نہیں ہے؟

شرجیل اٹھ کھڑا ہوا، میرے خیال میں آپ دونوں بھائی آپس میں آرام سے
بات کر لیں، میں چلتا ہوں۔۔

نہیں شرجیل تم یہاں سے بالکل بھی نہیں ہلو گے۔۔ تم ہی تو وہ واحد

شخص ہو جو اس شخص کے ہر پل کے راز دار ہو۔!

مگر یار اچھا نہیں لگتا ایسے آپ دونوں بھائیوں کے بیچ میں خواہ مخواہ بیٹھا

رہوں۔۔۔

شرجیل میں نے بولا ہے بیٹھے رہو۔۔

بھائی جان آپ اصل بات بتائیں۔۔

ارسل نے کچھ دیر سوچ کر بات کا آغاز کیا۔

شرجیل اور فاریز کو پسینے آنے لگے۔ جبکہ ارسل کا دل غم و غصے میں جکڑا

ہوا تھا۔ کان لال ہو چکے تھے اور تنی ہوئی رگیں کسی اور ہی ارسل کی تصویر

کشی کر رہیں تھیں۔۔۔

وجہ ارسل تو جیسے فاقہ کشی کا شکار لگ رہا تھا۔۔۔

شرجیل جو کیمرے میں نے تجھے مشتاق احمد کے دفتر انسٹال کر کے دیئے
تھے اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اس آخری حادثے کی ریکارڈنگ تیرے
پاس محفوظ ہے، وہ فوراً سے پہلے بھائی جان کو دکھا۔۔۔

بات مکمل ہوتے ہی فاریز نے شرجیل کو سی سی ٹی وی ریکارڈنگ چلانے
کا حکم دیا۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں!۔

شرجیل نے ویڈیو کھول کر موبائل ارسل کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔

موبائل پر چلنے والی ویڈیو ارسل کے دل پر آرے کے وار والا کام کرنے
لگی۔۔ یہ تو ارسل کی لاچار رختی اپنی عزت کو پامال ہونے سے بچانے کے
لیے تڑپ رہی تھی۔۔۔

چند لمحوں کی ویڈیو کو دیکھ کر ارسل کی ہمت جواب دے گئی۔۔۔ موبائل
شرجیل کو تھماتے ہی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔
یار اس شخص کے گھر کا پتا مجھے ابھی اور اسی وقت چاہئے۔ میں اسے زندہ
نہیں چھوڑوں گا۔! اس درندے کی ہمت کیسے ہوئے میری معصوم بیوی کو
اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کی۔؟ ارسل دیوانہ وار پاس پڑی کرسی کو ٹھوکر
مارنے لگا۔۔۔

بھائی جان حاصلہ کریں۔ فاریز نے بھاگ کر ارسل کو تھاما۔

نہیں ہوتا حوصلہ میرے سے۔! میں اس درندے کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا
ہوں۔

شرجیل بھی لپکا۔ بھائی جان یہ شخص اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے۔

جس دن اس شخص نے ہماری بہن ، ہماری بھابھی کو نشانہ بنانا چاہا تھا
اسی دن اسکی بیٹی بھی اغواء ہو گئی تھی جو کہ ابھی میری بیوی ہے ۔
شرجیل نے خوف زدہ لہجے میں اعتراف کیا ۔۔۔

بھائی جان یہ شخص فوت ہو چکا ہے مگر اس کے گناہ ابھی بھی اسکے شکار
زدہ لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔۔۔ اگر یہ شخص بغیر توبہ کے مرا ہے تو
گناہ جاریہ کا سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔۔۔

ارسل نے شدید بے بسی میں مکا دیوار پر دے مارا جبکہ شرجیل اور فاریز اسکا
درد سمجھ سکتے تھے۔۔۔

بھائی جان آپ پریشان نہ ہوں ۔ ہماری بہن اللہ کی رحمت سے محفوظ رہیں ،
اب بس آپ انکو تنہا نہیں چھوڑیئے گا کیونکہ اس طرح کے حادثات صنف

نازک پر بہت برے اثرات چھوڑتے ہیں۔۔۔ شر جیل نے حوصلے کے ساتھ

ساتھ نقصانات بھی بتایا ضروری سمجھا۔۔۔

پر شر جیل تو کیوں اس شخص کی ریکارڈنگز سنبھالے پھر رہا ہے۔۔۔

بھائی جان اس شخص نے میری بہن کے ساتھ دست درازی کے ساتھ

ساتھ عصمت دری جیسی لعنت سے دریغ نہیں کیا تھا۔۔۔

اسی حادثے کے بعد کہیں سے بھی انصاف نہ ملنے کی بنا پر میں نے اس

شخص کے یہاں نوکری کر لی اور اپنا ایک مقام بنا کر اس پر کڑی نظر رکھنا

شروع کر دی۔۔۔

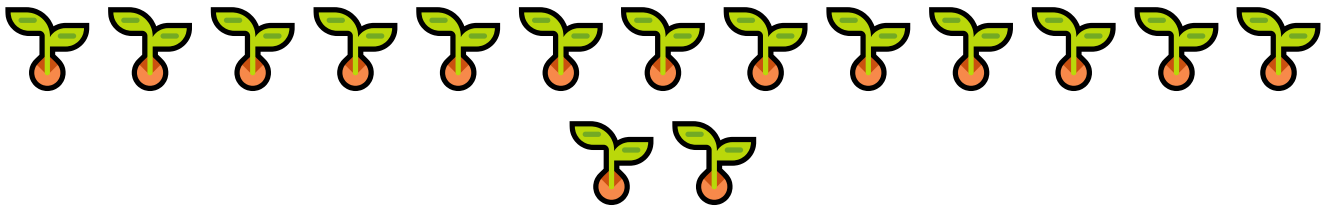
بس اس روز اس شخص کی پکڑ کا دن تھا۔

شر جیل نے غمزہ لہجے میں بولا۔۔۔

Novelnagri

باقی تفصیلات آپ کو فاریز بتا دے گا، میرے میں مزید بتانے کی ہمت باقی نہیں رہی ہے۔ شرجیل نے اپنے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا۔۔۔ ہال میں مکمل سناٹا چھا چکا تھا۔۔۔

نہیں مجھے ابھی گھر جانا ہے، باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔ ارسل نے دونوں کا شکریہ ادا کیا اور پھرتی سے باہر نکل آیا۔۔۔



شہوار۔! جی امی۔!

کل دن میں شرجیل آیا تھا کیا۔؟

شہوار کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔۔

ججججی امی۔ آیا ہو گا۔

کیا مطلب آیا ہوگا؟

تم نہیں ملی اس سے کیا؟؟

امی میرا شرجیل سے کیا لینا دینا۔ شہوار نے نظریں چرائیں۔۔

شہوار خود پر ماں کی کھوجتی نظروں کو محسوس کر رہی تھی۔

موضوع بدلنے کے لیے گزشتہ دن کے بارے میں پوچھنے لگی۔

شہوار میرے دن کو چھوڑو تم۔! جو پوچھ رہی ہوں وہ بتاؤ۔!

شہوار جو ماں سے نظریں چرائے اپنے بستر پر بیٹھی ورق گردانی کر رہی تھی،

جسم پر لرزا طاری ہو گیا۔۔۔

شہوار میں کچھ پوچھ رہی ہوں مجھے بنا جھوٹ بولے سب کچھ سچ سچ بتا دو۔!

شرجیل میری غیر موجودگی میں کیوں آیا تھا۔؟؟

امی مجھے کیا پتا، آپ کا ہی چہیتا ملازم ہے، میں تو کب سے کہہ رہی ہوں
اسے نوکری سے فارغ کریں مگر آپ کو تو اس سے زیادہ ایمان دار شخص نظر
ہی نہیں آتا ہے۔۔ شہوار نے بنا دیکھے بات ماں پر ڈال دی۔۔۔

شہوار میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کرو۔

میں نے یہ بال دھوپ میں بیٹھ کر سفید نہیں کیے ہیں۔۔

شہوار کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔۔۔ ہائے امی کو شک ہو گیا ہے، اس
دل پھینک شرحیل کو بولا بھی تھا کہ ہمارے گھر سے دفع ہو جائے مگر وہ
ڈھیٹ جانے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔

شہوار میں تمہارے جواب کی منتظر ہوں۔۔

امی آیا تھا اور بس۔! وہ تو کام کے سلسلے میں آ ہی جاتا ہے، آپ کا چہتا جو

ہے۔۔

ابھی تو خیر وہ میرا زیادہ چہیتا ہو گیا ہے ۔

وہ کیسے ۔؟ شہوار نے فوراً نظریں اٹھائیں اور گھبرا کر ماں کو دیکھا۔۔۔

تم بتاؤ کیوں ہے وہ زیادہ چہتا۔؟

امی مجھے کیا پتا۔!

آپ جائیں اور آرام کریں مجھے رات میں پڑھنا ہے۔۔۔

لگتا ہے اس ڈھیٹ نے امی کو بتا دیا ہے۔ میں اسکو نہیں چھوڑوں گی۔

مجنوں بنا پھر رہا ہے۔! شہوار اندر ہی اندر کھول کر رہ گئی۔۔۔

نہیں آج پڑھائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آج رات اپنا سارا سامان باندھو

اور اپنا حلیہ درست کرو۔!

کیوں امی؟ میں کیوں اپنا سامان باندھوں؟

کیوں کہ تمہیں تمہارا شوہر صبح لینے آ رہا ہے۔۔!

امی نے تو گویا بم پھاڑ دیا۔ شہوار کے ہاتھ سے کتاب چھوٹ کر نیچے فرش پر جا گری۔۔

پھٹی پھٹی آنکھوں سے ماں کو دیکھنے لگی، زبان تو جیسے تالوں سے جا چکی

شہوار تم کیا سمجھتی تھی کہ اتنا بڑا سچ تم مجھ سے چھپا پاؤ گی۔ ماں ہوں میں تمہاری۔ تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ تمہاری بے چینی، بیقراری میرے سے چھپی نہیں رہ سکتی ہے۔۔۔۔

شہوار کی آنکھیں ٹپ ٹپ برسنے لگیں۔۔۔

ماں نے آگے بڑھ کر سینے میں چھپا کر خوب پیار کیا۔

شہوار تم کتنی خوش نصیب ہو تمہیں شرجیل جیسا باکردار لڑکا ملا۔۔۔ اس کے
کردار کی گواہی سارا عملہ دیتا ہے۔۔۔۔

امی کیا یہ سب اس نے آپ کو بتایا ہے۔؟
نہیں۔!

تو پھر آپ کو کس نے بتایا ہے۔؟ تمہارے نکاح میں کتنے گواہ تھے؟ مجھے
نہیں پتا اسی نے سب کو بلوایا تھا۔۔۔

تمہیں پتا ہے شہوار ان گواہوں میں ایک گواہ ایسا بھی تھا جسے تم نہیں
جانتی ہو۔

کیا مطلب۔؟؟؟

زین میری بہترین دوست کا ہونہار بیٹا۔۔۔

کیا؟؟؟

ہاں وہ فاریز اور شرجیل کا دوست ہے۔۔۔ تمہارے نکاح کے ہوتے ہی اس نے مجھے موبائل پر پیغام بھجو دیا کہ خالہ آپ پریشان نہ ہوں شہوار محفوظ ہاتھوں میں ہے۔۔۔

اور تم جو اپنے باپ کے کارناموں کو چھپانے کے لیے شرجیل جیسے شریف انسان سے طلاق کا مطالبہ کرتی پھر رہی ہو، تمہیں اپنی ماں کا ذرا سا بھی خیال نہیں ہے کہ ایک تو مغوی اور پھر مطلقہ ہونے کی مہر بھی لگوانا چاہتی ہے۔۔۔

تمہیں میں نے بولا ہے کہ میں نے یہ بال دھوپ میں بیٹھ کر سفید نہیں کیے ہیں۔۔

تمہارے باپ کے کارناموں کے نتیجے میں تم اغواء ہوئی اور اسی کے
کارناموں کے نتیجے میں تمہاری چھوٹی بہنیں اپا بج ہو گئیں۔

اللہ کی لائٹھی بے آواز ہے مگر تمہارا باپ اپنے نفس کی پوجا کرتے کرتے تمام
حدیں پار کر گیا۔۔۔ خیر اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے اس کے اعمال اسکے
ساتھ ہی دفن ہو چکے ہیں، میں ان تمام حقائق سے گریز کروں تو زیادہ بہتر
ہوگا۔۔۔

میں نے کوشش کی کہ اسے چھوڑ دوں مگر تین بیٹیوں کو تنہا رکھنا بھی
نہیں چاہتی تھی۔ وہ شوہر چاہے جیسا بھی تھا مگر باپ اچھا تھا۔ میں نہیں
تھی چاہتی کہ تم لوگوں کو باپ کی شفقت سے دور کروں۔۔۔۔

اب چونکہ تمہیں تمام باتیں شرجیل کے ذریعے معلوم ہو چکی ہیں لہذا میرا
دہرانا نہیں بنتا۔۔۔۔

ابھی چھوڑو ان کتابوں کو اپنی ساری تیاری مکمل کرو۔۔۔

بلکہ میں شرجیل کو فون کرتی ہوں تمہیں ابھی آکر لے جائے۔۔۔

نہیں امی! شہوار تقریباً چلائی۔۔

میں نہیں جاؤں گی اس کے ساتھ، میرا اس کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہے۔۔

کس بات پر جھگڑا ہے؟

ایک تو اس نے مجھے مارا تھا اور دوسرا وہ مجھے اکیلا ہسپتال چھوڑ کر چلا گیا تھا

جبکہ میں نے بارہا منت سماجت بھی کی تھی۔۔۔

مارنے والی بات پر تو اسے معافی مانگنی پڑے گی مگر جہاں تک تمہیں ہسپتال

اکیلے چھوڑنے والی بات ہے تو میرے خیال میں یہ اس کا ٹھیک فیصلہ تھا

وہ کیسے؟

اپنی بیوی کو اکیلا مرنے کے لیے چھوڑ گیا۔ خود غرض انسان۔! شہوار غصے
سے لال پیلی ہو رہی تھی۔۔۔

تم نے اسے نکاح پر اکسایا تھا نا؟

تو اغواء بھی تو اس نے کیا تھا نا؟! میں نے تو نہیں اس کے پاؤں پکڑے
تھے۔

اغواء کی بھی وجوہات تھیں نا۔!

تو آپ بھی اسے دودھ کا دھلا ثابت کرنے پہ تلی ہیں۔؟

ارے پاگل لڑکی میں کونسا اسے نشان امتیاز دینے چلی ہوں۔ جو کچھ بھی ہوا
اس نے سراسر غلط کیا ہے مگر اب وہ اپنی غلطی تسلیم کرتا ہے تو تم کیوں

سیدھی نہیں ہو رہی ہو۔؟

مجھے صرف یہ بتائیں کہ یہ تمام تفصیلات اس نے آپ کو بتائی ہیں؟

نہیں۔!

تو پھر آپ کیسے اتنے اعتماد سے یہ سب کہہ رہی ہیں۔؟

کیوں کہ میں نے یہ سب باتیں اس سے اگلوائی ہیں۔۔۔

اسے میں نے ہی کل گھر پر بلوایا تھا اور اپنے سارے دن کی مصروفیات
کے بارے میں آگاہ کیا تھا اور اسے تمام مواقع فراہم کیے تھے تاکہ وہ تمہیں
قائل کر سکے۔ مگر تم اپنے باپ کے عیبوں کو چھپانے کے لیے اپنا گھر

اجاڑنے پر تلی ہوئی ہو۔

تمہارے باپ کو میرے سے زیادہ کوئی اچھی طرح نہیں جانتا ہے۔ خیر وہ
ابھی اس دنیا میں نہیں ہے۔ جو ہو گیا سو ہو گیا مگر میں تمہیں دوبارہ کوئی
حماقت نہیں کرنے دوں گی۔۔۔

مجھے شرجیل بہت عزیز ہے۔۔۔ تم بس اپنی رخصتی کی تیاری کرو اور میں
نے سب کچھ بیچنے کا فیصلہ کر لیا ہے میں ان دونوں کو لے کر بحرین جا
رہی ہوں تاکہ میں کچھ عرصہ اپنے بھائیوں کے ساتھ گزاروں۔ اسکے بعد میں
انکے علاج کے لیے امریکہ یا پھر لندن کا سوچوں گی جہاں سے مثبت نتائج
ملیں گے، میں انہیں ادھر ہی لے جاؤں گی۔۔۔

امی آپ کو میری ذرا بھی پرواہ نہیں ہے۔ شہوار نے شکوہ کناں نظروں سے
ماں کو دیکھا اور بھل بھل ٹسوے بہانے لگی۔۔۔

پگلی پرواہ ہے تو شرجیل کے حوالے کر کے جا رہی ہوں۔
میں اکیلی کیا کروں گی شرجیل کا۔؟؟ شہوار نے شکوہ کیا۔۔
ماں کا قہقہہ بلند ہوا۔ تو تم کہتی ہو کہ تمہارے ساتھ پوری فوج جائے۔ بیوی
شوہر کے ساتھ اکیلی ہی رہتی ہے۔۔
مجھے نہیں جانا اس کھڑوس کے پاس۔!
ایسا کھڑوس تمہیں کہیں نہیں ملے گا۔
مجھے چاہیئے بھی نہیں ہے۔۔۔!
چلو یہ نئی سن لو۔!
میری اگر نہیں سنتی تو جب وہ تمہیں اٹھا کر لے جائے گا تو پھر شکوہ نہ
کرنا۔!!
میری طرف سے اسے پوری اجازت ہے۔۔۔

امی آپ میری سوتیلی ماں ہیں کیا؟؟
آج کے دن مجھے تم سوتیلی ہی سمجھو۔!!
امی پپی۔!!!

شہوار نے دہائی دی جبکہ فون لائن پر دوسری طرف شرجیل شہوار کا احتجاج
سن کر قہقہہ لگا رہا تھا۔

امی نے ہاتھ میں پکڑا فون شہوار کو تھمایا اور بولیں۔

شرجیل شہوار سے خود بات کر لو۔ میں اپنے کمرے میں سونے جا رہی
ہوں۔۔۔

شہوار ہقا بقا ماں کی پشت کو گھورتی رہ گئی۔۔۔

فون کان سے لگاتے ہی بولی۔

تم گھٹیا انسان! تمہیں تو میں دیکھ لوں گی۔!

نکی اور پوچھ پوچھ - !

سرکار اگر احتجاج پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے تو کچھ پیار بھری چند باتیں کر

لیں۔ !

پیار اور تم سے۔ ؟

جی بالکل !.

کسی کو شکوہ تھا کہ بیوی کو اکیلا ہسپتال چھوڑ کر چلا گیا تھا وغیرہ وغیرہ -

اب جی چاہ رہا ہے دوبارہ ہسپتال داخل کروا کر ہسپتال کے بستر کی پائنتی

کے ساتھ لگ کر یہ شکوہ تو دور کر دوں۔ !

شرجیل نے شہوار کو چھیڑا۔ !

تم واقعی میں بہت ڈھیٹ انسان ہو۔ !

میں فون بند کرنے لگی ہوں۔ !

خبردار اگر تم نے فون بند کیا تو!۔

ورنہ میں نے ابھی اور اسی وقت آ جانا ہے۔۔

شہوار نہ چاہتے ہوئے بھی بات کرنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔

گھنٹوں شرجیل نے اسے اپنی باتوں میں الجھائے رکھا۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے شرجیل، تم اکیلے باتیں کرو۔ اچھا ایک کام کرو شہوار!۔

کیا؟؟

ویڈیو کال کر کے سامنے رکھ دو۔! میں تمہیں اس وقت تک دیکھتا رہوں گا

جب تک موبائل کی بیٹری نہیں مرتی۔۔۔

تمہارا تو دماغ چل گیا ہے۔ نرالا عاشق۔!

پہلے بھی بتایا ہے کہ بات نہیں مانو گی تو ابھی آ جاؤں گا۔۔۔

اچھا ڈھیٹ انسان۔!

شہوار نے سامنے سنگھار میز پر موبائل ویڈیو کال پر لگا دیا اور خود بستر پر چند منٹوں میں مدہوش ہو گئی۔۔۔

شرجیل اپنے کمرے میں بیٹھا اس اڑیل شہوار کے اس نئے انداز کو دیکھے چلے جا رہا تھا۔

اسے وہ شہوار یاد آنے لگی جو اسکے رحم و کرم پر اپنی عزت کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔ اور

آج اس لڑکی کے چہرے پر کتنا سکون عیاں ہے ، کتنے اطمینان کے ساتھ
محو خواب ہے۔ شرجیل نے بلائیں لے ڈالیں ، دل میں اللہ کا شکر ادا کیا
اور اپنے گناہ پر دوبارہ سے استغفار کرنے لگا۔۔۔

شہوار کے دیدار میں کھویا ہوا تھا کہ ارسل کے فون سے -----

آج اس لڑکی کے چہرے پر کتنا سکون عیاں ہے ، کتنے اطمینان کے ساتھ
مُحُو خواب ہے۔ شرجیل نے بلائیں لے ڈالیں ، دل میں اللہ کا شکر ادا کیا
اور اپنے گناہ پر دوبارہ سے استغفار کرنے لگا۔۔۔

شہوار کے دیدار میں کھویا ہوا تھا کہ ارسل کے فون سے آنے والی کال نے
چودہ طبق روشن کر دیئے۔ شہوار کے روح پرور جلوے کو بھول کر فوراً سیدھا
ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

ارسل بھائی جان سب خیریت ہے نا۔؟؟ آپ نے رات کے اس وقت
کال کی ہے۔۔؟

شرجیل بالکل بھی خیریت نہیں ہے۔ تم جلد از جلد قریبی ہسپتال پہنچو۔! اور
باقی لڑکوں کو بھی بلا لاؤ۔! ہو سکتا ہے ہمیں خون کی ضرورت پڑے۔۔۔

بھائی جان بتائیں تو سہی ہوا کیا ہے؟؟

یار فاریز کو گولیاں لگی ہے۔ میں امی دادی کو ابھی اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ ارسل نے عجلت اور غم ناک لہجے میں دردناک صورت حال بیان کر

دی۔۔۔

آپ بالکل بھی پریشان نہ ہوں، میں اور باقی جوان بس دس منٹ میں پہنچتے

ہیں۔۔!

شرجیل نے شہوار پر الوداعی نظر ڈالی اور کال کاٹ کر جلدی جلدی اپنا حلیہ درست کیا، گاڑی کی چابی اٹھائی اور راستے میں قریبی دوستوں کو فون کر کے باقیوں کو بھی بتانے کا بول دیا۔۔۔

ہسپتال کے شعبہ حادثات میں پہنچتے ہی فاریز کے گھر والوں کو نڈھال

پایا۔۔۔

فاریز کی دادی اور امی محو وظائف تھیں جبکہ ارسل پولیس والوں سے واقعہ کی

تفصیلات لے رہا تھا۔ شرجیل نے بھی اجتماعی سلام کے بعد اپنی تحقیق

شروع کر دی۔۔۔

فاریز کو گولی لگی کیسے ہے؟؟

شرجیل یار تمہیں تو پتا ہے نا جنونی بندہ ہے ، نہ رات دیکھتا اور نہ دن دیکھتا

ہے بس اپنی ہی دھن میں مگن رہتا ہے ۔۔

آج شام بیواؤں کے راشن کی ترسیل کے بعد سیف سے ملنے تھا نے چلا گیا ہے۔ اور تو تو جانتا ہے کہ یہ کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا ہے۔ اسکو جیسے ہی خبر ملی ہے کہ وہ لوگ منشیات مافیا پر گھیرا تنگ کر رہے ہیں تو اس نے بھی نہ آؤ دیکھا اور تاؤ دیکھا فوراً اپنی خدمات پیش کر دیں۔۔۔ چونکہ یہ منشیات فروشوں کے تمام ٹھکانوں سے واقف تھا اس لیے سیف کے ترلے ڈال کر ساتھ چلا گیا ہے۔۔

کروائی تو وہی لوگ کر رہے تھے مگر یہ نشاندہی کے لیے پولیس گاڑی میں سوار تھا۔ مجرموں نے اپنی کوٹھی سے فرار ہوتے ہوئے باہر کھڑی پولیس کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں میرا بھائی بھی انکے نرغے میں آگیا۔۔۔

شرجیل رنجیگی سے تمام معلومات سن رہا تھا۔

بھائی جان فاریز کے ساتھ اتنے لوگوں کی دعائیں ہیں کہ یہ دعائیں اس کا
بال بھی باکا نہیں ہونے دیں گی ان شاء اللہ۔۔

آپ بالکل بھی پریشان نہ ہوں۔ آپ ادھر دیکھیں "احساس" کے ووٹس لیپ
گروپ میں سینکڑوں پیغامات دعاؤں کی صورت میں موصول ہو رہے ہیں۔۔۔
میں نے کچھ دیر قبل چند ایک کو کال کی ہے اور صرف ایک پیغام
"احساس" کے گروپ میں بھیجا ہے۔۔۔۔

بھائی جان فاریز کو لوگوں کی دعائیں کچھ بھی نہیں ہونے دیں گی ان
شاء اللہ۔

یہ تو وہ شخص ہے جس کی سوچ نے کتنے گھرانوں کے چولے روشن کیے ہیں
کتنے بھوکوں کے پیٹ کی آگ بجھائی ہے، کتنے بیروزگاروں کو روزگار میسر ہوا

ہے -- فاریز لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہے - اور دلوں کے حکمران
کبھی بھی ناکام نہیں ہوتے ہیں۔

یہ بات تو ہے شرجیل -! مجھے اپنے بھائی پر بہت فخر ہے۔ ارسل نے سرد
آہ بھری ---

ایک شخص کی سوچ نے کتنے اور جوانوں کی سوچ کو بدل دیا ہے ---

پولیس اہلکار بھی فاریز کے بارے میں کلمہ خیر بیان کرنے لگے ---

انہی باتوں کے دوران تیس جوانوں کا ایک اور ٹولہ آن پہنچا ---

جگہ کی کمی کے باعث ہسپتال انتظامیہ نے سب کو باہر انتظار کرنے کا
بول دیا، صرف رشتہ دار اور چند ایک بہت قریبی دوست آپریشن تھیٹر کے باہر
منتظر تھے ---

ارسل کا فون بجنے لگا۔ سب سے معذرت کر کے باہر نکل گیا ---

انتظار گاہ میں لوٹا تو چہرے پر تشویش صاف ظاہر تھی۔۔

امی دادی نے تڑپ کر پوچھا تو کہنے لگا کہ کل کی پرواز سے اباجی اگلے ہفتے کے بجائے کل پاکستان آرہے ہیں۔ میں نے انکو خوب تسلی دی ہے مگر وہ بے حد پریشان ہیں۔

ہائے میرا بچہ اکیلا پردیس میں تڑپ رہا ہے، اچھا ہے واپس آجائے۔ دادی سن کر مطمئن نظر آنے لگیں جبکہ رخسانہ کی بیقراری اپنے عروج پر تھی۔۔۔

رات کا بیشتر حصہ اسی پریشانی کی نظر ہو گیا۔۔ بالآخر آپریشن تمھیڑ سے سرجن نمودار ہوا۔ مطمئن چہرہ لیے ہوئے سب کو تسلی بخش خبر دی۔۔۔

آپ سب بالکل بھی پریشان نہ ہوں۔! ہمارے مریض فاریز اکرام کے ساتھ کوئی غیبی مدد تھی جس کی بدولت چار گولیوں لگنے کے باوجود بھی یہ شخص اللہ کی رحمت کے سائے میں ہے۔

ڈاکٹر صاحب کیا مطلب؟ ارسل نے بیتابی سے پوچھا۔

تین گولیاں ان کے دائیں کندھے کو چھوتی ہوئی نکل گئیں جبکہ ایک گولی بائیں جبرے کے پاس سے گزری ہے مطلب یہ ہے کہ جسم کے اندر ایک گولی بھی داخل نہیں ہوئی ہے۔

اور یہ بہت حیران کن بات ہے کہ مجرموں کی اندھا دھند فائرنگ کے باوجود

بھی یہ جوان محفوظ رہا ہے۔۔۔ خون کے بہاؤ کو روکنے کے لیے چند ایک

ٹانکے لگانے پڑے ہیں وگرنہ کوئی ایسی بڑے خطرے والی بات نہ تھی۔۔۔

ویسے آپ مریض کے لئے اللہ کے نام پر صدقہ و خیرات کر دیں تاکہ وہ بہت جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ سب سامعین کی ہمت بندھائی کی۔۔

ڈاکٹر صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ارسل اور شرجیل نے آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔۔ امی دادی ڈاکٹر کو سنتے ساتھ اشکبار آنکھوں سے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئیں۔۔ دونوں ساس بہو اللہ کی بارگاہ میں اپنی جھولیاں پھیلائے درخواست گزار تھیں۔

معزرت کے ساتھ آپ سب یہاں پر رک نہیں سکتے ، صرف ایک فرد کو رکنے کی اجازت ہے۔۔ سرجن نے نرمی سے واضح کر دیا۔۔

کوئی مسئلہ نہیں ہے ڈاکٹر صاحب۔۔! ارسل اور شرجیل نے ڈاکٹر کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔

بھائی جان آپ امی اور دادی جان کو میری گاڑی میں گھر چھوڑیں، میں آج رات فاریز کے پاس ہی رکوں گا۔۔

نہیں یار تم گھر چلے جاؤ۔! کل کام پہ بھی جانا ہو گا۔۔ میں رک جاتا ہوں۔

نہیں ارسل بھائی کل مجھے کام سے چھٹی ہے۔! سمجھا کریں۔! تفصیلات بعد میں بتاؤں گا۔۔!

ابھی رات ٹھہرنے کا مسئلہ زیر بحث تھا کہ تھانیدار سیف آن دھمکا۔۔۔

یار میں بس کچھ دیر قبل ہی اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہوا ہوں صرف لباس تبدیل کیا ہے اور گھر سے سیدھا ادھر ہی آ رہا ہوں۔

تم دونوں ایسا کرو۔! دونوں گھر جاؤ میں فاریز کے پاس خود رکوں گا۔
نہیں یار۔ ارسل نے منع کرنا چاہا۔۔ جبکہ شرجیل نے اشارے سے منع کر دیا۔۔

ٹھیک ہے سیف بھائی آپ ہی رک جائیں۔ ہم سب صبح فاریز سے مل لیں گے ابھی تو ویسے بھی وہ درد کش دوائیوں کے زیر اثر سو رہا ہے۔۔۔
ارسل بھائی بھابھی بھی گھر میں اکیلی ہوں گی آپ اپنے اہل خانہ کو میری گاڑی میں گھر پہنچائیں اور خود بھی آرام کریں۔۔۔ صبح آپ نے شاید ایئرپورٹ بھی جانا ہو گا۔

ہاں یار - بات تو تمہاری درست ہے۔۔ اچھا میں ذرا باہر تمام جوانوں کو تازہ صورت حال پر خبر دے آؤں۔۔ ووٹس ایپ پر بھی پیغام پہنچانا باقی ہے۔
شرجیل نے بولتے ساتھ باہر کی راہ لی۔۔

امی دادی فاریز کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بیتاب تھیں ، انکی درخواست پر شیشے کے دروازے سے فاریز کا دیدار کرایا گیا جو بالکل بے سدھ پڑا تھا۔۔۔
دادی اور ماں آبدیدہ آنکھوں اور دعاؤں سے لبریز دل لئے ایک جھلک دیکھ کر خاموشی سے لوٹ آئیں۔۔

ارسل -! سیف نے پکارا۔

ارسل نے پلٹ کر دیکھا -!

یار میں معافی چاہتا ہوں ، میں تمہارے بھائی کی حفاظت نہ کر سکا۔!

ارے نہیں یار۔! اس میں تمہارا کیا قصور ہے۔! اللہ کی طرف سے ایسے ہی ہونا لکھا تھا۔۔ اور میرا بھائی ویسے بھی اس طرح کی باتوں سے ڈرنے والا نہیں ہے۔۔۔ ارسل نے سیف کی شرمندگی کو زائل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔

اور ہاں ارسل کھانے پینے کی بالکل بھی پریشانی نہ کرنا، میرے گھر والے یخنئی اور دلیہ وغیرہ بنا کر بھجوا دیں گے۔۔

نہیں سیف یار میں صبح سات بجے سب کچھ پہنچا جاؤں گا۔
ارسل مان جا یار۔! کچھ تو میرے دل کو سکون پہنچنے دے یار۔
اچھا چل اگر تیرا دل ایسے بہلتا ہے تو ٹھیک ہے۔۔

جو تیرا جی چاہتا ہے تو کر۔! ارسل نے سیف کا کندھا تھپتھپایا اور امی،

دادی کو ساتھ لے کر انتظار گاہ سے باہر نکل گیا۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے جب ارسل دبے قدموں کمرے میں داخل ہوا۔

رختی جو شام بخار کی دوا لے کر لیٹی تھی اس تمام حادثے سے بے خبر

گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

ارسل کو جیسے ہی سیف کی کال موصول ہوئی نہایت خاموشی سے دادی اور

امی کو ساتھ لے کر نکل کھڑا ہوا۔۔

دھیرے سے بستر کے دوسرے کونے پر دراز ہونے لگا تو رختی کی بکھری

زلفیں گستاخی پر مجبور کرنے لگیں۔۔

آگے بڑھ کر پیشانی پر ہاتھ رکھا تو رختی ہلکا سا کسمسائی۔۔

بخار تو کافی حد تک کم ہو چکا ہے۔ ایک تو یہ لڑکی رو رو کر فنا ہو جائے گی۔۔

دھیرے سے رختی کے بکھرے بال سنوار کر ایک طرف کیے اور آگے بڑھ کر پیشانی پر اپنے لب رکھے ہی تھی کہ رختی نے بڑی بڑی آنکھیں واہ کر دیں۔

کمرے میں پھیلی مدھم سی روشنی میں رختی اپنے سوئے ذہن پر زور ڈالتے ہی چیخنے لگی۔

ارسل نے فوراً سے پہلے رختی کے منہ پر اپنا ہاتھ جما دیا۔۔۔

رختی ہوش میں آؤ۔! یہ میں ہوں ارسل۔

پتا نہیں ہر وقت کیوں ڈرتی رہتی ہو۔؟ ارسل نے رختی کے چہرے پر ہاتھ

جمائے بولنا واجب سمجھا۔۔۔ ادھر دیکھو میری طرف۔!

تمہارا چچا زاد شوہر ارسل اکرام۔!

ہوش میں آؤ۔!

ارسل نے لاچاگی سے بولا۔۔۔ جبکہ رختی پھٹی پھٹی آنکھوں سے ارسل کو
خوف سے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

سارا دن کام کی تھکاوٹ اور پھر ہسپتال کے پھیروں میں فاریز کی پریشانی
الگ سے اسکے مضبوط حواسوں پر سوار تھی۔۔۔

رختی الگ سے ایک آزمائش بنی ہوئی تھی، جب بھی اسکے قریب ہونے کی
کوشش کرتا تو رختی سہم جاتی یا پھر رونا شروع کر دیتی۔۔۔

رختی یار تمہارا یہ خوف کیوں نہیں جا رہا ہے۔؟؟ ارسل نے بیچاگی کی حدیں
پار کر دیں۔۔۔ دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر بستر پر بیٹھ گیا۔ کمرے کے
سنائے میں صرف گھڑیاں کی ٹک ٹک ارتعاش تھا جبکہ سہمی سی رختی پھٹی
پھٹی آنکھوں سے ارسل کو دیکھے جا رہی تھی۔

Novelnagri

رختی کیوں اتنا ڈرتی رہتی ہو۔؟ ادھر میری طرف دیکھو۔! ارسل نے پاس

پڑے موبائل کی روشنی اپنے چہرے پر ڈالی۔ ابھی نظر آیا ہوں۔؟؟

خوفزدہ رختی نے ہاں میں گردن کو جھٹکا۔۔

کیا میری شکل اتنی خوفناک ہے ؟

ننننننہیں ارسل - !

رختی نے سسکتے ہوئے جواب دیا۔

یا اللہ پھر رونا شروع کر دیا ہے۔ ارسل کا جی چاہا اپنا سر دیوار پر دے

مارے۔۔

دیکھو رخشندہ بیگم آخر کب تک اس خوف کے زیر اثر رہو گی۔۔؟

ارسل میں بہت کوشش کرتی ہوں مگر یہ خوف میرے حواس پر طاری ہو

چکا ہے، مجھے ہر وقت ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مشتاق احمد مجھے جھپٹ

کر اچک لے گا۔ رختی نے بلکتے ہوئے اپنے دل کا حال ارسل کے گوش
گزار کیا۔۔۔

رختی تمہیں پتا ہے وہ مشتاق احمد مرچکا ہے -
کل رات میں اس کی ہی کھوج میں نکلا تھا مگر جب گھر لوٹا تو تم بخار میں
پھنک رہی تھی۔۔ لہذا تمہیں بتانے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔

آپ کو یقین ہے ارسل؟!

کس بات کا؟؟

کہ مشتاق احمد مرچکا ہے؟؟

ہاں سو فیصد۔!

تمہیں نے بتایا تھا نا کہ اس کی بیٹی بھی اسی دن غائب ہو گئی تھی جس کی
وجہ سے تم بچ نکلی تھی۔

ارسل نے آہستہ آہستہ رختی کے سر کو سہلاتے ہوئے بات جاری رکھی تاکہ
رختی کے خوف کو آہستہ آہستہ زائل کیا جاسکے۔۔۔

رختی تمہیں پتا ہے اسکی بیٹی اغواء ہوئی تھی جس کا غم وہ شخص سہ نہ پایا
اور دل کے دورے سے جاں بحق ہوگیا۔۔

ارسل آپ کو یقین ہے - ؟

ہاں بولا تو ہے وہ فاریز کا دوست شرجیل اسکا ملازم تھا اس نے ساری باتیں
بتائیں ہیں۔۔۔

ارسل تو کیا آپ کو میری باتوں پر یقین آگیا تھا جو میں نے بتائی تھیں؟؟
رختی نے خشک ہوتے گلے کے ساتھ پوچھا اور ساتھ ہی کھانسنے لگی۔ ارسل

نے ہاتھ بڑھا کر کمرے کی بتی جلائی اور پاس پڑے جگ سے پانی نکال کر
رختی کو پکڑایا۔۔۔

اسے پیو۔!!

رختی نے گلاس تھامتے ہی غٹا غٹ پانی پی ڈالا۔۔۔

اب میری بات اور شکل سمجھ آ رہی ہے۔؟؟

جی۔ رختی نے غمگین شرمندہ سے انداز میں گردن ہلائی۔۔۔

اب کیا ارادہ ہے؟؟

جی۔؟؟

میرا مطلب ہے ابھی بھی مشتاق احمد کو دماغ پر سوار رکھے رکھو گی؟؟

ارسل میں بہت کوشش کرتی ہوں مگر پھر بھی میرے اوپر عجیب سا خوف

طاری رہتا ہے۔۔ رختی نے ڈبڈبائی آواز میں بولا۔۔۔

NovelInagri

ارسل نے سرد آہ بھری اور بتی بجھا کر سونے کے لیے پر تولنے لگا۔۔۔

ابھی کیوں بیٹھی ہو؟ سو جاؤ۔!

ارسل۔۔!

جی فرماؤ۔!

وہ آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔؟ رختی نے ڈرتے ہوئے بولا۔

ہاں پوچھو میں سن رہا ہوں۔

وہ نازنین آپ کو فون کیوں کرتی ہے؟

تمہیں کیسے پتا چلا؟؟

ارسل کل آپ جب غسل خانے میں تھے تو آپ کا فون مسلسل بج رہا تھا،

میں نے قریب جا کر دیکھا تو نازنین لکھا ہوا آ رہا تھا۔۔۔

تو تمہیں جلن ہو رہی ہے؟؟

ارسل جلن کیوں نہ ہو؟؟؟ ان ماں بیٹی نے ہمارا گھر اجاڑ دیا ہے ، ہمیں

سب کی نظروں میں گرا دیا، میرا کردار تک مشکوک ہو گیا ہے۔

اور آپ پھر بھی اس سے رابطہ روارکھے ہوئے ہیں۔؟؟

سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کس نے تمہارے کردار پر انگلی اٹھائی ہے؟؟

ارسل نے تلخ لہجے میں پوچھا۔۔

ککلیسی نے بھی نہیں مگر آپ کل بہت غصے میں گھر سے نکل گئے

تمھے۔۔۔

میں سمجھی آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے۔!

شاباش۔! اندازوں میں تو تمہیں انعام ملنا چاہیے۔

ارسل نے لیٹے لیٹے رشتی کو چھیڑا۔۔

تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ کل ابا جی پاکستان تشریف لا رہے ہیں
اور فاریز اس وقت ہسپتال میں داخل ہے۔ اسے گولیاں لگیں ہیں۔
کیا گولیاں۔؟؟

رختی نے اپنی چیخ روکنے کے لیے خود ہی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔
وہ ٹھیک ہے ہم سب کچھ دیر قبل ہی ہسپتال سے لوٹے ہیں تمہیں اس
لیے نہیں اٹھایا کہ تمہاری طبیعت ناساز تھی۔۔۔
تو گویا میں گھر میں اکیلی تھی؟
جی اکیلی تھی مگر فاریز کے نصب کردہ کیمرے میرے موبائل پر سارے گھر
کا منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔ کوئی پرندہ پر بھی مارتا تو
مجھے خبر ہو جانی تھی۔۔۔

ابھی سو جاؤ۔! ارسل نے کروٹ بدلی۔

ارسل - !

جی - ! ارسل کی نیند میں ڈوبی ہوئی خمار آلود آواز چند لمحوں میں بھاری
سانسوں میں بدلنے لگی۔۔۔

ارسل - !

رختی نے قریب ہو کر ارسل کو دھیرے سے جھنجھوڑا۔
کیا بات ہے - ؟ ابھی کونسا ڈر ہے - ؟ سونے تو دو یار - ! ارسل نے بنا پلٹے
جواب دیا۔۔۔

ارسل مجھے نازنین کے بارے میں بتائیں - !
نازنین ابھی سو رہی ہو گی لہذا تم بھی سو جاؤ - !
ارسل نے کھرا جواب دے کر چادر چہرے تک تان لی۔۔۔
ارسل مجھے نیند نہیں آئے گی بتا دیں نا - !

میں یہی چاہتا ہوں تمہیں نیند نہ آئے تاکہ تمہیں میری بھی کچھ قدر آئے۔۔۔

ارسل آپ بدلہ لے رہے ہیں۔؟

بدلہ لینا تو بنتا ہے جو حشر تم گزشتہ ایک مہینے سے کرتی آ رہی ہو، وہ تو میری

برداشت ہے ورنہ پتا نہیں کوئی اور ہوتا تو کیا کرتا۔؟

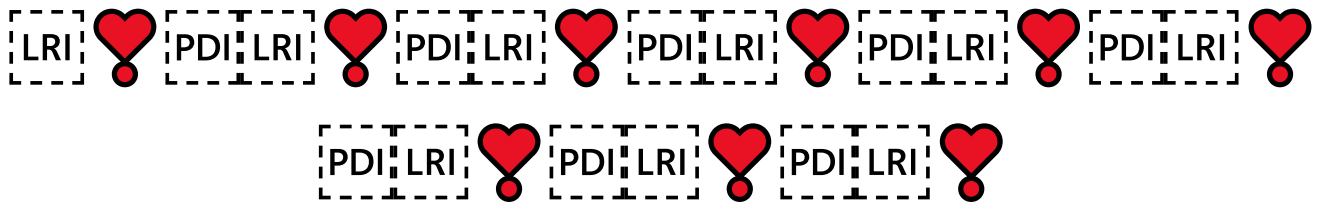
ارسل کیا واقعی میں بہت بری ہوں؟؟

شاید۔! ارسل نے مختصر بولا۔۔

ارسل۔! میں نے آپ کو نہیں چھوڑنا۔

نہ چھوڑو میں کب کہہ رہا ہوں چھوڑ دو۔! ارسل نے کروٹ بدلی اور رختی کو

یکدم باؤووو بول کر ڈرانے لگا۔۔۔



شہوار وہ کپڑے جو میں پچھلے ہفتے لے کر آئی تھی وہ پہن لو اور میک اپ کے لیے میں نے بیوٹش کو گھر بلا لیا ہے۔ شہوار جس نے جوس کا پہلا گھونٹ بھرا تھا، کھانسنے لگی۔۔

ارے لڑکی ہوش سے پیو۔!

شرجیل کا پیغام صبح فجر کے بعد آیا تھا بول رہا تھا کہ رات ہسپتال میں گزاری ہے فاریز کو گولیاں لگی ہیں تو صبح جلدی نہیں آپائے گا۔۔۔ شہوار نے سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھا۔

کہہ رہا تھا ظہر کے بعد آئے گا، گھر کا کچھ ضروری سامان خریدنا باقی ہے۔۔۔ دیکھا ہوا شرجیل صاحب کا گھر بھی، خالی ڈربے کی طرح۔! امی نے گھورا۔۔

امی اس کے گھر میں بستر اور کرسیوں کے علاوہ تو کوئی سامان ہے ہی نہیں ہے۔!

تو کس کے لیے سامان خریدتا جب گھر میں کوئی موجود ہی نہیں ہے۔ اب تم جاؤ گی تو جو ضرورت ہوئی خرید لینا۔ بلکہ میں نے اسے کل بھی بولا تھا کہ میں گھر کا سارا فرنیچر ڈلوا دیتی ہوں مگر اس نے صاف انکار کر دیا ہے۔۔ بولتا ہے آپ نے اپنی بیٹی مجھے دے دی ہے جو دنیا کی ہر چیز سے قیمتی متاع ہے۔ مجھے باقی کسی چیز میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔

بڑا آیا ہیرو۔ شہوار بڑبڑائی۔

کیا بولا ہے ؟

کچھ خاص نہیں بس اسے ہیرو بولا ہے۔

شہوار اب تم اسے "تم" "تم" کہہ کر پکارنا چھوڑ دو۔!

شوہر ہے وہ تمہارا۔! تمہارے سر کا تاج ہے، جس نے اپنے نام کی عزت
تمہیں بخشی ہے۔۔۔

میں مانتی ہو جو کچھ اس نے کیا وہ سراسر زیادتی تھی مگر جب انسان ہر
طرف سے ناکام ہو جائے تو پھر جائز ناجائز میں فرق بھول جاتا ہے۔۔

امی مجھے پتا ہے وہ شریف انسان ہے، میں نے اسکی آنکھوں میں حیا دیکھی
ہے۔ اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ مجھے ایسے ہی ہسپتال
چھوڑنے پر بضد تھا وہ تو میں نے ضد کی کہ نکاح کرو گے تو جاؤں گی ورنہ
ادھر ہی جان دے دوں گی۔

بس شہوار تمہارا شرجیل کے ساتھ ملاپ ایسے ہی لکھا تھا تو بس ہو گیا۔ شکر ہے میری بچی کی عزت محفوظ رہی ہے۔ الحمد للہ۔ امی کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہونے لگیں۔۔۔

امی ابھی آپ کیوں رو رہیں ہیں۔؟؟ میں جا تو رہی ہوں اور اب اسے "تم کے بجائے آپ کہہ کر پکارنے کی عادت بھی اپنالوں گی۔ مگر ایک دم سے نہیں بلکہ آہستہ آہستہ۔

امی نے آنسو صاف کیے اور بولیں۔

اللہ کا بہت شکر ہے کہ میری بیٹی کی عزت محفوظ رہی اور وہ نکاح کے بندھن میں بندھ گئی مگر شہوار تمہاری ماں کی عزت تمہارے باپ کے ہاتھوں محفوظ نہیں رہی تھی۔۔ بہت منت ترلے کے بعد اس شخص نے مجھے اپنایا تھا۔ دنیا واقعی مکافات عمل ہے۔۔۔

Novel nagri

جو کچھ تمہارے باپ نے کیا وہی اس کے ساتھ بھی ہوا۔

بھل بھل کرتے آنسو شہوار کی امی کا چہرہ بھگونے لگے۔۔

اسیسی سب بھول جائیں۔ میں آپکو کبھی بھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔

آپ آج فزیو تھراپسٹ کے یہاں چھوٹیوں کے ساتھ نہیں گئیں؟

بس آج تمہیں رخصت کرنا ہے اس لیے میں چاہتی تھی سب اچھے طریقے سے ہو جائے۔

میرا ارادہ تھا سب دوست احباب کو بلاتی مگر پھر ارادہ ترک کر دیا۔ جب لوگ

اکٹھے ہوتے تو شاید تمہارے باپ کے چھپے رازوں سے پردہ فاش ہو جاتا۔، یہی

سوچ کر خاموش ہو گئی۔۔۔۔

امی میں سمجھ سکتی ہوں آپ نے بہت اذیتیں سہی ہیں مگر آپ کو اسکا اچھا
بدلہ ضرور ملے گا۔ اس دنیا میں نہ سہی مگر آخرت میں ضرور ملنا ہے ان
شاء اللہ۔۔

شہوار نے لاڈ سے ماں کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔۔۔

شہوار سنہری اور ہلکے سبز رنگ کے لمبے فراک میں لمبے بالوں کو کھولے ،
بیوٹیشن کے ماہر ہاتھوں سے سچے چہرے کو دیکھ کر خود بھی حیران رہ گئی۔
آنکھوں میں کاجل کی دھار گندمی رنگت والی اس لڑکی کو چار چاند لگا رہی
تھی۔۔۔

امی دیکھیں کیسی لگ رہی ہوں۔؟ شہوار نے پرجوش انداز میں پوچھا۔

ماشاء اللہ بہت خوبصورت ۔!

Novel nagri

اور وہ تمہیں دیکھنے کا اصل حقدار کب سے نیچے بیٹھا تمہارا منتظر ہے ---

ارے اس نے بولا تھا میرا مطلب ہے انہوں نے بولا تھا کہ ظہر کے بعد آؤں

گا۔ سب کام نیٹا لیا ہے تو آگیا ہے جلدی ---

وہ کونسا ساتھ بارات لا رہا تھا جو وقت کی پابندی ضروری تھی۔۔

اچھا سنو میں نے تین سے چار کھانے بنوا کر پیک کر دیئے ہیں، ایک دو دن

کھانے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ شرجیل کے ساتھ بہت اچھے

طریقے سے پیش آنا ہے۔! اور بہت فرمانبردار بیویوں کی طرح۔! سمجھی تم۔!

شہوار کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں ---

ارے پگلی میں ادھر ہی ہوں نا۔ رو نہیں سارا میک اپ خراب ہو جائے

گا۔۔۔ شہوار تم کونسا دور جا رہی ہو۔! بس آدھے گھنٹے کی مسافت پر تو تمہارا

گھر ہے۔

سدا خوش رہو۔۔!

شرجیل کو اوپر بھیجوں یا تم نیچے آؤ گی؟؟

امی مجھے شرم آرہی ہے۔ شہوار کے چہرے پر شرم کی لالی پھیل گئی۔۔۔

اچھا چلو میں اسے اوپر تمہارے کمرے میں بھیجاتی ہوں۔۔۔

شہوار کا دل عجیب انداز میں دھڑکنے لگا۔ ایک عجیب سا خوف طاری تھا جو وہ

ماں کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

شرجیل میرے سے میرے باپ کا کوئی اور انتقام نہ لے۔۔۔ ضروری نہیں

ہے ہر چمکنے والی چیز سونا ہو۔۔۔

سوچوں میں گم شہوار اپنے بستر کے ایک کونے میں ٹکی اپنے ناخن کھرچ رہی

تھی جب گلا کھنکارنے کی آواز پر پلٹی۔۔

سفید لٹھے کے کرتا شلوار اور کالی ویسٹکوٹ میں ملبوس کسرتی وجود کا طویل
قامت شرجیل گندمی رنگت میں گھنی داڑھی کے ساتھ بہت نکھرا نکھرا لگ رہا
تھا۔ شاید اسکے اندر کی خوشی تھی یا پھر وہ ایسا ہی تھا، جسے شہوار نے پہلے
کبھی غور سے نہیں دیکھا تھا۔

السلام علیکم۔!

شہوار اگر ناچیز کو دیکھنے سے فراغت مل گئی ہے تو گھر چلیں۔۔
شہوار جو ٹکٹکی باندھے شرجیل کو دیکھ رہی تھی فوراً گھبرا کر نظریں جھکا
لیں۔۔۔

شرجیل نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جسے شہوار نے فوراً تھام لیا۔۔
شرجیل نے شہوار کا ہاتھ تھامتے ہی اپنے لبوں سے لگا لیا اور بولا بہت پیاری
لگ رہی ہو مگر گھر جا کر وہ کالج والا یونیفارم پہننا ہو گا۔۔

کیا؟

ہاں۔! شر جیل مسکرایا۔۔

تم پریشان نہ ہو بلکہ ایسا کرنا اسے روزانہ شام کو پہن لیا کرنا جب میں کام سے واپس آؤں گا تو وہی پرانی یادیں تازہ رہیں گی۔۔ میری پہلی نظر کی محبت اس سفید لباس سے شروع ہوئی تھی۔ اس سفید لباس میں مدہوش پڑی وہ ضدی سی لڑکی کتنے عرصے سے میرا سکون تہ و بالا کیے ہوئے ہے۔۔

شہوار نے بنا جواب دیئے گھورنے پر اکتفا کیا۔۔۔

تمہیں پتا ہے بستر کی چادر بھی نئی خریدنی پڑ گئی، اس دن اپنے ساتھ اسے بھی لے آئی تھی۔۔

تو گویا بستر کی چادر میرے سے زیادہ عزیز ہے؟

Novel nagri

میں اس بارے میں سوچنا پڑے گا۔! شرجیل نے شہوار کو چھیڑا۔۔

تم کتنے میرا مطلب ہے آپ کتنے گھٹیا ہیں۔!

اتنی زیادہ عزت افزائی کا بہت شکریہ۔! شرجیل نے ہاتھ سینے پر

پھیرا۔۔۔ شہوار کے چہرے پر خوشیوں کے رنگ بکھرنے لگے۔۔۔

شہوار چلیں۔!

جی چلیں۔! شرجیل نے شہوار کے ہاتھ کو تھاما اور اسے ساتھ لیے نیچے

سیڑھیاں اترنے لگا۔۔

ابھی چند زینے باقی تھے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

جی چلیں۔! شرجیل نے شہوار کے ہاتھ کو تھاما اور اسے ساتھ لیے نیچے

سیڑھیاں اترنے لگا۔۔

ابھی چند زینے باقی تھے کہ شہوار کے جوتے میں لمبے فراک کا کونا آن
پھنسا۔ یکدم لڑکھڑا کر گرتے گرتے بچی۔ شرجیل نے سرعت سے اسے کمر
سے۔ تھام لیا۔۔

شہوار مجھے کیوں ایسے لگ رہا ہے کہ تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں آج بھی اٹھا
کر چلوں۔؟؟

میں لوگوں کی خام خیالی پر کوئی تبصرہ نہیں کروں گی۔۔
کون سے لوگ؟؟ شرجیل نے دائیں بائیں دیکھا۔

زیادہ بھولا بننے کی ضرورت نہیں ہے ابھی میرا ہاتھ چھوڑو نیچے مہمان خانے
میں امی ہماری منتظر ہیں۔۔۔

اور جو میں گزشتہ ایک طویل مہینے سے منتظر ہوں؟ شرجیل نے شہوار کو
جذبے لٹاتی نظروں سے شرمانے پر مجبور کر دیا۔۔

آپ کا دکھ قابل رحم ہے مگر قابل معافی نہیں ہے لہذا یہاں سیڑھیوں پر
رومانویت جھاڑنے کے بجائے ناک کی سیدھ میں چلیں تو طبیعت بہل
جائے گی۔۔۔ شہوار نے اپنے آپ پر سنجیدگی کا خول چڑھاتے ہوئے شر جیل
کو چھیڑا۔۔

دھک دھک کرتا دل تو گویا پسلیاں توڑ کر باہر آنے کے لئے بیتاب تھا۔۔۔
شر جیل نے شہوار کا ہاتھ دباتے ہوئے سرگوشی میں بولنا واجب سمجھا۔ وہ کیا
ہے کہ لوگ اس وقت اپنے چہرے پر چھائی گھبراہٹ کو چھپانے کے چکر
میں اول فول بول رہے ہیں۔۔

شر جیل۔!!!!

جی جان من۔!!!

یارب -! اس بندے کو کیا ہو گیا ہے؟؟

شہوار نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔

بیوی صاحبہ ابھی کہاں کے ارادے ہیں؟؟ اتنی دقت سے تو یہاں تک پہنچا

ہوں۔۔۔ شر جیل مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

تم۔! میرا مطلب ہے آپ جناب نے گھر جانا ہے یہاں ہی آنکھ مچولی کھیلنے

کا تمہیہ کیے بیٹھے ہیں۔؟ شہوار نے زچ ہو کر بولا۔۔

ہائے صدقے جاؤں مغوی بیوی کی اداؤں پر۔! دل میں گھر کر گئی ہے۔

شہوار ناچاہتے ہوئے بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔

ماشاء اللہ آج پہلی مرتبہ آپکی مسکراہٹ دیکھنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

آپ کا مرض لا علاج نہیں بلکہ۔۔۔۔۔

بلکہ۔؟؟؟

آگے بھی بولو۔! شرجیل نے شہوار کو کندھوں سے پکڑ کر دھیرے سے
جھنجھوڑا۔

کچھ تو شرم کر لو۔! امی آرہی ہیں۔۔۔

شہوار نے اپنی خجالت کو مٹانے کے لیے ہاتھ چھڑانے شروع کر دیئے۔۔

بیگم صاحبہ۔! شرجیل نے بھی خجل ہو کر شہوار کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔

شرجیل میں نے تمہیں بولا ہے کہ مجھے بیگم صاحبہ نہیں بلکہ خالہ امی کہہ
کر پکارا کرو بیٹے۔

تم تو میرے اکلوتے داماد اور بیٹے ہو۔ امی نے آگے بڑھ کر شرجیل کو مامتا
بھری نظروں سے دیکھا۔۔

شرجیل گردن جھکائے دھیماسا مسکرا اٹھا۔

خالہ امی آپ کا بہت شکریہ آپ نے اپنی عزیز از جان بیٹی میرے اوپر اعتبار کرتے ہوئے میرے حوالے کر دی ہے۔۔ اگر آپ کوشش نہ کرتیں تو شاید شہوار اپنے فیصلے سے پیچھے نہ ہٹتی۔ شرجیل نے شہوار کو دیکھا جو نظریں فرش پر جمائے فرش کو گھورے جا رہی تھی۔

آپ کو اپنے اس فیصلے پر شرمندگی نہیں ہوگی ان شاء اللہ۔ پاس کھڑی شہوار کا دل ہنوز دھک دھک کیے جا رہا تھا۔۔۔

اب ہمیں اجازت دیں۔ مجھے کچھ دیر کے لئے ہسپتال بھی جانا ہے۔ میں نے آپکو بتایا تھا ناکہ میرا قریبی دوست زخمی حالت میں ہسپتال داخل ہے

Novelnagri

ارے کیوں نہیں بیٹا! اللہ تم دونوں کے درمیان بہت زیادہ انسیت پیدا

فرمائے اور دونوں پھلو پھولوں۔ آمین۔

خالہ امی آخری دونوں دعائیں بہت پسند آئی ہیں۔ شرجیل نے مسکراتے

ہوئے ساس کو دیکھا۔۔۔

شہوار چلیں! شرجیل نے شہوار کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر شہوار ہاتھ تھامنے

کے بجائے بھاگ کر ماں سے لپٹ گئی۔۔

ارے پگلی ہو شہوار! اللہ نے تمہیں بیٹھے بٹھائے اتنے اچھے شوہر سے نواز دیا

ہے۔

امی یہ شوہر بیٹھے بھٹائے ملا ہے ؟ شہوار نے روتے ہوئے شکوہ کناں نظروں
سے شرجیل کو عقب میں مڑ کر دیکھا۔۔ جبکہ شرجیل شرمندگی سے نظریں
جھکا گیا۔۔۔

بھول جاؤ شہوار۔ اب تو رات گئی اور بات گئی۔!
آج سے سب تلخ یادیں اسی گھر کے آنگن میں دفن کر کے نکلے۔ شرجیل
کے ساتھ اپنی زندگی کا آغاز خلوص اور محبت سے کرو۔! برکت سے خالی نہیں
ہو گا ان شاء اللہ۔ تمہیں پتا ہے نا ماں کی دعاؤں میں بہت دم ہوتا ہے۔؟
شہوار نے ماں سے لپٹے لپٹے اثبات میں گردن ہلائی۔۔۔
چلو شاباش جاؤ۔! ماں نے ڈھیر سا پیار کرتے ہوئے شہوار کو رخصتی کا
عندیہ سنایا۔۔۔

خالہ امی اصل میں شہوار چاہتی ہے کہ میں اسے گاڑی تک اٹھا کر لے جاؤں اس لیے زیادہ رو رہی ہے۔۔۔ شرجیل نے بولتے ساتھ مسکراہٹ چھپائی۔

شہوار نے ماں کو چھوڑ کر شرجیل کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔ جبکہ امی اور شرجیل اسکی حالت پر محفوظ ہو رہے تھے۔۔۔ امی دیکھا ہے آپ نے اپنے داماد شرجیل کو جو ابھی ہی میرے اوپر بہتان تراشیاں کیے جا رہا ہے ۔ شہوار جا رہا نہیں بلکہ جا رہے ہیں۔!! امی نے مہوکا۔۔۔

شرجیل بیٹا اگر شہوار کی یہی خواہش ہے تو بیٹا میری طرف سے تمہیں اجازت ہے۔ امی نے تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اجازت نامہ جاری کیا۔۔۔

ا سییییییییی۔ شہوار تقریباً چلائی۔۔۔

آپ بھی ناشر جیل کے اشاروں پر آنکھیں بند کر کے چل رہی ہیں۔ شہوار نے منہ بسورا۔۔۔

ارے میری شہزادی سی بیٹی چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل چھوٹا نہیں کرتے ہیں۔! وہ تو مذاق کر رہا ہے۔

مجھے ایسے مذاق پسند نہیں ہیں۔!

شہوار نے منہ بسورتے ہوئے بیرونی دروازے کی راہ لی۔۔

NovelInagri

ارے شرجیل بیٹا ابھی چھوٹی ہے نا تجربہ کار ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرے گی تم دل پر نہ لینا۔۔۔ اور تم تو جانتے ہو کن حالات میں تم دونوں کا نکاح بھی ہوا ہے اور بعد کے حالات سے بھی تم بخوبی واقف ہو بیٹا۔
جی جی خالہ امی شہوار کو خوش رکھنا میری ذمہ داری ہے ، آپ بس بالکل بھی پریشان نہ ہوں۔

اچھا بیٹا جلدی جاؤ وہ تو غصے میں گاڑی میں جا بیٹھی ہے۔۔

شرجیل نے عجلت میں ساس کو الوداعی سلام بولا اور اپنی گاڑی میں آن بیٹھا۔۔

ارے واہ ماشاء اللہ آج تو میری یہ کھٹارا سوز کی مہران بھی لینڈ کروزر کا سماں
باندھ رہی ہے۔ شرجیل نے مسکرا کر شہوار کو دیکھا۔۔۔ اور بولا۔۔

شہوار وہ عقبی نشست پر آپ کی چادر پڑی ہے وہ ذرا اپنے اوپر پھیلا لو۔! بلکہ
ٹھہرو میں خود نکال دیتا ہوں۔!

شرجیل نے فوراً گاڑی کا دروازہ کھول کر شاپر سے کالی بڑی سی چادر نکالی
اور منہ پھلائے بیٹھی شہوار کو اڑانے لگا۔۔ جبکہ امی گھر کے بیرونی دروازے
پر کھڑی خوشی کے آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔

میرے مالک میری بچی کو سدا خوش رکھنا۔ آمین۔

نجانے میری کونسی نیکی تجھے پسند آگئی جس کے بدلے میں مجھے اتنا نیک داماد
عطا کیا ہے۔۔

بالآخر شرجیل کی کھٹارا سی سوز کی ٹچکوں ٹچکوں کرتی شہوار کے باپ کی
عالمیشان کوٹھی سے نکل کر مرکزی شاہراہ پر رواں دواں تھی۔۔۔
چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

شرجیل نے گلا کھنکار کر بات کا آغاز کیا۔ شہوار تمہارا بہت شکریہ۔!
کس بات کے لیے؟

اپنی امی کی بات کو ماننے پر اور میری ہمسفر بننے پر۔ شرجیل کا محبت سے
چور لہجہ شہوار کی دھڑکنوں کو اتھل پتھل کر گیا۔۔
جواب کے بجائے گود میں رکھے ہاتھوں کو مروڑنے لگی۔۔۔

شہوار تم خوش ہونا؟

کس بات پر؟ شہوار نے الٹا شرجیل پر سوال داغا۔۔

بھئی ہم دونوں کے نکاح پر یا پھر شادی بول لو۔ اسی پر پوچھ رہا ہوں۔

مجھے نہیں پتا۔! شہوار نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

چلو کوئی نہیں تمہیں بھی بہت جلد پتا چل جائے گا۔!

کس بات کا؟؟

یہی کہ تم خوش ہو یا نہیں۔!

اور اگر نہ پتا چلا تو۔؟؟؟

تو میرے پاس پتا دینے کے مختلف ذرائع موجود ہیں۔ شرجیل نے شہوار کو

سوچنے پر مجبور کر دیا۔

شہوار نے فوراً چہرہ موڑ کر پوچھا۔۔

شرجیل نے بھنویں اچکائیں اور پھر سامنے دیکھنے لگا۔۔۔

الڄھي سي شھوار بهت ساري سوچون ڪي تانے بانے بنتي بنتي نشست ڪي
ساتھ ٿيڪ لگا ڪر بيٺ گئي۔۔

ديکھو شھوار پریشان هونے ڪي بالڪل ضرورت نھيں ھے۔ تم جب ايڪ مغوي
لڙڪي ڪي حيثيت سي آئي تھي تو تب بهي ميرے پاس محفوظ تھي اور اب تو
ميري بيوي ڪي حيثيت سي جاري هو۔ ميراتھارے ساتھ ايڪ پاكيزه اور
مضبوط تعلق استوار هو چڪا ھے۔۔

چار ميں لپي شھوار نے آنسوؤں سي لبريز آنکھيں اوپر اٿھا ڪر شرجيل ڪو ديکھا
جو هنوز شاھراھ پر گاڙي دڙاتا مو گفتگو تھي۔۔

شرجيل مجھے صرف ايڪ بات ڪاڏر ھے ڪي "تم" نھيں "آپ" ڪھيں ميرے
ساتھ زبردستي نڪاح پڙھوانے ڪا بدلہ نہ لو۔!!

Novelnagri

بابا بابا بابا بابا بابا بابا بابا بابا شرجیل کا قہقہہ بلند ہوا۔ شہوار نکاح چاہے جن حالات میں بھی ہوا ہے چاہے وہ زبردستی ہو یا خوشی سے ہو، ویسے ہے قابل بھروسہ !! -

اور اگر میں واپسی کے لئے نہ مانتی تو۔۔۔؟

تو کیا ہوتا۔؟

وہی حربہ آزماتا جو گزشتہ ماہ اپنایا تھا۔۔۔ شرجیل نے لا پرواہی سے بولا۔۔۔

تو گویا میرے ساتھ زبردستی کرتے؟؟؟ شہوار دھاڑی۔۔

تو کیا پہلے خوشی سے اٹھا کر لایا تھا؟

شرجیل جب نکاح خوشی سے نہیں کیا تو پھر میرے ساتھ خوش کیسے رہ

"پاؤ" "پائیں" گے..

NovelInagri

شہوار اس نکاح میں میری خوشی نہیں بلکہ میری مجبوری حائل تھی۔ مگر اب

ایسا نہیں ہے !!

کیا مطلب۔؟؟؟

میری آنکھوں میں پڑھو وہ سارے مطلب جن کی تم متلاشی ہو۔۔

مجھے آنکھیں پڑھنا نہیں آتا۔! شہوار صاف مکر گئی۔

اچھا جی۔! اس وقت تو بڑے دعوے کیے جا رہے تھے کہ میں نے شرجیل

کی آنکھوں میں حیا دیکھی ہے۔! شرجیل نے شہوار کی بولتی بند کر دی۔۔

شہوار نے شرما کر چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔۔

چہرے پر ہاتھ رکھو گی تو میک اپ خراب ہو جائے گا۔ شرجیل نے

چھیڑا۔۔۔

آپ سے مطلب۔؟!

NovelInagri

سارے مطلب میرے سے شروع ہو کر میرے اوپر ہی تو ختم ہونے

چاہئیں۔۔!!

خوش فہمیاں پالنے کی عادت شروع سے ہے۔؟؟

نہیں جب سے شہوار سے ملاقات ہوئی ہے، خوش فہمیاں چھلانگیں مار مار کر

آتیں ہیں، پیارے شرجیل ہمیں اپنا لو۔!!

شہوار کی ہنسی چھوٹ گئی۔

شہوار۔!!

جی۔!

ابھی اپنے ماضی کو بھول جاؤ ورنہ تمہارے لیے نئی زندگی کا آغاز کرنا بہت

مشکل ہو جائے گا۔ میں چاہتا ہوں جیسے عام لڑکیاں شادی ہو کر سسرال

آتی ہیں تم بھی ویسے ہی کرو۔۔!

شرجیل میرے لیے فی الحال یہ سب بھولنا بہت مشکل ہے مگر میں اپنی
پوری کوشش کروں گی۔۔

کیوں کہ میرے ساتھ عام لڑکیوں والا معاملہ نہیں رہا۔ شہوار نے اداس لہجے
میں بولا۔۔

اچھا مجھے یہ بتاؤ پہلے ہسپتال چلیں یا پہلے گھر چلیں؟
میرے خیال میں عام دلہنیں رخصت ہو کر گھر ہی جاتی ہیں۔ شہوار نے
کھوجتی نظروں سے شرجیل کو دیکھ کر بولا۔۔۔

بابا بابا بابا بابا بابا بابا تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔! شرجیل کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

گھر کے خارجی دروازے پر پہنچتے ہی شہوار کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔ غم و خوشی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ شہوار شرجیل کی ہمراہی میں گھر کے اندر داخل ہو گئی۔۔۔

اس ویران خالی کمرے میں "خوش آمدید" لکھے رنگ برنگی غباروں سے کمرہ اٹا پڑا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر بڑا بڑا "شہوار خوش آمدید" اور "شادی مبارک" لکھا جھلملا رہا تھا۔

اس کے ساتھ ایک کونے میں پڑے تازہ پھولوں کی مست سی مہک طبیعت پر خوشگوار کیفیت طاری کر رہی تھی۔

شہوار چاروں طرف دیکھ کر حیرت سے شرجیل کو دیکھنے لگی۔۔۔

شرجیل یہ سب -؟؟!

ہاں یہ سب میری اس "گھر والی" شہوار کے لیے ہے۔!

شہوار پتا ہے گھر تو "گھر والی" کے بغیر صرف ایک خالی مکان ہوتا ہے۔ میں
نے بس اس خالی جگہ کو پر کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔
پر اتنا سب کچھ اتنا جلدی کیسے کر لیا۔۔؟

میرے جگری یاروں کو نہیں جانتی جو آدھی رات میں آدھے گھنٹے کے اندر اندر
نکاح خواں کو لا سکتے ہیں تو انکے لیئے یہ سب کرنا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے
۔۔

میں نے صرف سامان لا کر دیا اور بتایا کہ سب آجاؤ، بس پھر سب نے مل
کر یہ ساری سجاوٹ کر ڈالی۔۔ شرجیل نے گاڑی کی چابی اور موبائل میز پر
رکھتے ہوئے بولا۔۔

شہوار کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے۔۔

NovelInagri

شرجیل مجھے معاف کر دیں۔! میں نے آپ کی نیک نیتی پر اس قدر شک
کیا۔۔ شہوار نے جھکے چہرے کے ساتھ بولا۔۔

ادھر آؤ آرام سے بیٹھو۔ شرجیل نے کمرے میں پڑے صوفے کی طرف
اشارہ کیا۔۔

تمہارا شک جائز تھا شہوار۔ پریشان نہ ہو۔ تمہاری جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی تو
ایسے ہی سوچتی۔۔

شرجیل۔!

ہاں بولو۔!

اگر میں آپ کو مجبور نہ کرتی تو آپ کبھی بھی میرے ساتھ نکاح نہیں
کرتے نا۔؟؟

نکاح تو شاید نہ کرتا مگر ساری زندگی اپنے اس گناہ پر اپنے آپ کو ملامت ضرور کرتا رہتا۔

لہذا شہوار صاحبہ اس سارے زور زبردستی کا ثواب تمہارے کھاتے میں جاتا ہے، مجھے ان پچھتاووں اور ملامتوں سے محفوظ کر لیا ہے۔
شہوار تم بہت بڑے انعام کی حقدار ٹھہری۔ آنکھیں بند کرو۔!
بھئی بند کر بھی دو۔!

شرجیل کچھ دیر بعد ایک خوبصورت ڈبہ تھامے واپس لوٹا۔

یہ کیا۔؟

اسے کھولو۔!

کھولتے ساتھ ہی شہوار کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔۔ اس کے کالج
کا دوپٹہ اور ساتھ میں بہت خوب صورت چکن کے سفید رنگ کے جوڑے
کے ساتھ رنگ برنگی کانچ کی چوڑیاں۔۔۔

پسند آیا تحفہ ؟

ہاں بہت زیادہ۔!

شکریہ نہیں بولو گی۔؟

نہیں۔!

کیوں۔؟

میری مرضی۔!

مجھے زبردستی کرنا بھی آتا ہے شہوار۔!

کرو پھر۔!

ہیں؟ شہوار کیا ہو گیا ہے۔؟ شرجیل حیرت سے شہوار کو دیکھنے لگا۔۔
کچھ خاص نہیں بس اعتبار آ گیا ہے۔! شہوار کھلکھلائی۔ ڈر گئے تھے نا
شرجیل صاحب۔!

شہوار نے بولا اور بھاگ کر کمرے میں بند ہو گئی۔۔

شہوار دروازہ کھولو یار۔! یہ کیسا مذاق ہے؟

دروازہ تو نہیں کھلے گا۔ آپ آج کی رات مہمان خانے میں گزاریں۔

بس اپنی اس انوکھی سی شادی کو یادگار بنا رہی ہوں۔۔

دو منٹ کے اندر شرجیل دروازے کا تالا کھولنے میں کامیاب ہو چکا تھا جبکہ

شہوار ہکا بکا رہ گئی۔

میری "گھر والی" شہوار کو اس انوکھی "شادی" کی ڈھیر ساری خوشیاں مبارک

ہوں۔۔

دو طرفہ مسکراہٹوں کا تبادلہ اس خالی گھر کو رونقیں بخشنے لگا۔۔



رختی منہ بسورے کمرے میں بستر ٹھیک کرنے میں لگن تھی جب ارسل
کمرے میں داخل ہوا۔۔

رختی!۔

رختی ہنوز خاموش - بارہا پکارنے پر بھی مکمل سکوت۔

رختی بہری تو نہیں ہوگئی ہو؟ ارسل نے رختی کو کندھوں سے پکڑ کر سیدھا

کیا۔ اور ٹھوڑی سے پکڑ کر چہرہ اوپر اٹھایا۔

رختی کا چہرہ پھول کر کیا بنا ہوا تھا۔

رختی چہرہ کیوں پھلا رکھا ہے۔؟

میں دو دن سے دیکھ رہا ہوں ، ابا جی سمیت باقی سب کے ساتھ ہنستی
مسکراتی ہو اور مجھے دیکھتے ساتھ تمہارا چہرہ پھول جاتا ہے۔ ؟ جب دیکھو

میرے سے دور بھاگتی جا رہی ہو۔ آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا۔ ؟

ارسل نے زچ ہو کر رختی کو خوب لتاڑا۔

رختی نے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا اور منہ موڑ لیا۔

ادھر دیکھو میری طرف۔ ! ارسل نے رختی کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر
اپنے قریب کیا۔۔

رختی کی آنکھوں میں آنسوؤں کے بجائے غصہ تیر رہا تھا۔۔

ارے واہ آج تو رختی شیرنی بنی ہوئی ہے۔ ارسل کے لیے حیران کن بات
تھی۔

جی جب شوہر گیدڑوں والے کام کرنے لگیں تو بیوی کو شیر بننا پڑتا ہے۔ !!

ارسل کو ہزار وولٹ کا جھٹکا لگا۔

رختی اپنی نبض دکھاؤ کہیں کوئی اول فول تو نہیں کھا لیا ہے؟ زندگی کے آخری لمحات میں تو نہیں بول رہی ہو۔؟؟ ارسل نے رختی کی کلائی تھامی۔
رختی نے کلائی چھڑا کر فوراً چہرہ موڑ لیا۔۔۔

آپ جائیں اپنی نازنین، شرمین، پروین، کمینین، چولیین کے پاس۔!

میرے چلچو آگئے ہیں اور میں خوش ہوں۔۔!

ارسل کو تو ایک جھٹکے کے بعد نیا جھٹکا لگ رہا تھا۔

دوبارہ سے رختی کو پکڑ کر سیدھا کیا۔

ادھر دیکھو! صرف اور صرف میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کرو۔!

رختی نے پھولے چہرے کے ساتھ غصیلی نظروں سے ارسل کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔۔۔

NovelInagri

مسئلہ کیا ہے تمہارا۔؟

میرا کوئی مسئلہ نہیں ہے ارسل صاحب۔!

مسئلہ آپ کے ساتھ ہے جو آدھی آدھی رات آپ کو آوارہ لڑکیوں کے فون

آتے ہیں۔!

او تیری خیر۔! او کیا شیرینی ہے یار۔!

یعنی ابا جی کو واپس لوٹے ابھی دو دن گزرے ہیں اور میری "گھر والی" کے

تیور ہی بدل گئے ہیں۔!!

آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔؟؟ آپ جائیں اپنی سہیلیوں کے پاس،

موجیں اڑائیں، میں ہوں نا ادھر اپنا کلیجہ جلانے کے لئے۔!!!

Novelnagri

اللہ کا واسطہ مزید کلیجہ نہ جلانا پہلے ہی میرے حصے میں سب کچھ کوئلہ بنا
ملا ہے --

اڑا لیں مذاق -! جب میں نے چاچو کو بتایا تو آپ کو لگ پتا جائے گا! -

ہائے اللہ -! ترٹیاں (دھمکیاں) اور مجھے یعنی اپنے شوہر نامدار کو -؟؟

آپ جائیں سعودیہ جب کڑا کے کی گرمی میں کام کریں گے تو ساری

سہیلیاں بھول جائیں گے - رختی پھولے چہرے کے ساتھ ارسل پر مسلسل
کاری وار کیے جا رہی تھی -

بابا بابا بابا بابا بابا بابا ارسل کا جاندار قہقہہ بلند ہوا - ہائے اللہ -! کتنی اچھی

لگ رہی ہو -! کیا واقعی میرے ساتھ اتنی محبت کرتی ہو؟

کیا نہیں کرنی چاہئے -؟

جی کرو جی۔! میں تو کہتا ہوں دن رات محبت کرو۔!!! ارسل مسلسل مسکرا رہا تھا۔

ہر وقت ڈری سہمی رختی آج تو نرالے رنگ ڈھنگ دکھا رہی تھی۔۔

ارسل نے رختی کو پکڑ کر بستر پر بٹھایا اور بولا۔ چلو میں تمہاری نازنین سے بات کرواتا ہوں تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے بلکہ باری باری اپنی تمام سہیلیوں سے کرواتا ہوں۔۔

مجھے نہیں کرنی کسی سے بھی بات۔! رختی اٹھ کر جانے لگی مگر ارسل کی مضبوط گرفت میں صرف مچل کر رہ گئی۔۔۔

السلام علیکم۔!

بھائی جان خیریت ہے ؟

ہاں یار میں نے سوچا تمہیں گھر لانے سے قبل پوچھ لوں کہ کب آؤں۔؟

بس بھائی جان گھنٹے تک آجائیں۔۔۔!

ارسل نے فون رختی کے سامنے کرتے ہوئے بولا یہ ہے میری سہیلی نازنین

اور کہتی ہو تو باقیوں کو بھی فون کر لیتا ہوں۔۔

رختی حیرت سے ارسل کو گھور رہی تھی۔۔

میں گزشتہ ایک مہینے سے کوشاں تھا کہ تمہارا یہ ڈر خوف کیسے دور کروں۔ ہر

حربہ آزما لیا مگر ناکام رہا۔۔ اب تمہیں اس خوف کے حصار سے نکالنے کے

لیے مجھے تمام مردوں کے نام عورتوں میں بدلنے پڑے تاکہ تم کسی طرح تو

اس نفسیاتی مسئلے سے ہٹ کر سوچو۔۔

اور میں کامیاب رہا۔۔

فاریز کو تو میں نے خاص طور پر بولا ہوا تھا کہ روزانہ رات کو مجھے بار بار کال کیا کرنا تاکہ رختی کا دماغ ٹھکانے آئے باقی سب بھی گاہے بگاہے یہ ذمہ داری نبھا رہے تھے۔ جہاں تک مسئلہ نازنین کا ہے تو وہ بھی میری جان کو آگئی تھی، آخر تنگ آکر میں نے اسے بلاک کر دیا ہے۔ اور پتا ہے وہ مجھے کیوں فون کرتی تھی تاکہ تم سے معافی مانگ سکے۔ مگر اب میں اسکا سایہ بھی تم پر نہیں پڑنے دوں گا۔

رختی نے سوالیہ نظروں سے ارسل کو دیکھا۔۔

تم لوگوں کا مال ہتھیا کر ان سب کو بھی اللہ کی مار پڑی۔ تمہارے ماموں کو کسی عورت نے بری طرح پھانس لیا۔ اور جتنا مال و دولت تمہارے ماموں کے پاس تھا اس عورت نے لکھوا لیا۔

تمہاری ممانی پر ایک تو سوکن کا عذاب تو دوسرا سب کچھ چھن جانے کا غم
اندر ہی اندر چاٹنے لگا۔۔ اس مال و دولت کی حرص نے دیوانہ پاگل بنا دیا ہے
۔ آجکل لاہور کے پاگل خانے میں پائی جاتی ہیں۔

جس اولاد کے لئے یتیموں کے حقوق غصب کیے آج وہی اولاد ماں کو پاگل
خانے بھیج کر بھولی بیٹھی ہے۔ ایک صرف یہ نازنین ہے جو نجانے کتنے
مردوں کی ہوس کا نشانہ بن چکی ہے۔ سوتیلی ماں نے اسے بھی کہیں بچ
دیا تھا۔۔۔

پتا نہیں کدھر سے ڈھونڈتے ڈھونڈتے فاریز کے مرکز "احساس" پہنچ گئی اور
اس سے منتیں تر لے ڈال کر مجھے ملنے پہ بضد تھی۔
تو آپ ملے۔؟؟

جی ملا تھا وہ بھی گواہوں کی موجودگی میں۔! اس سے پہلے رشتی صاحبہ کے
دماغ میں کوئی فتور پیدا ہو۔

بہر حال اس نے تو رو کر معافی مانگی ہے۔ میں نے اس سے بولا ہے کہ جو
کچھ تم ماں بیٹی کر چکی ہو وہ ناقابل معافی ہے۔ معافی مانگنی ہے تو اللہ سے
مانگو۔!

باقی یونیورسٹی کی سہیلیوں کے بارے میں تو تم جانتی ہو کہ نجانے کتنی مرتی
تھیں۔ مرتی تو خیر اب بھی بہت ہیں مگر۔۔۔۔۔ ارسل نے جملہ ادھورا چھوڑ
دیا۔۔۔۔۔

رشتی غضب ناک نظروں سے دیکھ کر تلملائی۔۔۔

رختی دل نہ جلاؤ۔! میری دوستی صرف سلام دعائیں تھی باقی مجھے بھی پتا ہے کہ لڑکیوں سے دوستی قائم رکھنا کونسا ثواب کا کام ہے۔ رختی میں نے

سچی مچی والی

توبہ کر لی ہے شاید میرے اس گناہ کی بدولت میری پاکیزہ بیوی میرے سے چھن گئی تھی۔۔

ابھی کوئی شکوہ گلہ ہے تو بتاؤ۔؟

رختی ہنوز خاموش۔!

چلو ٹھیک ہے پھر میں سعودیہ چلا جاتا ہوں ، ادھر کڑا کے کی گرمی میں کام کیا کروں گا اور دو سال بعد جب میری شکل دیکھا کرو گی تو پھر تو خوش ہو گی

نا۔؟

ارسل نے رختی کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو بڑی غور سے دیکھا۔۔۔

NovelInagri

آپ کہیں بھی نہیں جائیں گے۔ !

کچھ دیر قبل تو کہہ رہی تھی جاؤ۔ ؟ !

بس میں نے بول دیا ہے کہ آپ کہیں نہیں جائیں گے۔ !

مجھے کیا فائدہ ہے پاس رہنے کا جب "گھر والی" ڈرتی رہتی ہے۔

اب نہیں ڈروں گی۔ !

اچھا وہ کیسے ؟ ابا جی سعودیہ سے کوئی جنگی بارود تو نہیں ساتھ لے آئے ہیں

؟ ! ارسل نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔

آپ اب میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔ ! میں دادو کو بتاؤں گی۔ !

کبھی چلیو تو کبھی دادو آخر میری باری کب آئے گی۔ ؟

آ تو چکی ہے اور کیسے آئے گی باری۔ ؟ رشتی نے لا پرواہی سے بولا اور اٹھ

کھڑی ہوئی۔

کونسی باری۔؟ کیسی باری؟ کہاں کی باری۔؟ ارسل رختی سے سوال پر

سوال کیے جا رہا تھا۔۔۔

ارسل صاحب آپ کی کھانے کی باری آچکی ہے لہذا ہاتھ دھو کر تازہ دم ہو

کر باہر سب کے ساتھ کھانا کھالیں۔۔

رختی نے بولا اور باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔

ارسل نے ایک لمحے کی تاخیر کیے بنا رختی کو اپنے حصار میں جکڑ لیا۔

کھانے کا تو بعد میں سوچوں گا مگر یہ جو چلچو کی آمد پر رنگ ڈھنگ نکالا ہے،

یقین مانو دل میں گھر کر گیا ہے۔ ارسل کی جذبے لوٹاتی آنکھوں کی تپش

رختی کے چہرے پر رنگ بکھیرنے لگی۔۔۔



او ظالمو۔! اگر ایسے نکاح کرنا تھا تو میں پولیس کے ڈالے میں گولیاں چھ
مہینے پہلے ہی کھا لیتا۔

ویسے اباجی کا سعودی عرب سے واپس آنا بھی برکت سے خالی نہیں ہے۔۔۔
لگے ہاتھوں اباجی کے بھی ہاتھ پیلے کر دیتے ہیں بھائی جان۔! ارسل نے
قہقہہ لگایا۔۔۔

فاریز اپنی عادت سے مجبور اپنی پھلجڑیاں بکھیر رہا تھا۔۔

فاریز ابھی تمام مہمان آنے والے ہوں گے لہذا شرافت کا لبادہ اوڑھ لو۔!
ارسل نے مسکراتے ہوئے فاریز کو بولا۔۔

بھائی جان شرافت اور وہ بھی کوئی ایسی ویسی۔؟ میں نے تو دیدار یار کو بھی
صرف چند لمحوں میں قید کیا ہے۔ دوبارہ تو کسی ظالم سماج نے موقع ہی
نہیں دیا ہے کہ روابط کو مستحکم بنیادوں پر قائم رکھا جائے۔

پاس بیٹھا حماد، شر جیل، زین، سرمد اور ارسل سبھی فاریز کی دہائیوں سے

محفوظ ہو رہے تھے۔۔۔

سب دوستوں کے قہقہے بلند ہو رہے تھے۔

اویار شر جیل نکاح خواں تیرے نکاح والا ہی ہے نایا میری دفع کسی سخت

گیر کو بلوا لیا ہے۔؟؟

تو فکر نہ کر فاریز! یہ نکاح خواں ارسل بھائی جان والا ہے۔

اوہ یار ارسل بھائی جان کی اپنی کشتی چار سالوں بعد پار لگی ہے مجھے کیوں

مروانے پہ تلے ہو۔

ارسل کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

فاریز یار تو بڑا قسمت والا ہے تیرے لیے ایک رشتہ نہیں بلکہ رشتوں کی لائن تھی۔ ہر ماں کی خواہش تھی کہ تو انکا داماد بن جائے مگر بزرگوں نے فیصلہ سیف بھائی کی بہن پر کیا۔۔۔ شر جیل پر جوش انداز میں بتا رہا تھا۔۔۔
اویار اگر لائن اتنی ہی لمبی تھی تو کم از کم چار نشستوں پر گرفت مضبوط رکھتے
نا۔۔۔!!!

بچے لالچ بہت بری بلا ہے۔ تو بیٹھنے سے پہلے دوڑنے کی کوشش نہ کر۔!!
شر جیل نے آنکھیں نکالیں۔۔۔

میں نے تو بس سر راہ بول دیا ہے۔ ابھی اگلے ہفتے میرے پانچوں یار تکمیل ایمان سے مستفید ہوں گے ان شاء اللہ۔۔۔ مجھے اپنے ساتھ ساتھ اپنے یاروں کی بھی فکر ستائے جا رہی ہے۔ میرے بس میں ہوتا تو یہ سب بھی آج ہی

نکاح کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں پر کیا کروں والدین کے سامنے فاریز
کی ہمیشہ تھوڑی چلتی ہے۔

یارو سنجیگی سے میری بات سننا۔!

ہم سب نے مل کر اپنی آنے والی نسلوں کو سنوارنا ہے تاکہ ہم ایک مضبوط
قوم بنیں اور دنیا ہماری مثالیں دے۔

یہ نہیں ہے آپ سب "گھر والی" کی خوشی میں باقی سب کام پس پشت
ڈال دیں۔

نہیں فاریز بھائی آپ ہمیں "گھر والی" دلائیں باقی اگلی نسل کو پروان چڑھانا
ہماری ذمہ داری ٹھہرا۔۔۔ زین سرمد نے یک زبان ہو کر بولا۔۔

یار سب لوگوں کی بات تو پکی کروادی ہے اب سب کا اجتماعی نکاح مرکز کے مرکزی ہال میں ہو گا اور پھر ساتھ ہی ہم سب کا ولیمہ بھی ان شاء اللہ۔۔ اگر کہتے ہو تو آج ہی تم لوگوں کا بھی نکاح پڑھوا دیتا ہوں۔

بھائی جان نیکی اور پوچھ پوچھ۔؟!

اوائے پہلے میرا تو ہونے دو۔! یہ نا ہو سیف بھائی کا جذبہ ایشار و قربانی دھیمہ پڑ جائے اور مجھے لال جھنڈی دکھا دیں۔۔

سادگی سے فاریز کا نکاح بخیر و عافیت طے پایا اور ساتھ ہی رخصتی۔

فاریز کی دلہن جو کہ فاریز کی ہی ہم دماغ تھی۔

فاریز کی ضد اور خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے حجلہ عروسی مرکز "احساس" کے ایک کمرے میں سجایا گیا تھا۔

دوست احباب کو رخصت کر کے فاریز بھی خراماں خراماں حجلہ عروسی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی تازے پھولوں کی مہک ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی۔
لگتا ہے ارسل بھائی نے دیسی گلاب منگوائے ہیں جو کہ میں نے بھی انکی شادی پر منگوائے تھے۔۔

سوچوں میں گم فاریز عقل کے گھوڑے دوڑاتا بالآخر دہنیا کے قریب آن پہنچا۔
جاندار سلام جھاڑا۔

جاندار جواب ملتے ہی کان سائیں سائیں کرنے لگے۔

ماشاء اللہ عنایہ جی آپ کی عنایت کرنے والی طبیعت پر ناچیز فاخر ہے۔!
بات دراصل یہ ہے کہ مجھے شادی کا شوق تو بہت تھا جیسے سب کو ہی ہوتا ہے مگر زنانہ انداز میں بات چیت کا تو بالکل بھی اندازہ نہیں ہے۔

کوئی بات نہیں آپ مردانہ انداز میں ہی بات کر لیں۔ پرتپاک استقبال پر
پرتپاک جوابات کا سلسلہ جاری تھا۔۔

اگر اجازت دیں تو گھونگھٹ اٹھا لیا جائے۔۔ فاریز نے سر کھجایا۔۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔! سرعت سے جواب موصول ہوا۔!

ہیں۔؟؟! فاریز نے حیرت سے دیکھا۔۔

جی!! آپ نے کچھ پوچھا؟ عنایہ نے خود ہی گھونگھٹ پلٹ دیا۔

ماشاء اللہ آپ کافی بہادر ہیں۔! فاریز نے حیران ہو کر تعریف کی۔

جی میں بہادر تو ہوں مگر۔۔۔ عنایہ نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔

جی اب مگر سے آگے بھی کچھ بول دیں ورنہ میں نے تو مگر مجھ ہی سمجھنا

ہے۔۔۔

ارے نہیں جی۔! مجھے تو مگر مچھوں کے ساتھ کھیلنے کا بڑا شوق ہے۔!

NovelInagri

فاریز نے دائیں بائیں دیکھا اور اپنے آپ کو چٹکی کاٹی۔

میرے خیال میں میں دلہا ہوں اور آپ دلہن ہیں لہذا اس گفتگو میں مگر مجھ

کو پس پشت ڈال دیں۔

چلیں آپ کہتے ہیں تو ڈال دیا۔! عنایہ نے آنکھیں مکھائیں۔

آپ شرماتی وغیرہ نہیں ہیں کیا؟ اجی شرما کر کیا لینا۔! میں تو صرف ستاتی

ہوں۔!

اللہ جانے سیف بھائی جان نے کونسے جذبہ ایشار و قربانی کا بدلہ لے ڈالا

ہے۔؟ فاریز بڑ بڑایا۔

آپ نے کچھ بولا ہے۔؟

جی بولا تو ہے مگر آپ سنیں گی تو آپ کی طبیعت پر گراں گزرے گا۔

ارے میری طبیعت کی ایسی کی تیسی۔!

یا اللہ خیر۔! فاریز کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔

سیف بھائی کی طرح آپ بھی کافی جذبہ ایثار و قربانی رکھتی ہیں۔

ایسا ویسا۔! آپ کو تو پتا نہیں ہے۔؟

کس بات کا؟ فاریز نے گھبرا کر پوچھا۔

سیف بھیا کے تمھانے کا کام آدھے سے زیادہ میں کرتی تھی۔

کیا مطلب؟ مطلب یہی کہ فائل وغیرہ میں ضروری باتوں کے نقاط کو سر

فہرست رکھنا وغیرہ وغیرہ۔۔

اچھا۔!

اس کے علاوہ کوئی اور خاص سرگرمی۔؟ میرا مطلب ہے قیدیوں کے چھترول

کے فرائض بھی آپ کے ذمے تھے۔؟

ارے نہیں مجھے بھیاتھانے نہیں جانے دیتے تھے وگرنہ تو میں نے سب کو

سیدھا کر دینا تھا۔۔۔۔!

اس کے علاوہ آپ میں اور کونسے گر پائے جاتے ہیں۔۔

کچھ خاص نہیں بس میں خدا ترس بہت ہوں ، خدمت خلق کا جذبہ تو گویا

کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

ابھی بھی میرے پرس میں چند ضروری کام لکھے پڑے ہیں جو آپ سے بات

کرنے کے بعد نیٹانے ہیں۔

چلیں بات تو کر لی پھر خدمت خلق والے کام نیٹا لیتے ہیں۔

ارے نہیں۔! سب نے بولا تھا کہ پہلے دلہا کے ساتھ اچھی اچھی باتیں کرنی

ہیں۔۔

باتیں تو خیر کافی اچھی کر لی ہیں ، ابھی مزید اچھائی کی طرف بڑھتے ہیں۔

چلیں پھر۔!

عنایہ نے سر سے دوپٹہ اتار کر کرسی پر پھینکا اور بالوں میں جڑی پنوں کو کھینچ کھینچ کر نکالنے لگی۔ جسے دیکھ کر فاریز کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔

رہا نہ گیا تو بول پڑا۔ عنایہ جی ان پنوں کے ساتھ دشمنی پرانی ہے یا آج ہی

شروع ہوئی ہے۔؟

کیوں۔؟ جیسے آپ انہیں کھینچ رہی ہیں ایسے لگتا ہے بال بھی آج رات ہی

الوداعی سلام بول کر جائیں گے۔۔

ارے آپ پریشان نہ ہوں میرے بال ایسے ویسے مضبوط نہیں ہیں بلکہ۔۔۔

جملہ ادھورا۔

بلکہ آپ کے بالوں میں فولاد بھرا ہوا ہے۔؟؟؟

ہے نا؟؟ یہی بولنے لگی تھی نا۔!

ہائے میری اور آپ کی سوچ کتنی ملتی ہے۔
عنایہ کدکڑے لگاتی فاریز کے ساتھ چپک گئی۔۔

یا اللہ رحم۔! ارسل کونا کون چنے چبوانے والا فاریز آج خود اپنی "گھر والی" کے
ہاتھوں بے بس نظر آ رہا تھا۔۔۔

عنایہ جی لاڈیاں بعد میں پہلے نوافل کی ادائیگی کر لی جائے۔ میں غسل
خانے میں جا رہا ہوں آپ نے اگر جانا ہے تو دائیں ہاتھ والے کمرے میں
چلی جائیں اور لباس تبدیل کر لیں تاکہ سنت کو پورا کیا جاسکے۔۔ میرا
مطلب ہے نوافل ادا کر لیے جائیں۔۔

Novelnagri

جی جیسے آپ کا حکم۔! کنیز تو آپ کے حکم کی منتظر ہے۔! عنایہ نے
مسکراتے ہوئے صندوق کھول لیا۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد دونوں کمرے میں مختلف تاروں کے انبار پھیلائے نئے
منصوبے پر گفت و شنید کے ساتھ ساتھ لیپ ٹاپ کھولے ٹک ٹک کر
رہے تھے۔

ویسے "گھر والی" ہو تو ایسی ہو جو بس ایک اشارے پر سمجھ جائے کہ شوہر
کس مزاج کا ہے۔! فاریز نے عنایہ کی تعریف کر ڈالی۔

جناب آپ کے کارناموں کے چرچے ہر گلی، ہر نکرڑ پر تھے تو آپ کے
مزاج کو سمجھنا بہت سہل ہو گیا تھا، پتا نہیں کتنی دعائیں مانگ مانگ کر

آپ ملے ہیں۔! اور نجانے کتنی لڑکیاں آپ سے شادی کی خواہش مند تھیں۔

سچی۔! فاریز نے حیرت سے پوچھا۔
مچی۔! عنایہ نے پرہوش لہجے میں جواب دیا۔۔

دونوں کی سرگوشیاں اور بلند و بالا قہقہے "احساس" کو انکی موجودگی کا احساس دلانے لگے۔۔۔

ختم۔ شد